اَحوال، آثار، مناقب

تحریر وتحقیق
افتخار احمد حافظ قادری

شماره:
تاریخ:
پیوست:

باسمه تعالی

باصلوات برمحمد وآل محمد (صلی الله علیه و آله)

فرهیخته گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

با سلام و تحیت، ضمن عرض تشکر و سپاس، بابت اهداء پنج نسخه کتاب چاپی به زبان اردو با عناوین: «سیدنا ابوطالب رضی الله عنه»، «الصلوات الالفیة باسماء خیر البریة»، «مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله و سلم» و «شهزادی کونین علیها السلام احوال، آثار، مناقب ۲نسخه» به سازمان کتابخانه‌ها، موزه‌ها و مرکز اسناد آستان قدس رضوی به استحضار می‌رساند کتاب های مذکور با شماره‌های ۳۸۹۹ الی ۳۹۰۲ ثبت دفتر مخزن اردو تالار زبانهای خارجی و با شماره ٦٥٥ ثبت دفتر اردو کتابخانه تخصصی اهل‌بیت علیهم السلام گردید.

امید است این اقدام شایسته که نشانه ایمان و ارادت خالصانه شما به ساحت مقدس ولی‌نعمتمان حضرت امام علی بن موسی الرضا (علیه آلاف التحیة والثناء) می‌باشد، مورد قبول و عنایت حضرتش واقع گردد.

حسین خسروی
معاون کتابخانه‌ها

مشهد،حرم مطهر ،صندوق پستی ۱۷۷-۹۱۷۳۵ تلفن: ۲۲۲۷۹۷۰-۰۵۱۱ دور نگار: ۲۲۲۰۸۴۵-۰۵۱۱ www.aqlibilary.org

شماره: ۱۸۹۳۳
تاریخ: ۱۳۹۷/۱۰/۰۵

بسمه تعالی

آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

نویسنده گرامی جناب آقای افتخار احمد حافظ قادری

سلام علیکم

احتراماً ضمن سپاس و قدردانی از اهداء آثار ارز شمند جنابعالی به کتابخانه آستان مقدس حضرت فاطمه معصومه علیها السلام

بدینوسیله اعلام وصول کتابهای ذیل اعلام می شود.

۱ . مناقب والدین مصطفی کریم صلی الله علیه و آله وسلم

۲ . سیدنا ابوطالب رضی الله عنه (احوال،آثار ،مناقب)

٤. شهزادی کونین (احوال، آثار، مناقب)

اسماعیل محمدی

مدیر کتابخانه و موزه

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
درود
فاطمۃ الزہراء
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ
الْاَرْوَاحِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالْکَوْنِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ
الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ
عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ

یہ مرقع سیرت شہزادیٔ کونین ؑ کا
مغفرت کا یہ ہے کاروانِ مشترک نصاب
شہزادیٔ کونین علیہا السلام
(احوال، آثار، مناقب)
تحریر و تحقیق
افتخار احمد حافظ قادری
3

❀ نام کتاب	:	شہزادیٔ کونین ؓ (احوال، آثار، مناقب)
❀ تحریر و تحقیق	:	افتخار احمد حافظ قادری
❀ تاریخ اشاعت	:	ربیع الاول شریف 1440ھ نومبر 2018ء
❀ تعداد اشاعت	:	پنجتن پاک کی نسبت سے 500
❀ ہدیہ کتاب	:	-/600 روپے

رابطہ

Iftakhar Ahmad Qadri

03445009536 | 03445009536
fb/ziarat.e.muqadisa | fb/Faqeer E Aulia
fb/IftakharAhmadQadri | fb/Iftakhar Ahmad Shazly
iftakhar_shazly | iftakharahmadshazly@gmail.com

انتساب کتاب

تاریخ اسلام کی عظیم خاتون اول
أم المومنين سيدة خديجة الكبرىٰ رضی اللہ عنہا

جن کے لئے بارگاہ رب العزت سے حضرت جبرئیل سلام کا نذرانہ لے
حاضر ہوتے ہیں اور حضور پُر نور ﷺ جن کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں

خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ رضی اللہ عنہا
(سب سے بہترین خاتون سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں)

کے نام

کرتا ہوں کہ جو اپنی پیاری اور آخری صاحبزادی پر ہونے والے اس کام
پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمائیں گی اور اُن کی یہ مسرت اس بندۂ ناچیز کی
بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے گی۔

ان شاء اللہ العزیز

سب مال و زر لٹایا، دینِ خدا پہ تو نے
احسان دیں پہ تیرا، ہے مادرا خدیجہ رضی اللہ عنہا

خاکپائے صدر اہل بیت نبوی ﷺ

افتخار احمد حافظ قادری

فہرست

یارب العالمین! اپنے پیارے حبیب کریم، رؤف رحیم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کے احوال پر اس عاجزانہ کوشش کو شائع کرنے والی شخصیت خادمِ درِ اہل بیت نبوی ﷺ، جناب عبدالرؤف قادری شاذلی اور اُن کی صاحبزادیوں (صوفیہ، ثروت، مریم، فاطمہ) کی طرف سے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ مخدومۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ مقدسہ میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہا کی شفاعت مبارکہ کے خواستگار ہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جناب عبدالرؤف قادری، اُن کی صاحبزادیوں اور صاحبزادیوں کی جملہ ذریت کو اہل بیت نبوی ﷺ کے درِ اقدس سے وابستہ رکھے اور یہ سعی اُن سب کی بخشش و مغفرت کا وسیلہ بن جائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

دُعا گو

افتخار احمد حافظ قادری

گلدستۂ راز، سیدۂ کائنات ہیں!

یا جگر گوشۂ رسول و شہزادیٔ کونین ﷺ !!

سَیِّدَةُ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ وَ سَیِّدَةُ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

آپ وہ گلدستہ راز ہیں کہ نہ جانے اس میں کتنے "اسرار و رموز" پنہاں ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا آپ ﷺ پر ابدی درود وسلام ہو اور برکات ورحماتِ خاصہ کا نزول تا ابدی جاری وساری رہے۔

یَا حَبِیْبَةُ الْمُصْطَفٰی وَ یَا خَامِسَةُ اَهْلِ الْعَبَاءِ !!

آپ ﷺ ہم گناہگاروں پر ہمیشہ اپنی رعایت ونظر کرم کا سلسلہ جاری رکھیے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں آپ ﷺ کی محبت وادب پر ثابت قدم رکھے اور اسی محبت پر ہمارا خاتمہ ہو۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

کھڑے ہوکر تھے استقبال کرتے مصطفیٰ ﷺ اُن کا
خدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہراء کی

فقراء در زہراء

افتخار احمد قادری شاذلی

عبد الرؤف قادری شاذلی

اے کاش!!!

میں اس شرف وسعادت کی استطاعت رکھتا کہ سیدۂ کائنات ؑ کی بارگاہِ مقدسہ میں یہ گلدستۂ عقیدت گلاب کی تازہ پتیوں پر عنبر و کستوری کی سیاہی اور پرِ جبرئیل ؑ کی نوک سے تحریر کر کے آپ ؑ کی بارگاہِ والا شان میں پیش کرنے کا اعزاز حاصل کرتا لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا لیکن درِ زہراء ؑ کا ایک ادنیٰ گدا ہونے کی حیثیت سے اُمید واثق ہے کہ شہزادیٔ کونین ؑ اس فقیر کا یہ عاجزانہ

''گلدستۂ عقیدت''

قبول و منظور فرمائیں گی اور یہ سعیٔ مبارک اس بندۂ ناچیز و فقیر کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائے گی۔

ان شاء اللہ العزیز

فقیر درِ زہراء ؑ

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

شہزادیٔ کونین ہیں سیدۂ زہراء!!!

اس کائناتِ رنگ و بو کی تخلیق کے بعد اب تک اگر خواتین کے کردار کو پڑھا جائے تو ایک کردار جو سب سے منفرد، ممتاز اور فضائل و مناقب کے سمندر میں غوطہ زن دکھائی دیتا ہے وہ اس کائنات کی سب سے عظیم، اَرفع و اعلیٰ خاتون جگر گوشہ رسول، بانوئے شہنشاہِ ولایت، اُم الحسنین، شہزادیٔ کونین، سیدۃ فاطمہ الزھراء ﷺ ہیں جن کی حقیقی معرفت کا حصول قرآن اور حدیث نبوی ﷺ کے سایہ میں ہی ممکن ہے۔

حضور پرنور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ انسانیت کی معراج تک پہنچنے والے مرد شخصیات تو بے شمار ہیں مگر اس مقام و مرتبہ تک رسائی کرنے والی خواتین صرف چار ہی ہیں۔

❀ سیدۃ آسیہ ﷺ بنتِ مزاحم ❀

❀ سیدۃ مریم ﷺ بنتِ عمران ❀

❀ سیدۃ خدیجہ ﷺ بنتِ خویلد ❀

❀ سیدۃ فاطمہ ﷺ بنتِ محمد ﷺ ❀

سیدۃ آسیہ ﷺ نے فرعون جیسے دشمن توحید کی زوجہ بن کر بھی اپنے عقیدے پر قائم رہیں اور شوہر کا کفر و عناد اُن کے عقیدۂ توحید میں ذرہ بھر بھی فرق نہ لا سکا۔

سیدۃ مریم علیہا السلام کی عصمت و طہارت کہ اُن کی گود میں "رُوحُ اللّٰہ" کی نشوونما ہوئی تھی، پھر تاریخ اسلام کی وہ خاتون اول اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ ﷺ جن کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ ﷺ

"سب سے بہترین خاتون سیدۃ خدیجہ ﷺ ہیں"

ان خواتین کے بعد ایک وہ خاتون ہیں کہ جن کا اسم مبارک ادا کرنے سے سر جھک جاتا ہے جو سرچشمہ عصمت و طہارت اور جن کی نسل کی بقاء کا اللہ سبحانہ وتعالی خود ذمہ دار ہے۔ آپ ﷺ کی نسل مبارک شام ابد تک باقی رہے گی اور دنیا کا چپہ چپہ سادات سے معمور رہے گا۔

حضرت امام ابو القاسم السہیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن داؤد سے سوال کیا گیا کہ ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا افضل ہیں یا سیدۃ فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک سیدۃ فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہیں تو میں رسول اللہ ﷺ کے جسم اقدس کے حصہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔

امام قسطلانی نے مشہور زمانہ حدیث فاطمہ بضعۃ منی .... کے ضمن میں لکھا کہ ایک روایت میں "ویوذینی ما اذاھا" وارد ہوا ہے۔ حضرت علامہ عبد الرؤف مناوی رضی اللہ عنہ نے "فیض القدیر" میں اسی حدیث کے ضمن میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے امام سبکی نے یہ استدلال کیا ہے۔

أن من سبّ فاطمہ رضی اللہ عنہا فقد کفر لان سبّھا یغضب اللہ و رسولہ

جو بھی سیدۃ فاطمہ کو گالی دے گا وہ کافر ہے کیونکہ اس سے
اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول ﷺ غضبناک ہوں گے۔

سرکار دو عالم ﷺ کو کسی طور بھی اذیت دینا حرام ہے خواہ وہ کسی طرح بھی ہو۔ حضرت علامہ ابن حجر کا کہنا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہے کہ جن کو اذیت پہنچانا خود مصطفی کریم ﷺ کی اذیت کا باعث ہے تو ان کو ستانا حرام ہے، لہذا جس شخص نے بھی سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق میں کوتاہی کی یا نازیبا کلمات استعمال کئے تو اس کے اس عمل سے نبی پاک ﷺ کو اذیت پہنچتی ہے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میری اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔

یہ قول ہے اللہ کے پیغمبر ﷺ کا
سردار ہیں جنت کی جناب زہرا رضی اللہ عنہا

حسنین علیہم السلام کی مادر تو نبی ﷺ کی بیٹی
رتبہ ہے زمانے میں بھی اُن رضی اللہ عنہا کا اعلیٰ

اہل بیت نبوی ﷺ کا وہ عظیم گھرانہ ہے کہ جن کی محبت کو جزو ایمان قرار دیا گیا ہے کیونکہ ان کی محبت اور عزت و تکریم بھی عبادت ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ جب اپنی لخت جگر شہزادی کونین کے جسم اطہر کو سونگھتے تو ارشاد فرماتے کہ مجھے اپنی اس شہزادی کے جسم اطہر سے جنت کی خوشبو آتی ہے، اسی وجہ سے آپ کو "زھراء" یعنی جنت کی کلی بھی کہا جاتا ہے۔

قارئین کرام! کتاب ھذا جو اس وقت آپ کے ہاتھوں کی زینت بن چکی ہے اس کی ترتیب کچھ اس طرح سے رکھی گئی ہے کہ لفظ "فاطمہ" کے پانچ حروف ہیں تو اس نسبت سے کتاب ہذا کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ کتاب ہذا کے صفحات کی تعداد 212 رکھی گئی ہے، علم الاعداد کی روشنی میں 212 کا مفرد عدد 5 نکلتا ہے اور یہ پنجتن پاک کی نسبت سے رکھا گیا ہے اسی طرح کتاب کی تعداد اشاعت بھی 500 رکھی گئی ہے جس کا مفرد عدد بھی 5 نکلتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں پنجتن پاک کے فیوضات و برکات سے نوازے۔

مقدمہ ہذا کی آخری سطور میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو کسی طور بھی کتاب ہذا کی تکمیل میں اس بندہ کے ہمراہ رہے بالخصوص اپنے مقتدر

شعرائے کرام جنہوں نے حسب سابق اس کتاب پر بھی اپنے منظوم تاثرات و قطعات تاریخ رقم فرمائے، فراہمی کتب کے سلسلہ میں اپنے محترم جناب عبدالرؤف قادری شاذلی صاحب کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے نہ صرف اپنی عظیم و ثمین لائبریری کے دروازے اس بندہ کے لئے ہمیشہ کھلے رکھے بلکہ نیٹ سے ڈاؤن لوڈ کتابوں کو اگر پرنٹ کرانے کی ضرورت پیش آئی تو انہوں نے اس فریضہ کو بھی خود سرانجام دیا، جناب عثمان ہارونی قادری سدروی کا بھی شکرگزار ہوں کہ جو کتاب ہذا کے لئے مواد اکٹھا کرنے میں بندہ کے ہمراہ رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری اس سعی و کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر اسے ہم سب کی بخشش و مغفرت کا سبب بنا دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

خاکپائے در اہل بیت نبوی

افتخار احمد حافظ قادری

ناچیز افتخار احمد حافظ قادری

افشاں کالونی راولپنڈی کینٹ

یکم ربیع الاول شریف 1440ھ

9 نومبر 2018ء

مکہ مکرمہ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے
کاشانہ مقدسہ میں سرکار دو عالم ﷺ کا مقام عبادت

مکہ مکرمہ میں ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے کاشانہ مقدسہ کا
وہ مقام جہاں نبی اکرم ﷺ وفود سے ملاقات فرمایا کرتے تھے

ملکۂ فردوس بریں ام المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے قصر
مبارک میں سیدۂ کائنات شہزادیٔ کونین ؑ کی جائے ولادت

مزار مبارک زوجة الرسول ﷺ
أم المومنین سیدة خدیجة الکبری رضی اللہ عنہا
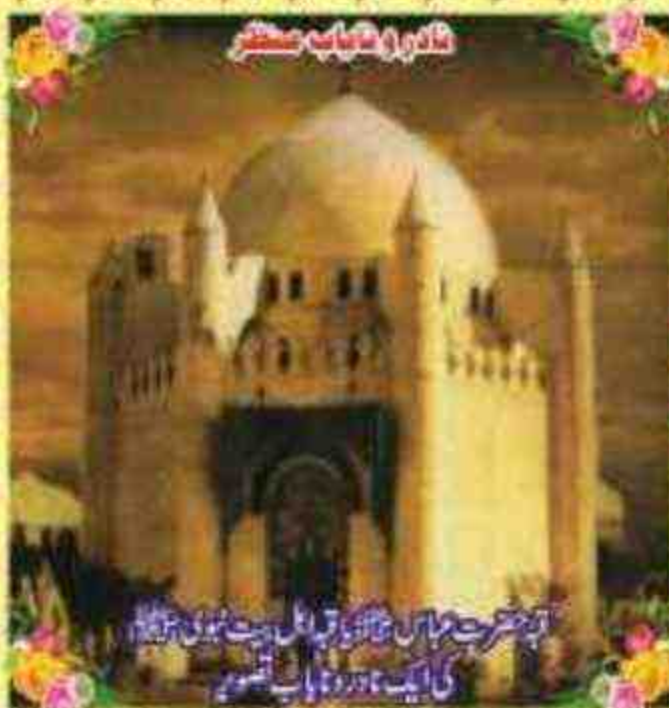
اسی قبہ مبارک میں خاتونِ جنت، سیدہ کائنات،
شہزادی کونین ﷺ کا مزار پُر انوار تھا

باب اول

أحوال سیدهٔ کائنات فاطمة الزهراء علیہا السلام

راحتِ قلبِ شہِ دُنیا و دیں ہیں فاطمہ علیہا السلام
سب خواتینِ جہاں میں بہتریں ہیں فاطمہ علیہا السلام
آپ ہیں مادرِ حسن علیہ السلام کی زینب علیہا السلام و شبیر علیہ السلام کی
اور نفسِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہم نشیں ہیں فاطمہ علیہا السلام

شجرۂ نسب

سیدۃ النساء حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا، حضور پرنور ﷺ اور فخر عرب ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی سب سے چھوٹی "شہزادی" ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے دھدیال اور ننھیال دونوں کا تعلق سرزمین عرب کے معزز ترین قبیلہ قریش سے تھا۔ والدگرامی تاجدار کائنات ﷺ اور والدہ ماجدہ ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا شجرہ نسب حضرت قصی علیہ السلام پر ایک دوسرے سے جا ملتا ہے۔

قبل از ولادت مبارکہ

نزھة المجالس جلد دوم میں ہے کہ ملکہ فردوس بریں طیبہ وطاہرہ سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میری بیٹی سیدۃ فاطمہ کا نور مقدس جب میرے بطن میں تھا تو میں روز جنت کی خوشبو سونگھا کرتی تھی اور یہ خوشبوئے فردوس بریں مجھے پورے 9 ماہ تک آتی رہی اور پھر وہ جنت کی کلی "زھراء" میری آغوش میں آ گئی۔ یہی وجہ ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ اپنی مقدس بیٹی کے سر اقدس کو سونگھا کرتے اور فرماتے کہ ہمیں تجھ سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔

مہلک فردوس کی مکہ کی گلیوں میں چلی آئی
تھی جب آغوشِ مادر میں وہ جنت کی کلی آئی

ولادت باسعادت

سیدۃ النساء خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کی تاریخ ولادت بارے کئی روایات موجود ہیں۔

1۔ بعثت سے ایک سال قبل۔

2۔ اعلانِ اظہارِ نبوت کے پہلے سال کے ماہ جمادی الثانی میں۔

3۔ اعلانِ اظہارِ نبوت سے 5 سال قبل۔

4۔ راجح روایت کے مطابق سرکارِ دو عالم ﷺ کے اعلانِ نبوت سے 5 سال قبل ولادت مبارکہ اس وقت ہوئی جس سال قریش مکہ، بیت اللہ شریف کی تعمیر کر رہے تھے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کے عظیم چچا سیدنا حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور یہ دونوں شخصیات آپس میں یہ گفتگو فرما رہی تھیں کہ ہم دونوں میں سے کون بڑا ہے؟ جس پر سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ولدتَ یا علی رضی اللہ عنہ قبل بناء قریش البیت بسنوات و

ولدتِ انتِ یا فاطمہ و قریش کانت تبنی البیت

اے علی رضی اللہ عنہ! آپ قریش کی تعمیر بیت اللہ سے چند سال قبل تشریف لائے

اور اے فاطمہ! آپ کی ولادت باسعادت اس وقت ہوئی جب

قریش تعمیر بیت اللہ شریف کر رہے تھے۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کے مطابق مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت ایام تعمیر کعبۃ المشرفۃ کے دوران ہوئی یعنی بعثت مبارکہ سے 5 سال قبل۔ کچھ ایسی روایات بھی موجود ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس دن حجر اسود کو اس کے مقام پر رکھ کر گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ گھر میں شہزادی کونین کی ولادت ہوئی ہے اور اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبارکباد دی کہ چوتھی صاحبزادی مبارکہ کی ولادت ہوئی ہے۔

یہ بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے ایک آیت یعنی نشانی سے کم نہ تھی کہ جس دن دست مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجر اسود اپنے مقام کو پہنچا اور مکہ مکرمہ کے تمام قبائل خون خرابے سے بچے اُسی دن سیدۃ النساء کی ولادت باسعادت ہوئی۔

مقام ولادت

سیدۂ کائنات، جگر گوشہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بابرکت گھر میں ہوئی۔ یہ گھر مبارک مکہ مکرمہ میں "زقاق الحجر" میں واقع تھا اور اسے "زقاق العطارین" کے نام سے بھی یاد کیا تھا۔ یہ خیر و برکت والا گھر "مَوْلِدُ فَاطِمَۃ" کے نام سے جانا جاتا تھا اور اسی گھر مبارک میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُم المومنین سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے جملہ اولاد پیدا ہوئی تھی۔

اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اسی گھر میں وصال فرمایا اور حضور

پُرنور ﷺ ہجرتِ مدینہ تک اسی گھر میں مقیم رہے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ کی ہجرت کے بعد یہ گھر سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ نے لے لیا تھا پھر جناب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس بابرکت گھر کو سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ سے خرید کر مسجد میں تبدیل کر دیا گیا جہاں نمازیں ادا ہوتی رہیں اور پھر یہ تاریخی و بابرکت گھر تاریخ کے اوراق میں گم ہو گیا۔

مخدومۂ کائنات کا اسم مبارک

نبی اکرم ﷺ نے اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی کا اسم مبارک الہام الٰہی سے "فاطمہ" رکھا کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہا کو جہنم سے دور رکھا ہے۔ مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا، یا فاطمہ! کیا تم جانتی ہو کہ تمہارا نام فاطمہ کیوں رکھا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ "فاطمہ" نام کیوں رکھا گیا، فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اُن کو اور اُن کی ذریت کو قیامت کے دن آگ سے دُور فرما دیا ہے۔

وجۂ تسمیہ نام "فاطمہ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا انسانی حور ہے جو پاکیزگی اور طہارت میں حیض ونفاس سے دور ہے اس لئے اس کا نام فاطمہ رضی اللہ عنہا رکھا گیا کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں اور اُن سے محبت کرنے والوں کو آگ سے چھڑا لیا ہے۔

نام "زھراء"

سیدۂ کائنات کو "زھراء" کے مبارک نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے اس لئے کہ وہ مصطفیٰ کریم ﷺ کی زھرہ (کلی، شگوفہ) ہیں۔ حبیبۃ المصطفیٰ، اُم الحسنین سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کے اَسماء والقاب کی کثرت اُن کے فضائل پر دلیل ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے چند اَسماء مبارکہ ذیل میں ہیں۔

فاطمة ، زهرا	فاطمہ زہراء علیہا السلام
مستورة ، دالية	پاک دامن آسودہ زندگی والی
جليلة ، عالية	عالی مقام و عظیم المرتبت
سالمة ، سليمة	صحیح و سالم
طاهرة ، مطهرة	پاک اور پاک کرنے والی
مبرورة ، مرحومة	مبارک اور معدنِ رحمت
طيبة ، مطيبة	پاکیزہ اور پاکیزہ بنانے والی
طيبة ، صالحة	مبارک و نیک
متحمدة ، مفخرة	تعریف کے لائق فخر کرنے والی
فاضلة ، رحمة	فاضل ورحمت
شريفة ، عالية	شریف و عالی
داعية ، شافعة	داعی و شفاعت کرنے والی
واضحة ، جاهدة	روشن اور محنت کرنے والی
وجيهة ، شهودة	بارعب گواہی دینے والی
مدنية ، عربية	مدنی عربی
تهامية ، عاصمة	تہامی اور مرکز اصلی
بتول ، وليه	بتول، ولیہ
زاهدة ، عابدة	زہد اختیار کرنے والی عابدہ
ركيعة ، معصومة	معصوم رکوع کرنے والی

صائنة ، صابرة	دیندار، صابرہ
صفية ، رفيعة	پاکیزہ و بلند مرتبہ
حليمة ، حكيمة	بردبار اور حکمت والی
نسيبة ، جميلة	نسب والی، خوبصورت
طاهرة ، باطنة	ظاہر و باطن
مغفورة ، حليمة	مغفورہ، حلم والی
هادية ، مهدية	ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والی
محمدة ، محمودة	تعریف کی جانے والی، تعریف کی ہوئی
مصلحة ، مسبحة	اصلاح کرنے والی تسبیح بیان کرنے والی
وصلة ، وصيلة	صلہ رحمی کرنے والی
عليمة ، فاتحة	جاننے والی ابتدا کرنے والی
معلمة ، رعية	معلم و ذمہ دار
شفيعة ، مشفعة	شفاعت کرنے والی
منعمة ، قرشية	انعام کرنے والی قریشی
صاحبة ، حاضرة	دوست، حاضر رہنے والی

صلى الله على أبيها و بعلها و بارك وسلم

اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کے والد و شوہر پر درود و سلام بھیجے

اور برکتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

سیدۂ کائنات کی کنیت

اُمِ اَبیھا (اپنے والد کی ماں)

سرکار دو عالم ﷺ نے جب تبلیغ دین متین کا آغاز فرمایا تو آپ ﷺ کو کفار اور قریش مکہ سے شدید مصائب و صدمات کا سامنا کرنا پڑتا اس پر رُوح و جانِ مصطفیٰ ﷺ، مخدومہ کائنات علیہا السلام اپنے والد گرامی کی دلجوئی فرماتیں۔

جب عقبہ بن ابی معیط نے آپ ﷺ کی گردن مبارک پر حالت نماز میں اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی تو سیدہ دوڑتی ہوئی آئیں اور مشکل سے اس شدید وزن کو حضور پرنور ﷺ کی گردن سے دُور کیا اور عقبہ اور اُس کے ساتھیوں کو اس ظالمانہ حرکت پر سنائیں۔

مخدومہ کائنات علیہا السلام اپنے والد محترم و مکرم کا اس قدر خیال رکھتیں جیسے کوئی بڑی عمر کی خاتون یا ماں نگہداشت کرتی ہے سو ان وجوہات پر ہر زبان پر یہ الفاظ جاری ہو گئے۔

ھذہ اُمُ اَبیھا

(یہ اپنے باپ کی والدہ ہیں)

کتب میں مخدومہ کائنات سیدہ فاطمہ الزہرا علیہا السلام کی کئی کنیتیں ملتی ہیں ذیل میں چند معروف و مشہور کنیتوں کا ذکر۔

اُم الحسن	اُم الحسین	اُم المحسن
اُم الائمۃ	اُم ابیھا	اُم الخیرہ
اُم المومنین	اُم الاخیار	اُم الفضائل
اُم الازھار	اُم السبطین	اُم الاسماء

القابات مبارکه

مخدومۂ کائنات کے کثرت سے القابات مبارکہ ملتے ہیں۔

"بتول"

سیدۂ کا لقب "بتــول" اس لئے رکھا گیا کہ وہ میلان نہیں تھا جو دوسری عورتوں میں مردوں کے لئے ہوتا ہے یا اس لئے رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حسن و جمال اور شرف وفضیلت میں دوسری عورتوں سے منفرد بنایا یا اس لئے کہ آپ ﷺ مخلوق سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھیں۔

فہرست القابات

احد الکبر	افتخارِ حوا	افضلُ النساء	انسیة حورة
باسطة	باطنة	بتول	بتول عذراء
بضعة الرسول	جلیلة	جمیلة	حاجیة
حاضرة	حرة	حسان	حلیمة
خاتونِ جنت	خیرُ النساء	درة النور	راضیة
راغبة	رضیة	رفیعة	زاهدة
زکیة	زهرة	ساجدة	سلیمة
سیدة	سیدة عالم	شافعة	شاهدة
شجرة طیبة	شفیعة	شفیقة	شهزادئ کونین
صادقة	صالحة	صبیحة	طاهرة
ظاهرة	عابدة	عادلة	عارفة
عالمة	عالیة	عاملة	فاتحة

فاضية	فخرِ هاجره	فصيحة	قائمة
قارية	قاهرة	كريمة	كلمة باقية
مباركة	محدثة	محروسة	مخدومة
مخيرة	مرضية	مريم كبرى	مستورة
مطهرة	مقدرة	مكرمة	ممجدة
موصوفة	ناصية	نجيبة	نجية
نصيحة	نقية	نورية	صائمة
كوكب درى	واضحة	حاكمة	وافية
حبيبة	حجازية	ولية	صديقة

آيةُ اللّٰه	اللہ کی نشانی
احدى الكبر	ایک بڑی شخصیت
ارومة العناصر	تمام عناصر کی اصل
بقية النبوة	نبوت کی شان
بهجة الفواد	دلوں کی بہار
ثمرة النبوة	نبوت کا پھل
جمالُ الاباء	آباء واجداد کا جمال
حبيبةُ المصطفىٰ	مصطفیٰ ﷺ کی چہیتی
حظيرةالقدس	بہت مقدس
خامسة اهل العباء	اہل عباء کی پانچویں شخصیت
درة التوحيد	توحید کا موتی
الدر الشامخة	بڑا موتی

سفينة النجاة	کشتی نجات
شرف الأبناء	بیٹوں کے لیے باعث شرف
الشمس المضيئة	آفتاب تابناک
صاحبة المصحف	مصحف بردار
اعزالبرية	مخلوق میں سب سے معزز
بضعة الرسول ﷺ	رسول اللہ ﷺ کی گوشۂ جگر
بيضاء	روشن
باكية العين	نم آنکھوں والی
ريحانة النبي	نبی کا پھول
رشيدة	نیک
زين الفواطم	تمام فواطم کی زینت
سلالة الفخر	جوہر افتخار
صفوة الشرف	شرف خالص
صابرة	صبر کرنے والی
صدف الفخار	فخر کرنے والوں کی انتہاء
العارفة بالاشياء	چیزوں کی پرکھ رکھنے والی
عين الحجة	اصل دلیل
القائمة في الليل	رات میں تہجد پڑھنے والی
كلمة التقوى	کلمہ تقویٰ
معدن الحكمة	مرکز حکمت
الميمونة	برکت والی

محترمة القلب	دل کے لیے باعث احترام
نبیلة	شریف
ودیعة الرسول	رسول اللہ ﷺ کی امانت
دعاء المعرفة	دعائے معرفت
ینابیع الحکمة	سرچشمہ حکمت
الصائمة فی النهار	بکثرت روزے رکھنے والی
العالمة	عالمہ، جاننے والی
عین الحیاة	چشمہ حیات
عروة الوثقی	مضبوط زنجیر
فخر الائمة	فخر ائمہ
القانعة	قناعت کرنے والی
قرار القلب	دل کا سکون
کلمة الله التامة	اللہ کا بلند کلمہ
الکلمة الطیبة	پاکیزہ کلمہ
المتهجدة	تہجد پڑھنے والی
المعصومة	معصوم
النعمة الجلیلة	عظیم نعمت
نورُ الانوار	نورِ انوار
الوحیدة الفریدة	منفرد و یکتا
ینبوع العلم	سرچشمہ علم

مخدومۂ کائنات کی تربیت مبارکہ

سیدۂ کائنات ؑ نے جس گھرانے میں آنکھ کھولی تھی وہ پوری کائنات کا سب سے عظیم، عزت وشرف اور مثالی گھرانہ تھا۔ سیدہ ؑ کی تربیت خاندان رسالت میں ہوئی، خود سرکار دو عالم ﷺ اور اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ ؓ نے تربیت فرمائی لیکن افسوس کہ زمانے نے سیدۂ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کو اپنی اس صاحبزادی کی بہار نہ دیکھنے دی اور سیدۂ کائنات ؑ کو اپنی والدۂ عظیمہ کی آغوش میں زیادہ دیر رہنا نصیب نہ ہوا اور شفقت مادری سے محروم ہو گئیں۔

اُم المومنین ؓ کے وصال کے بعد حضور پُر نور ﷺ کے لئے یہ مسئلہ پیدا ہو گیا کہ گھر میں بچیوں کی دیکھ بھال کے لئے کیا انتظام ہو حضرت عثمان بن مظعون کی اہلیہ حضرت خولہ بنت حکیم کو سرکار دو عالم ﷺ کی پریشانی کا علم ہوا تو انہوں نے کوشش کی کہ حضور سید عالم ﷺ حضرت سودۃ بنت زمعہ سے نکاح کر لیں جو ایک سن رسیدہ قدیم الاسلام خاتون تھیں اور اپنے شوہر حضرت سکران بن عمرو ؓ کی وفات کے بعد بیوگی کے دن کاٹ رہی تھی۔

سرکار دو عالم ﷺ نے سیدۃ خولہ بنت حکیم کی تجویز سے اتفاق کیا اور اُن سے نکاح فرما لیا۔ اس نکاح مبارکہ کے بعد حضور ﷺ کو اپنے خانگی معاملات کی طرف سے یک گونہ اطمینان ہو گیا۔

اُم المومنین حضرت سودۃ بنت زمعہ ؓ کی تشریف آوری کے بعد خاتون جنت، سیدۂ کائنات ؑ کی تربیت آپ ؓ کی نگرانی میں شروع ہوئی۔ سیدۂ سودۃ بنت زمعہ ؓ کی تربیت جس میں حضرت فاطمہ بنت اسد ؓ، حضرت اُم ھانی ؓ، حضرت اُسما بنت عمیس ؓ کے دروس بھی شامل تھے سیدۃ کائنات فاطمہ الزہراء ؑ کی تربیت کے لئے کافی تھے۔

سیدۂ کائنات کے والدِ گرامی ﷺ

خاتونِ جنت، شہزادیٔ کونین سیدۂ کائنات ؓ اُن کی صاحبزادی ہیں جو سیدالانبیاء و المرسلین، خاتمُ النبیین، شفیعُ المذنبین، محبوبِ ربِ العالمین، رحمۃ للعالمین، صاحبِ قابَ قوسین، سیدُ الثقلین، خیرُ الخلائق، سیدُ الانام، نبیُ الحرمین، امامِ القبلتین، شمسُ الضحیٰ، بدرُ الدجیٰ، صدرُ العلیٰ، نورُ الھدیٰ، راحتِ العاشقین، مرادُ المشتاقین، محبوبِ ربِ المشرقین و ربِ المغربین سیدنا و مولانا محمد ﷺ ہیں۔ **مختصراً یہ کہ**

لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سیدۃ کائنات کی والدہ ماجدہ

اُم المومنین سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ ؓ تاریخ اسلام کی وہ پہلی خاتون ہیں جن پر اسلام کی حقیقت سب سے پہلے روشن ہوئی اور انہوں نے سرکارِ دو عالم ﷺ کی تصدیق فرمائی۔ اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کو اپنے گوناگوں فضائل و مناقب کی بناء پر نہایت بلند و بالا مرتبہ حاصل ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے نبی اکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ میری طرف سے حضرت خدیجہ ؓ کو سلام کہیں اور انہیں جنت میں ایک عالی شان قصر کی بشارت دیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے اُم المومنین سیدۃ خدیجۃ الکبریٰ ؓ کی حیاتِ مبارکہ میں کوئی دوسرا نکاح نہیں فرمایا اور یہ سیدۃ خدیجہ ؓ کی عظمت و رفعت پر بہت بڑی دلیل ہے اور آپ ﷺ کے ہاں جو اُن کا مقام تھا اُس کی واضح نشانی ہے۔

ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو نبی ﷺ کو اپنی اس عظیم رفیقہ حیات کی جدائی پر انتہائی صدمہ اور ملال ہوا۔ جنت المعلی کے قبرستان میں ان کے دفن کا انتظام ہوا اور سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے جسد مبارک کو قبر میں اتارنے کے لیے حضور پُر نور ﷺ خود داخل ہوئے اور اس سال کو عام الحزن یعنی غم کا سال قرار دیا کیونکہ اسی سال آپ ﷺ کے عظیم و بہترین حامی و مددگار چچا سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ کا بھی وصال ہوا تھا۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مریم اپنے دور کی تمام عورتوں سے بہترین عورت ہے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی جملہ خواتین میں سب سے بہتر خاتون ہیں۔

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے برادران

جمہور کا اس بات پہ اتفاق ہے کہ مخدومہ کائنات کے تین برادران مبارک تھے۔

1- حضرت قاسم

حضرت قاسم کی نسبت سے سرکار دو عالم ﷺ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ ﷺ کے سب سے پہلے فرزند ارجمند ہیں جو اعلان نبوت سے قبل مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے اور ایک سال پانچ ماہ یا دو سال کی عمر تک زندہ رہنے کے بعد وصال فرما گئے۔

2- حضرت عبداللہ

حضرت عبداللہ کو ہی طاہر وطیب کے نام/لقب سے پکارتے ہیں (یہ دونوں صاحبزادے ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے) اور صغر سنی میں ہی فوت ہو گئے۔ مکہ مکرمہ میں بعد ظہور اسلام عالم وجود میں تشریف لائے تھے۔

3- حضرت ابراھیم

سرکار دو عالم ﷺ کی آخری اولاد حضرت سیدنا ابراہیم ہیں۔ آپ کی والدہ حضرت سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا ہیں ۔ مدینہ طیبہ طاہرہ میں ماہ ذی الحجہ 8 ہجری میں

ولادت ہوئی۔ ولادت باسعادت کے بعد حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور سرکارِ مدینہ ﷺ کو "یا ابا ابراھیم" کی کنیت سے مخاطب فرمایا۔ حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ بھی کم سنی میں دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان کی وفات پر آقا ﷺ نے بہت حزن وملال کا اظہار فرمایا۔

مخدومہ کائنات کی ہمشیرگان

اربابِ سیر وعلم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مخدومہ کائنات کی تین ہمشیرگان درج ذیل ترتیب سے ہیں۔

سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا، سیدۃ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدۃ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا

ذیل میں ہمشیرگان سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کا مختصراً تذکرہ کرتے ہیں۔

حضرت زینب بنت رسول اللہ

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سب سے بڑی ہمشیرہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ولادت باسعادت اعلانِ اظہارِ نبوت سے 10 سال قبل مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ بڑی صاحبزادی ہونے کے ناطے سرکارِ دوعالم ﷺ، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنی بیٹیوں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح اسلام کے قوانین نکاح اُترنے سے پہلے ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کردیا تھا لیکن رخصتی کی نوبت ابھی نہ آئی تھی۔ سورۃ "لہب" کے نزول کے بعد ابولہب نے حضور پرنور ﷺ سے بدلہ (نعوذ باللہ) لینے کی صورت اس طرح نکالی کہ اپنے ان دونوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ محمد ﷺ کی لڑکیوں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دو تا کہ انہیں اس سے اذیت پہنچے۔

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی شادی مبارکہ بعثت نبوی سے قبل اُن کے خالہ زاد بھائی "حضرت ابو العاص بن ربیع" کے ساتھ ہوئی۔ سرکارِ دوعالم ﷺ جب منصب

رسالت پر فائز ہوئے تو سیدۂ زینب رضی اللہ عنہا اپنی والدہ کی تقلید میں فوراً ایمان لے آئیں۔

سیرت نگاروں نے شعب ابی طالب کے واقعات کے ضمن میں لکھا ہے کہ حضرت ابوالعاص بن ربیع جو آپ ﷺ کے داماد تھے شعب ابی طالب میں محصور نفوس قدسیہ کے فقر و فاقہ کی تنگی کے موقع پر اُن کی نصرت اور امداد کے لئے گندم اور دوسری اشیاء لایا کرتے اور گھاٹی کے دھانہ پر ایک آواز دے کر چھوڑ دیتے تھے، انہی خدمات کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے۔

"ابوالعاص نے ہماری دامادی کا خوب حق ادا کیا ہے"

سیدۂ زینب رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو حالت شرک میں چھوڑا تھا اس لئے دونوں میں باہم تفریق ہو گئی تھی۔ 6 ہجری میں ابوالعاص نے اہل قریش کی جو امانتیں اُن کے پاس تھیں واپس کرنے کے بعد اُن سے مخاطب ہوئے اور کہا:

سن لو! میں بھی مسلمان ہوتا ہوں، کلمہ شہادت پڑھا اور
اُس کے بعد ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچ گئے۔

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے نکاح کی تجدید فرمائی۔ سیدۂ زینب رضی اللہ عنہا 8 ہجری خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئی۔ حضرت اُم ایمن رضی اللہ عنہا، حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرکار دو عالم ﷺ کی ہدایات کے مطابق غسل دیا۔ آپ ﷺ نے اپنی تہبند مبارک عنایت فرمائی۔ نماز جنازہ سرکار دو عالم ﷺ نے خود پڑھائی۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا اور ایک دوسری روایت کے مطابق حضور ﷺ بھی قبر میں اترے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات پر رحمت عالم ﷺ بے حد مغموم تھے، آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

"زینب میری بہت اچھی بیٹی تھی جو میری محبت میں ستائی گئی"

حضرت ابو العاص رضی اللہ عنہ سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے دو بچے پیدا ہوئے، ایک لڑکا علی اور ایک لڑکی اُمامہ تھی۔ بیٹے علی کے بارے میں مختلف روایات ہیں لیکن حضرت امامہ رضی اللہ عنہا طویل عرصہ تک زندہ رہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے بے حد محبت فرمایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں مسجد میں تشریف لائے کہ ننھی امامہ رضی اللہ عنہا شانہ مبارک پر سوار تھیں آپ رکوع میں جاتے تو اُن کو اتار دیتے اور سجدہ کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر کندھے پر بیٹھا لیتے تھے۔

ایک مرتبہ کہیں سے تحفہ میں ایک قیمتی ہار آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ہار میں اس کو دوں گا جو میرے اہل خانہ میں مجھ کو سب سے محبوب ہوگا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امامہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور وہ ہار اُن کے گلے میں ڈال دیا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت ابو العاص نے 13 ھ میں وصال پایا۔

حضرت رُقیہ بنت رسول اللہ

مخدومہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بڑی ہمشیرہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی ولادت بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے 7 سال قبل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سے تین سال بعد پیدا ہوئیں۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بعثت نبوی سے قبل اپنے چچازاد عتبہ بن ابی لہب سے ہوا لیکن رخصتی سے قبل ہی آپ کو طلاق ہوگئی تھی۔ (حضرت عتبہ فتح مکہ کے موقع پر شرف اسلام سے بہرہ ور ہوگئے تھے)۔

اس واقعہ کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنی دامادی کے لئے منتخب فرمایا اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کر دی۔ کفار مکہ کے ستانے پر انہیں حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی چنانچہ سن 5 نبوت میں کچھ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اس موقع پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پہلے

شخص ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنی بیوی کے ہمراہ ہجرت فرمائی۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور آپ کی اہلیہ مبارکہ کو 2 بار حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور پھر مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ سن 2 ہجری میں سید کائنات ﷺ جب غزوہ بدر کے لئے روانہ ہو رہے تھے تو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں آپ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اُن کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ میں ہی ٹھہریں اس کے عوض انہیں جہاد میں بھی شریک ہونے کا ثواب دیا جائے گا اور مال غنیمت میں سے بھی انہیں حصہ ملے گا چنانچہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں ٹھہر گئے۔ سرکار مدینہ ﷺ ابھی بدر سے واپس تشریف نہ لائے تھے کہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تکلیف بڑھ گئی اور اسی تکلیف میں آپ رضی اللہ عنہا نے 21 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔

حضرت زید بن حارثہ فتح غزوۂ بدر کی خوشخبری لے کر جس وقت مدینہ منورہ میں داخل ہوئے عین اُس وقت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی۔ سرکار دو عالم ﷺ کو جب یہ خبر ملی تو آپ ﷺ کی چشمان مبارکہ سے آنسو جاری ہو گئے، مدینہ منورہ پہنچ کر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک پر تشریف لے گئے۔ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا بھی اپنی ہمشیرہ کی قبر پر تشریف لائیں اور قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگیں حضور پرنور ﷺ اپنی چادر مبارک کے کناروں سے اُن کے آنسو پونچھتے جاتے تھے۔

سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا صرف ایک فرزند تھا جو قیام حبشہ کے دوران پیدا ہوا تھا اور جس کا نام عبداللہ تھا اسی صاحبزادے کی نسبت سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو عبداللہ مشہور ہوئی۔ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا نے جب وفات پائی تو حضرت عبداللہ صرف 4 برس کے تھے اس صاحبزادے نے جمادی الاول سن 4 ہجری وفات پائی۔ سرکار دو عالم ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قبر میں اتارا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا میں باہم بے حد محبت تھی اُن کے

تعلقات اتنے خوشگوار اور مثالی تھے کہ لوگوں میں ان کی نسبت یہ مقولہ ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔

احسن الزوجين راهما الأنسان رقيه وزوجها عثمان
حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بہتر
میاں بیوی کا جوڑا کسی انسان نے نہیں دیکھا۔

سیدۂ ام کلثوم بنت رسول اللہ

سیدۂ کائنات فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تیسری ہمشیرہ جنہوں نے اپنی مشہور کنیت ام کلثوم سے شہرت پائی۔ آپ رضی اللہ عنہا سیدۂ رقیہ رضی اللہ عنہا سے ایک سال چھوٹی اور سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا سے ایک سال بڑی تھیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے سیدۂ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ہجرت کے تیسرے سال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا اور فرمایا۔

یہ جبرئیل علیہ السلام کھڑے مجھے خبر دے رہے ہیں کہ
میں اُن کو تمہارے عقد میں دے دوں

سیدۂ اُم کلثوم اس نکاح مبارک کے بعد 6 سال تک زندہ رہیں اور شعبان 9 ہجری میں وصال فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ کفن مبارک کے لئے آپ ﷺ نے اپنی چادر عطا فرمائی اور حضور پر نور ﷺ نے اپنی صاحبزادی کا خود جنازہ پڑھایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، سرکار دو عالم ﷺ کی اجازت سے قبر میں اترے آپ ﷺ قبر انور کے پاس بیٹھے رہے اور چشمان مبارک سے آنسو رواں تھے۔

سرکار مدینہ ﷺ نے سیدۂ حضرت کلثوم رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”اگر میرے پاس اور بھی صاحبزادیاں ہوتیں تو میں اُن کو یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح میں دیتا جاتا“

سرکارِ دو عالم ﷺ کی کتنی صاحبزادیاں؟؟

جمہور کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کی اولادِ مبارکہ جو اُم المومنین سیدۂ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے ہوئی اُن میں چار صاحبزادیاں (سیدۂ زینب، سیدۂ رقیہ، سیدۂ ام کلثوم، سیدۂ فاطمۃ الزہراء) اور دو صاحبزادے (حضرت قاسم اور حضرت عبداللہ) ہیں۔ لیکن ایک طبقہ آپ ﷺ کی اولاد شریف کے حق میں افراط و تفریط کرتے ہیں اور اُن کا موقف یہ ہے کہ آپ ﷺ کی صرف اور صرف ایک ہی صاحبزادی خاتونِ جنت، سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا ہیں، اس حوالے سے قارئین کی خدمت میں چند گزارشات پیش ہیں۔

اہلِ تشیع کی 4 مشہور اور بنیادی کتابوں میں جو کتاب پہلے نمبر پر آتی ہے اُس کا نام "الکافی" ہے جسے اصول کافی بھی کہا جاتا ہے یہ مجموعہ احادیث ہے اس کے مرتب و مصنف ابو جعفر کلینی (وصال 328ھ یا 329ھ) ہیں، یہ کتاب حضرت امام جعفر صادق کے وصال کے تقریباً 180 سال بعد لکھی گئی۔

شیعہ علماء و مجتہدین اس کتاب کی توثیق کرتے ہوئے اس کی روایات کو درست تسلیم کرتے ہیں۔ اس وقت اس بندہ کے زیرِ نظر "الکافی" کا جو نسخہ ہے وہ دار الکتب الاسلامیۃ، طہران، ایران سے سال 1363ش کا حیدری پریس سے شائع شدہ ہے، اس کے جز اول کے باب "مولد النبی ﷺ و وفاتہ" کے تحت صفحہ نمبر 439 پر سیدۂ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی اولاد بارے اس طرح ذکر موجود ہے۔

> وتزوج خديجة وهو ابن بضع و عشرين سنة ، فولد له منها قبل مبعثه عليه السلام ، القاسم ، ورقية ، و زينب ، وام كلثوم ، وولد له بعد المبعث الطيب والطاهر وفاطمة عليها السلام)۔

یعنی نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کیا تو اس وقت

آپ ﷺ کی عمر 20 اور کچھ سال تھی پھر حضرت سیدۃ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی بعثت سے قبل یہ اولاد ہوئی، قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم اور بعثت کے بعد آپ ﷺ کی اولاد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔

کتاب "اصول کافی" کی مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہوگیا کہ آپ ﷺ کی چار صاحبزادیاں ہیں اور چاروں کی چاروں اُم المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے ہوئیں۔

اہل تشیع کے قدیم ومشہور مورخ یعقوبی (احمد بن ابی یعقوب بن وھب ابن واضح "الکاتب العباسی" وصال 284ھ یا 292ھ) جو تیسری صدی ہجری کے مشہور مورخ اور جغرافیہ دان ہو گزرے ہیں انہوں نے تاریخ کی ایک کتاب لکھی جو "تاریخ یعقوبی" کے نام سے معروف ومشہور ہوئی۔ اس کتاب کا دوسرا حصہ سرکارِ دوعالم ﷺ اور ائمہ معصومین کی تاریخ پر مشتمل ہے۔ اس وقت "تاریخ الیعقوبی" کا جو نسخہ بندہ کے زیر نظر ہے وہ "بعریل" پریس سے سال 1883ء کا شائع شدہ ہے اس کے حصہ دوم کے صفحہ نمبر 19 کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

وتزوج رسول اللہ خدیجۃ بنت خویلد ولہ خمس وعشرین سنۃ وقیل تزوجھا ولہ ثلاثون سنۃ وولدت لہ قبل ان یبعث، القاسم ورقیۃ وزینب واُم کلثوم وبعد ما بعث عبداللہ وھو الطیب والطاھر لانہ ولد فی الاسلام وفاطمۃ۔

جس وقت نبی اکرم ﷺ نے سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے رشتہ زوجیت قائم فرمایا تو اس وقت آپ ﷺ کی عمر 25 یا 30 سال تھی اور بعثت سے پہلے نبی ﷺ کی جو اولاد ہوئی وہ قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم اور بعثت کے بعد عبداللہ (جو دور اسلام میں پیدا ہونے کی بناء پر طیب وطاہر کے نام سے مشہور ہوئے) اور فاطمہ متولد ہوئیں۔

مشہور مورخ، جغرافیہ دان، مصنف، سیاح الارض ابوالحسن علی بن حسین بن علی مسعودی (ولادت 287ھ، وصال 346ھ) مصنف مشہور و معروف تاریخی کتاب "مروج الذهب و معاون الجوهر" جسے مختصراً "مروج الذهب" بھی کہا جاتا ہے۔

اس وقت بندہ کے زیرِ نظر کتاب "مروج الذهب" کا جو نسخہ ہے۔ وہ لبنان کے شہر صیدا (بیروت) کے المكتبه العصريه سے سال 2005ء کی پہلی اشاعت ہے۔ اس نسخے کے جزء ثانی کے صفحہ نمبر 229 کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں مصنف نے نہ صرف سرکار دو عالم ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں کا ذکر کیا بلکہ ان کی جن سے شادیاں ہوئیں ان کا ذکر بھی کر دیا ہے۔

وكلُّ أولاده من خديجة خلا ابراهيم . ولد له ﷺ القاسم، وبه كان يكنى، وكان اكبر بنيه سنا، ورقية و ام كلثوم، وكانتا تحت عتبة و عتيبة ابنى ابى لهب (عمه) فطلقا هما، فتزوجهما عثمان بن عفان واحدة بعد واحدة، وزينب، وكانت تحت ابى العاص بن الربيع، وفرق الاسلام بينهما .. .. وولد له عليه الصلاة والسلام بعد مابعث عبدالله وهو الطيب والطاهر....... لانه ولد فى الاسلام، وفاطمة وابراهيم۔

آپ ﷺ کی تمام اولاد شریف صاحبزادہ ابراہیم کے سوا سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے پیدا ہوئی۔ آپ ﷺ کے صاحبزادہ قاسم پیدا ہوئے جن کے نام سے آپ ﷺ کی نسبت ابوالقاسم مشہور ہے اور یہ صاحبزادہ آپ ﷺ کے دیگر صاحبزادوں سے عمر میں بڑے تھے اور رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ ان کا نکاح ان کے چچا ابولہب کے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے اسلام سے قبل کے دستور کے مطابق کیا گیا پھر انہوں نے

رخصتی سے قبل طلاق دے دی تھی، اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے یکے بعد دیگرے ان دونوں صاحبزادیوں کا نکاح ہوا اور ایک صاحبزادی زینب جن کا نکاح حضرت ابو العاص ابن ربیع کے ساتھ ہوا تھا، اعلان نبوت کے بعد حضرت عبداللہ اور حضرت فاطمہ علیہا السلام پیدا ہوئیں۔

تیسری اور چوتھی صدی ہجری کے محدث، شیعہ عالم، عبداللہ بن جعفر الحمیری القمی کا شمار امام حسن عسکری کے اصحاب میں ہوتا ہے ان کی مشہور زمانہ کتاب "قرب الاسناد" شیعہ کی روائی کتب میں سے قدیمی کتاب ہے، اس میں حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا کی روایات موجود ہیں۔

اس وقت کتاب "قرب الاسناد" کا جو نسخہ بندہ کے زیر نظر ہے وہ مہر پریس قم (ایران) سے سال 1413ھ کا شائع شدہ نسخہ ہے کتاب ہذا کے صفحہ 9 کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

> حدثني جعفر بن محمد ، عن أبيه قال. ولد لرسول الله صلى الله عليه و آله من خديجة ، القاسم، والطاهر ، وأم كلثوم ، ورقيه ، وفاطمة ، وزينب ، فتزوج على عليه السلام فاطمه عليها السلام ، وتزوج ابو العاص بن ربيعة . زينب ، وتزوج عثمان بن عفان ام كلثوم ولم يدخل بها حتى هلكت ، وزوجه رسول الله صلى الله عليه و آله مكانها رقيه. ثم ولد لرسول الله صلى الله عليه و آله. من ام ابراهيم . ابراهيم ، وهي مارية القبطية

حضرت امام جعفر صادق اپنے والد ماجد حضرت امام باقر سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل

اولاد پیدا ہوئی قاسم، طاہر، ام کلثوم، رقیہ اور زینب، حضرت علی نے فاطمہ سے شادی کی اور حضرت ابوالعاص بن ربیع نے زینب کے ساتھ شادی اور عثمان بن عفان نے ام کلثوم کے ساتھ نکاح کیا اور ان کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ ام کلثوم فوت ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی جگہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو رقیہ کا نکاح کر دیا۔ ائمہ کی اس روایت نے بالکل واضح کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کی 4 حقیقی صاحبزادیاں ہیں اور چاروں حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی ہیں۔

مشہور و معروف شیعہ عالم **ابی الحسن علی بن عیسیٰ ابی الفتح الاربلی** (692ھ-625ھ) نے ساتویں صدی ہجری میں ایک کتاب بنام "**کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمۃ**" تحریر کی۔ کتاب مذکورہ کا جو نسخہ اسوقت بندہ کے زیر نظر ہے وہ دار التعارف، بیروت (لبنان) کا 2012ء کا شائع نسخہ ہے۔ مصنف نے اس کتاب کی جلد دوم میں ام المومنین سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب میں ایک مکمل فصل لکھی ہے جس کے آخر میں تحریر فرماتے ہیں۔

وكانت أول امراة تزوجها رسول الله ﷺ و اولاده كلهم منها الا ابراهيم فانه من ماريه القبطية۔

سیدۃ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا وہ اول خاتون ہیں کہ جن سے رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا اور آپ ﷺ کی جملہ اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے متولد ہوئی، سوائے صاحبزادہ ابراہیم جو ماریہ قبطیہ سے متولد ہوئے۔

شیخ عباس قمی ایک مشہور و معروف نام ہے آپ چودھویں صدی کے شیعہ محدث، تاریخ دان اور خطباء میں سے ہیں۔ **مفاتیح الجنان**، **سفینۃ البحار** اور **منتهى الامال** آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔ محدث قمی نے سال 1359ھ نجف

اشرف میں وفات پائی اور وہیں تدفین عمل میں لائی گئی۔

محدث قمی کی مشہور زمانہ کتاب "منتھی الامال فی تواریخ النبی والآل" کا جو نسخہ اس بندہ کے زیر نظر ہے وہ شہر بیروت (لبنان) کے پریس "دار المصطفی العالمیۃ" سے 2011ء کا شائع شدہ ہے اس کے جز اُول کی آٹھویں فصل (فی بیان احوال اَبناء النبی ﷺ) کے صفحہ نمبر 151 کی عبارت ملاحظہ فرمائیں جس میں شیخ عباس قمی نے سرکار دو عالم ﷺ کی چاروں صاحبزادیوں کا ذکر کیا ہے۔

عن الامام الصادق (علیہ السلام) أنہ ولد لرسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) من خدیجۃ القاسم والطاھر وفاطمۃ وام کلثوم ورقیۃ و زینب ، فتزوج علی (علیہ السلام) فاطمۃ (علیہ السلام)۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کی یہ اولاد متولد ہوئی۔ حضرت قاسم، حضرت طاہر، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

تیسری صدی ہجری کے نامور عرب مورخ، جغرافیہ دان، شاعر اور ماہر انساب ابوالحسن احمد بن یحیٰ البلاذری (وصال 279ھ) کی نسب پر مشہور زمانہ کتاب "انساب الاشراف" کی جلد اول صفحہ نمبر 269 پر ایک مستقل عنوان قائم کیا ہے۔ ازواج رسول اللہ ﷺ و ولدہ (رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اولاد) سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر مبارک کرتے ہوئے ان کی اولاد کو بھی نمبر وار تحریر کیا۔

تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم خديجة بنت خويلد........ فولدت منه القاسم بن رسول الله صلى الله عليه وسلم ، وبه كان يكنى .... وولدت ايضا زينب رسول الله ، وهى اكبر بنات رسول الله صلى الله عليه وسلم ، تزوجها ابو العاص بن الربيع وهو ابن خالتها هالة بنت خويلد بن أسد......

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔۔۔۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب متولد ہوئیں اور یہ آپ کی تمام صاحبزادیوں سے بڑی تھیں ان کا نکاح حضرت ابوالعاص بن ربیع سے ہوا تھا جو اُن کے خالہ زاد بھائی تھے۔۔۔۔۔پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ پیدا ہوئیں۔۔۔۔۔ پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا، فاطمہ الزہراء علیہا السلام پیدا ہوئیں۔

سیدۂ کائنات اور شعب ابی طالب

مخدومۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تقریباً 12 سال تھی اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلانِ اظہارِ نبوت کا ساتواں سال تھا کہ شعب ابی طالب کا واقعہ پیش ہوا جس میں تقریباً 3 سال گزرے ، ان سالوں میں محصورین پر کیا کیا مصائب و تکالیف گزاریں ان کو احاطہ تحریر میں لانا انتہائی مشکل ہے۔

سیدۂ کائنات علیہا السلام نے بھی مصیبت کا یہ زمانہ اپنے عظیم المرتبت والدین اور دوسرے اعزہ و اقارب کے ساتھ محصوری میں گزارا اور تمام سختیاں بڑے صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کیں۔

غم کا سال

شعب ابی طالب کی محصوری کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ کو کچھ اطمینان نصیب ہوا تھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے عظیم و شفیق اور حامی و مددگار، چچا محترم سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور آپ ﷺ کی انتہائی وفادار اور غمگسار اہلیہ مبارکہ حضرت سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوگیا یہ دونوں صدمے اوپر نیچے پیش آئے جس پر آپ ﷺ نے اس سال (سن 10 بعد از بعثت) کو "عام الحزن" کا سال قرار دے دیا۔

سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات نے شہزادیٔ کونین کو شفقت مادری سے محروم کر دیا اور وہ سخت غمزدہ ہوگئیں تاہم سرکارِ دو عالم ﷺ اور سیدہ کی دوسری بڑی بہنوں نے آپ کی ڈھارس بندھائی اور صبر و استقامت کی تلقین فرمائی۔

ابن اسحاق اور ابن ھشام نے اپنی اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے کہ مذکورہ بالا عظیم شخصیات کے وصال کے بعد ایک دن ایک بدطینت شخص نے سرِ بازار حضور پُرنور ﷺ کے سرِ اقدس پر مٹی ڈال دی۔ آپ ﷺ اسی حالت میں گھر تشریف لائے، آپ ﷺ کی صاحبزادی (باختلاف روایت سیدۂ اُمِ کلثوم یا سیدۂ کائنات) سرکارِ دو عالم ﷺ کا سر مبارک صاف کرتی جاتی تھیں اور ساتھ ہی فرطِ رنج سے روتی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ اُن کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرما رہے تھے کہ صبر کرو، اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے والد کا حامی و مددگار ہے اور وہ انہیں قریش کی سختیوں اور مصیبتوں سے مامون فرما دے گا۔

حضرت سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ اور اُم المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد مشرکین قریش کی مخالفت اور ایذا رسانی میں اور بھی شدت پیدا ہوگی، چنانچہ سن 10 نبوت سے سن 13 نبوت (ہجرت مدینہ) تک کا زمانہ حضور پرنور ﷺ کے لئے اتنا شدید اور پرآشوب تھا جو بیان سے باہر ہے۔

باب دوم

سیدۂ کائنات

❀ نکاح مبارک ❀ رخصتی

❀ اولاد مبارکہ ❀ شمائل و فضائل

❀ سخاوت ❀ حقیقت کوثر

❀ قرابتداروں سے محبت

❀ کنیز سیدۃ فضۃ ❀ مباہلہ

❀ مسئلہ فدک

فاطمہ رضی اللہ عنہا نورِ نگاہِ مصطفیٰ ﷺ
خانۂ اُو جلوہ گاہِ مصطفیٰ ﷺ
ذرّۂ ناچیز من اُو آفتاب
من کجا و اُو کجا عالی جناب

ہجرت سیدۂ کائنات علیہا السلام

بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت فرمائی، چند صحابہ کے سوا تمام صحابہ کرام مکہ مکرمہ سے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کر گئے اور پھر کچھ عرصہ بعد خود نبی اکرم ﷺ بھی ایک رات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے بستر مبارک پر سلا کر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں پہنچ کر مسجد نبوی شریف کی تعمیر کا آغاز فرمایا۔

حضور پر نور ﷺ نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مکہ مکرمہ جا کر وہاں سے آپ ﷺ کے اہل و عیال اور متعلقین کو مدینہ منورہ لے آئیں اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے آپ ﷺ نے دو اونٹ اور کچھ رقم بھی دی۔ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے صاحبزادے عبداللہ کے نام خط دے کر بھیجا کہ وہ بھی اپنی والدہ اور بہنوں کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادیاں، اپنی بیوی اور بیٹے کو مکہ سے لے کر مدینہ پہنچ آئے۔ حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ بھی اس قافلہ اہل بیت کے ساتھ حضرت ام رومان رضی اللہ عنہا (اہلیہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لے کر مدینہ پاک پہنچ گے۔ حضور ﷺ کے اہل و عیال مسجد نبوی شریف کے ملحقہ حجروں میں قیام پذیر ہوئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل و عیال نے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے مکان میں قیام فرمایا۔

مخدومۂ کائنات کی شادی مبارکہ

ہجرت مدینہ کے وقت سیدۂ کائنات علیہا السلام سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں ایک

روایت کے مطابق سیدہؓ کے ورودِ مدینہ کے کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاتونِ جنت سے عقد کرنے کی درخواست کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یا بعض روایات کے مطابق فرمایا، ابوبکر! حکم الٰہی کا انتظار کرو۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدہؓ کائنات سلام اللہ علیہا سے عقد کے لئے پیغام بھیجا، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی یہی جواب دیا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم جناب مخدومہؓ کائنات سلام اللہ علیہا کے نکاح مبارک کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم کے منتظر تھے کیونکہ سیدہؓ کائنات سلام اللہ علیہا کے رشتے کے لئے کئی شخصیات سوال کر چکی تھیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ تعالیٰ أمرنی ان ازوج فاطمہ من علی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کی شادی
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی کی سی کیفیت طاری ہو گئی اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ سلام اللہ علیہا کی شادی علی رضی اللہ عنہ سے کر دوں۔ پس جاؤ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلا لاؤ۔

نکاح زہراء آسمانوں پر

مدعوین شخصیات جب دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئیں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی شریف میں منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا:

ہمارے پاس اللہ تبارک وتعالیٰ کا بھیجا ہوا فرشتہ جس کا نام "وسطائل" ہے،

آیا ہے اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! میں حاملین عرش میں سے ایک ہوں میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ سے آپ کو بشارت دینے کی اجازت حاصل کر لی ہے پھر یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی "فاطمة" کا نکاح میرے بھائی "علی" کے ساتھ آسمانوں پر کر دیا ہے اور میں پہلی بار زمین پر یہ بشارت لے کر حاضر ہوا ہوں اور ابھی وہ فرشتہ ہمارے پاس موجود ہی تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی آ گئے انہوں نے ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کا سلام پہنچایا اور پھر یہ خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نکاح 40 ہزار فرشتوں کی موجودگی میں آسمانوں پر کر دیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کے درخت "طوبیٰ" کو حکم دیا ہے کہ وہ اس خوشی کے موقع پر یاقوت اور موتیوں کو نچھاور کرے۔ "طوبیٰ" درخت نے حکم کی تعمیل کی اور جنت کی حوروں نے ان جواہرات کے طبق بھر لیے ہیں اور انہیں قیامت تک ایک دوسرے کو ہدیہ پیش کرتی رہیں گی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

ان الله عزوجل امرني ان ازوجک فاطمة علي اربعمائة متقال فضة

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ 400 مثقال چاندی

حق مہر کے عوض تمہارے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں۔

ارضيت بذلک؟ کیا تمہیں منظور ہے؟

قال علي رضی اللہ عنہ! رضيتُ بذلک يا رسول الله ﷺ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے منظور ہے۔ اس مبارک شادی کا خطبہ نکاح ریاض الجنت میں سرکار دو عالم ﷺ نے خود پڑھا اور پھر یہ فخر بھی صرف اور صرف مخدومہ کائنات علیہا السلام کو ہی حاصل ہوا کہ جنت کے اس مقام پر سب سے پہلے اگر کسی کا نکاح پڑھا گیا تو وہ شہزادی کائنات کا تھا۔ اختتام پر

موجود صحابہ کرام نے فرداً فرداً سرکارِ دو عالم ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مبارک باد پیش کی۔ سرکارِ مدینہ ﷺ نے خشک چھوارے منگوائے اور فرمایا سب حاضرین میں تقسیم کر دیئے جائیں۔

تاریخ نکاح کے بارے میں چند آراء ہیں بعض کے نزدیک یہ مبارک نکاح رمضان یا ذوالقعدہ سن 2 ہجری میں اور بعض کے نزدیک رجب 2 ہجری میں اور ایک روایت کے مطابق شوال 3 ہجری میں ہوا۔ **محمد بن ابی بکر الانصاری التلمسانی** (وصال 645ھ) کے مطابق شہزادی کونین کا نکاح صفر سن 2 ہجری میں ہوا اور رخصتی ذوالحجہ سن 2 ہجری میں ہوئی۔

مخدومۂ کائنات کی رخصتی

نکاحِ مبارک کے ایک عرصہ بعد حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا سیدنا حیدر کرار رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر سرکارِ مدینہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں ایک کام کے لئے حاضر ہوئی ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا، امی جان کیا حکم ہے؟ حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیغام لے کر آئی ہوں وہ آپ ﷺ سے بوجہ حجاب کچھ عرض کرنے کی ہمت نہیں رکھتے انہوں نے میرے ذمہ لگایا ہے کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش ہو کر سیدہ کی رخصتی کے بارے میں درخواست کروں اور ساتھ میں اپنی طرف سے بھی التجا کرتی ہوں کہ آپ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی درخواست کو قبول فرمالیں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے شفقت بھرے لہجے میں حضرت اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا سے فرمایا، کہ آپ کا حکم سر آنکھوں پر! اور اب رخصتی کی تیاری کی جائے۔

رخصتی اور سیدۂ خدیجہ کی یاد

سیدہ کائنات کی رخصتی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ سرکارِ مدینہ مسجد نبوی شریف سے حجرہ

مبارک میں تشریف لے گئے، اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جناب سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی کا سامان تو تیار ہو چکا ہے مگر ایک خیال مجھے تڑپا رہا ہے کہ اگر آج سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اس بابرکت تقریب میں شامل ہوتیں تو انہیں کس قدر خوشی حاصل ہوتی۔

سیدۂ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر سننا تھا کہ آپ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو ٹپکنے شروع ہو گئے۔ معارج النبوت کی عبارت ہے۔ کہ آپ ﷺ نے ایک آہ سرد لی اور فرمایا کاش! خدیجہ رضی اللہ عنہا اس وقت ہوتیں کیونکہ انہیں دنیا سے جاتے وقت یہی ارمان تھا کہ میں اپنی بیٹی کی شادی نہ دیکھ سکوں گی اور ہمیں یہ فریضہ سونپ کر داخل فردوس ہو گئیں۔ ایک طرف گھر میں رخصتی کی تیاریاں تو دوسری طرف شہزادیٔ کائنات علیہا السلام کی آنکھوں میں اشکوں کے سیلاب پوری قوت کے ساتھ جاری ہیں، ماں کی شفقت بھری یادیں آرہی تھیں اگرچہ دیگر امہات المومنین ہر کام میں پوری پوری دلچسپی لے رہی تھیں مگر ماں کی کمی کو تو کوئی دوسرا پوری کر ہی نہیں سکتا۔

الوداع کا وقت ہوا! سرکار مدینہ ﷺ اپنی جگر گوشہ کو الوداع کہہ رہے ہیں اور آپ ﷺ کی آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب آیا ہوا ہے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

"بیٹی فاطمہ! الوداع اللہ تعالیٰ تمہیں خوش رکھے"

سیدۂ کائنات مولائے کائنات کے گھر

مخدومہ کائنات علیہا السلام کی رخصتی ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادیوں، ازواج مطہرات اور مہاجرین وانصار کی عورتوں سے فرمایا کہ ہماری صاحبزادی کا دل لگانے اور ان کے اعزاز کے لئے ساتھ ساتھ تکبیر وتحمید کہتی ہوئی چلیں اور سرکار دو عالم ﷺ خود بھی ساتھ ساتھ تشریف لے جا رہے ہیں عجیب کیف آور اور سرور انگیز وہ منظر ہوگا۔

اس وقار و تمکنت اور شان و عظمت کے ساتھ جناب سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا اپنے شوہر مبارک مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے آتی ہیں اور ایک کونے میں جناب سیدۂ کھجور کی ایک چٹائی پر بیٹھ جاتی ہیں۔ تاجدار دو عالم ﷺ نماز عشاء کے بعد اپنی صاحبزادی کے گھر تشریف لاتے ہیں۔ سیدۂ کے سر اقدس پر پیار دیا اور چٹائی پر بیٹھ گئے۔ مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ مودبانہ کھڑے ہیں آپ ﷺ نے اُن کو بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے پانی طلب فرمایا جس میں آپ ﷺ نے کلی فرمائی پھر یہ پانی سیدۂ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے سر اقدس اور سینے پر چھڑک دیا اور بارگاہِ ایزدی میں دُعا گو ہوئے۔ اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطانِ مردود کے شر سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔ دوبارہ پانی منگوایا اور اُس پانی کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے سر اور کمر کی جانب دونوں شانوں کے درمیان چھڑک دیا اور دستِ دعا بلند کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ! میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطانِ مردود کے شر سے تمہاری پناہ میں دے رہا ہوں اس کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے علی! اللہ کے نام اور برکت سے اپنے گھر کو رونق بخشیں۔

ازدواجی زندگی

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے باہمی تعلقات انتہائی خوشگوار تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ، سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی بڑی عزت و احترام کیا کرتے اور اُن کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دل و جان سے احترام کرتی تھیں اور اُن کی خدمت گزاری میں کوئی کمی نہ رکھتی تھیں۔ سرکارِ مدینہ ﷺ ہمیشہ اپنی لختِ جگر کو یہ نصیحت فرماتے رہتے تھے کہ عورت کا سب سے بڑا فرض خاوند کی اطاعت و فرماں برداری ہے اسی طرح مولائے کائنات رضی اللہ عنہ کو بھی تاکید فرماتے تھے

کہ سیدہ فاطمہ سے اچھا برتاؤ کرو، چنانچہ میاں بیوی کے مثالی تعلقات کی وجہ سے اُن کا گھر جنت کا نمونہ بن گیا تھا۔

سیدۂ کائنات کے سرتاج معظم سیدنا علی

ینابیع المودۃ میں ہے کہ مولائے کائنات، شہنشاہ ولایت، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "تمام درخت قلم بن جائیں، سمندر سیاہی بن جائے، جنات حساب کرنے بیٹھ جائیں اور تمام انسان لکھنا شروع کر دیں تو تب بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل کا شمار نہیں کر سکتے"۔

رازدانِ نبوت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی قریبی خاندانی تعلق، تربیت در آغوشِ نبوت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین و رازدار، دروازۂ علم و حکمت، قلندروں کے امام اور فقر و درویشی میں اپنی مثال آپ تھے۔ خشیت الٰہی کا یہ حال تھا کہ ساری ساری رات مصلیٰ پر بیٹھے محوِ عبادت رہتے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ خلیفۂ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد شہر مدینہ منورہ میں بکنے والا غلہ استعمال نہ فرماتے تھے کہ کہیں اس میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر سے لوٹا ہوا غلہ شامل نہ کیا گیا ہو۔

ابن مغازلی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "میری امت کے ستر ہزار آدمی جنت میں بغیر حساب و کتاب داخل ہوں گے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد کیا اور اُن کے امام حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

تاریخ بغداد میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت گناہوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو ختم کر دیتی

ہے۔''حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ نے تاریخ الخلفاء (جلد اول) میں ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں لکھا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''میرا اور حضرت علیؓ کا ہاتھ انصاف کرنے میں برابر ہے''۔

صاحب ''صواعق محرقہ'' نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ کے چہرۂ انور کو بہت زیادہ دیکھا کرتے، سیدہ عائشہؓ نے اس کا سبب پوچھا تو آپؓ نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ''حضرت علیؓ کے چہرہ پر نظر کرنا بھی عبادت ہے''۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے حضرت علیؓ سے محبت کی گویا اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی تو اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے محبت کی۔

گر مہرِ علی و آلِ بتولت نہ بود

اُمیدِ شفاعت ز رسولت نہ بود

اگر حضرت علیؓ اور آلِ بتول کی محبت تیرے دل میں نہیں تو پھر

تو رسول اللہ ﷺ سے شفاعت کی کوئی اُمید نہ رکھ

عاشقِ رسول ﷺ، قلندر لاہوری حضرت علامہ محمد اقبالؒ، مولائے کائناتؓ کی بارگاہِ اقدس میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

از رُخِ اُو فال پیغمبر گرفت

ملتِ حق از شکوہش فر گرفت

سرکارِ مدینہ ﷺ، سیدنا علیؓ کے چہرۂ مبارک سے فال لیا

کرتے تھے اور ملتِ اسلامیہ کو آپؓ کے شکوہ اور دبدبہ کے

نتیجے میں شان و شوکت ملی۔

زیر پائش ایں جا شکوہ خیبر است

دستِ اُو آنجا قسیم کوثر است

اس دنیا میں تو خیبر جیسے باشکوہ قلعے کی ساری شان وشوکت

سیدنا علی علیہ السلام کے قدم مبارک کے نیچے میں ہے اور اُس جہان میں

آپ علیہ السلام کا دست انور آب کوثر تقسیم کرنے والا ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے کچھ وقت کے بعد انصار اور مہاجرین کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا۔ جب تمام اصحاب کے درمیان یہ رشتہ پیار ومحبت قائم کر دیا گیا تو حضرت سیدنا علی علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے کسی انصار سے میری مواخات نہیں قائم کروائی تو آپ ﷺ نے سیدنا علی علیہ السلام کا دست مبارک پکڑ کر ارشاد فرمایا:

انت اخی فی الدنیا والاخرۃ

اے علی! تو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی میرے بھائی ہو۔

کتب تاریخ میں سیدنا علی علیہ السلام کے گھر مبارک کا نقشہ کچھ اس طرح سے ملتا ہے کہ ایک کچا سا مکان تھا جس میں مینڈھے کی کھال کی جائے نماز پر کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا تکیہ رکھا ہوا تھا لکڑی کے ستون کے ساتھ ایک مشکیزہ اور ایک رومال لٹک رہا تھا اور ایک کونے میں مٹی کے گھڑے پر پیالہ رکھا ہوا تھا۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدۃ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا جیسی سلیقہ شعار عورت میں نے کوئی نہیں دیکھی۔ باوجود کچا مکان ہونے کے مخدومہ کائنات سلام اللہ علیہا نے صفائی کے لحاظ سے اپنے گھر کو جنت کا ٹکڑا بنا رکھا تھا۔ آپ سلام اللہ علیہا اپنا زیادہ وقت عبادت وریاضت میں بسر فرماتیں لیکن اس کے باوجود آپ گھریلو کام کاج میں بھی پوری دلچسپی رکھتیں۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے سیدۂ کائنات علیہا السلام کی حیات مبارکہ میں دوسری شادی نہیں فرمائی بالکل اسی طرح جس طرح نبی اکرم ﷺ نے ام المومنین سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی حیات مبارکہ میں دوسری شادی نہ فرمائی تھی۔

سیدۂ کی خوشدامن حضرت فاطمہ بنت اَسد

سیدۂ فاطمہ بنت اَسد رضی اللہ عنہا، مخدومہ کائنات فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی خوشدامن (ساس) سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی بھتیجی، سرکار دوعالم ﷺ کی چچی، سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زوجہ مبارکہ اور مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ حضرت سیدہ فاطمہ بنت اَسد رضی اللہ عنہا کا شمار ان جلیل القدر صحابیات میں ہوتا ہے جو اُمت مسلمہ کیلئے سرمایہ فخر و ناز ہیں۔

سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو یہ اعزاز منفرد حاصل ہے کہ انہوں نے سرکار دوعالم ﷺ کی اپنے بچوں سے بڑھ کر پرورش کی۔ سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آقا دوعالم ﷺ سیدنا ابوطالب رضی اللہ عنہ کی زیر کفالت آ گئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ انہیں ماں سمجھتے تھے جب بھی سیدۂ فاطمہ بنت اَسد رضی اللہ عنہا کو دیکھتے تو سرکار دوعالم ﷺ اُن کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا نکاح جب سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء علیہا السلام سے ہوا۔ تو اس موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ ماجدہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔

''فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ آتی ہیں، میں پانی بھروں گا اور باہر کا کام کروں گا اور وہ چکی پیسنے اور آٹا گوندھنے میں آپ کی مدد کریں گی۔''

حضور نبی کریم ﷺ سیدہ فاطمہ بنت اَسد رضی اللہ عنہا کو اپنی والدہ ماجدہ کے بعد والدہ کی طرح محبت و احترام فرمایا کرتے تھے۔ سیدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے وصال پر سرکار مدینہ ﷺ نے اُن کے سرھانے کھڑے ہو کر یہ تاریخی کلمات ارشاد فرمائے۔

''اے میری ماں! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ میری ماں کے بعد ماں تھیں آپ خود بھوکی رہتی تھیں لیکن مجھے کھلاتی تھیں آپ کو خود لباس کی ضرورت ہوتی لیکن آپ مجھے پہناتی تھیں۔۔۔''

اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی قمیض مبارک عنایت فرما کر ہدایت فرمائی کہ انہیں میری قمیض کا کفن پہناؤ پھر سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جنت البقیع میں جا کر قبر کھودیں جب وہ قبر کے اوپر کا حصہ کھود چکے تو نبی اکرم ﷺ خود نیچے اترے اور اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودی اور خود ہی اس میں سے مٹی نکالی، اس کے بعد آپ ﷺ لحد میں لیٹ گئے اور دعا فرمائی:

یارب العالمین! میری ماں کی مغفرت فرما اور اُن کی قبر کو وسیع فرما دے۔

یہ دعا مانگ کر آپ ﷺ قبر سے باہر نکلے تو شدت غم سے چشمان مبارک سے آنسو بہہ رہے تھے۔ ارشاد فرمایا۔

"انه لم يكن أحد بعد ابى طالب أبرّ بى منها ، انما ألبستها قميصى لتكسى من حلل الجنة واضطجعت فى قبرها ليهون عليها"

"حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بعد ان سے زیادہ میرے ساتھ کسی نے مہربانی نہیں کی اور قبر میں اس لئے لیٹا کہ منازل قبر آسان ہو جائیں۔"

ایک روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ وہ (سیدۃ فاطمہ بنت اسد) جنتی ہیں۔

وأن الله تعالىٰ أمر سبعين ألفا من الملائكة يصلون عليها

اور تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ نے 70 ہزار فرشتوں کو اُن پر درود پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

مخدومۂ کائنات کی اولاد مبارکہ

سرکارِ مدینہ ﷺ کا ارشادِ عالی شان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر نبی کی اولاد کو اُس کی صلب میں پیدا کیا مگر میری اولاد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی صلب سے پیدا ہوگی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے 5 اولادیں عطا فرمائیں، اُن کے اسماء گرامی ترتیب ولادت کے حساب سے درج ذیل ہیں۔

1- حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
2- حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ
3- سیدہ زینب رضی اللہ عنہا
4- سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا
5- حضرت محسن

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے پہلے صاحبزادے، کنیت ابو محمد اور لقب ریحانۃ النبی رضی اللہ عنہ ماہ شعبان 3 ہجری کو مدینہ منورہ میں ولادت ہوئی۔ سرکارِ مدینہ ﷺ کو ان کی ولادت پر بہت مسرت ہوئی۔ کان میں اذان دی اور اپنا لعاب دہن چٹایا۔ پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کیا، دو مینڈھے ذبح کروائے اور نومولود کے سر کے بال اتروا کر ان کے ہم وزن چاندی صدقہ کی۔

سرکارِ مدینہ ﷺ کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، خلیفہ منتخب ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسند خلافت پر تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایسا ہی محبت آمیز برتاؤ رکھا۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور خلافت شروع ہوا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ پورے جوان ہو چکے تھے، شیخین کی طرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے آخر میں شورش برپا ہوئی اور باغیوں نے جب کاشانہ خلافت کا محاصرہ کر لیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اُن کی

حفاظت کے لئے متعین کر دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ باغیوں کی مدافعت کرتے ہوئے خود بھی زخمی ہو گئے تاہم انہوں نے کسی باغی کو اندر داخل نہ ہونے دیا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور جمادی الاول 41ھ تک مسند نشین خلافت رہنے کے بعد اللہ عزوجل کی خوشنودی، اُمت محمدیہ ﷺ کی اصلاح اور اُن کو مزید خون ریزی سے بچانے کی خاطر دستبردار ہو گئے اور اس کے بعد کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیا اور نہایت خاموشی سے اپنے نانا ﷺ کے قرب میں زندگی گزار دی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا زیادہ وقت عبادت وریاضت میں گزرتا تھا۔ سن 49 یا 50ھ مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں آرام فرما ہوئے۔

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے مشابہ تھے سیرت بھی نہایت پاکیزہ تھی۔ دوسرے فضائل واخلاق کے ساتھ نہایت عاقل ودانا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے زندگی میں متعدد نکاح فرمائے اور آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد بھی ہوئی۔

سید الشہداء سیدنا امام حسین

مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا کے دوسرے صاحبزادے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ہیں، کنیت ابو عبداللہ، سید الشہداء، شبیر، سبط اصغر، ریحانۃ النبی ﷺ کے علاوہ کئی القابات سے ملقب ہیں۔ شعبان 4 ہجری مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کی ولادت کی خبر سن کر سرکار دو عالم ﷺ سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے، تو مولود کے کانوں میں اذان دی اور حسین نام رکھا۔

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے تقریباً 7 سال تک سرور کونین ﷺ کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ حضور پرنور ﷺ دوسرے نواسے اور نواسیوں کی طرف حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے بھی غیر معمولی محبت فرماتے تھے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے وصال کے

بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ نہایت عزیز جانتے تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بدری صحابہ کے فرزندوں کا جہاں دو ہزار وظیفہ مقرر فرمایا وہاں سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے فرزندوں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا پانچ ہزار وظیفہ مقرر فرمایا جو خود اصحاب بدر کے وظیفہ کے برابر تھا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں دوسروں پر اس لئے ترجیح دی کہ وہ اُن کے آقا و مولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب نواسے تھے۔

10 محرم الحرام 61ھ کربلا کا دلدوز سانحہ پیش آیا جس میں امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ عنہ اسلام کی بقا کے لئے اپنے فرزندوں، بھتیجوں اور بعض دوسرے عزیزوں اور جانثاروں کے ساتھ کربلاء کے میدان میں مردانہ وار لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے متعدد شادیاں فرمائیں جن سے کئی اولادیں ہوئی لیکن اولاد نرینہ صرف ایک صاحبزادے علی بن حسین (جو زین العابدین کے لقب سے مشہور ہوئے) سے چلی۔

فضائل و اخلاق کے اعتبار سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ پیکر محاسن تھے، عبادت و ریاضت اُن کا معمول تھا قائم اللیل اور دائم الصوم تھے فرض نمازوں کے علاوہ کثرت سے نوافل ادا فرمایا کرتے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے کئی حج فرمائے۔

سیدۃُ النساء کی شیر دل بیٹی
خاتون کربلاء سیدۃُ زینب بنت علی

اسم مبارک زینب رضی اللہ عنہا اور کنیت اُم الحسن، واقعہ کربلا کے بعد اُن کی کنیت "اُم المصائب" سے مشہور ہوگئی۔ روایات کے مطابق حضرت زینب جمادی الاول 5ھ میں پیدا ہوئی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مدینہ منورہ میں موجود نہیں تھے تین دن کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے بچی

کو گود میں اٹھایا، دہن مبارک میں کھجور چبائی اور لعاب مبارک منہ میں ڈالا۔ نام زینب تجویز کیا اور فرمایا کہ یہ شبیہ خدیجہ ہے۔

حضرت زینب کی پرورش اور تربیت کا آغاز سرور کونین ﷺ، حضرت علی ؓ اور سیدۂ کائنات ؓ کے زیر سایہ ہوا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضرت زینب ؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں۔ اس وقت آپ کی عمر 5 سال تھی اور یہ اُن کا پہلا سفر تھا۔ 11 ہجری میں جب حضور پرنور ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ ﷺ نے سیدۂ فاطمہ ؓ سے فرمایا کہ اپنے بچوں کو بلا لاؤ۔ وہ سب بچوں کو حضور ﷺ کے پاس لے آئیں اپنے شفیق نانا کو بے چین دیکھ کر سب بچے رونے لگے۔ حضرت سیدہ زینب ؓ نے حضور ﷺ کے سینہ مبارک پر اپنا سر رکھ دیا، آپ ﷺ نے اُن کی پیشانی کو چوما اور اپنا دست شفقت اُن کے سر پر پھیر کر دلاسا دیا۔

حضور ﷺ کی رحلت کے وقت حضرت زینب ؓ کی عمر تقریباً 6 برس تھی، 6 ماہ بعد شفیق والدہ نے بھی وفات پائی جس سے ننھی زینب کو سخت صدمہ پہنچا۔

سیدنا علی ؓ نے بچوں کی تعلیم و تربیت کا کام خود سنبھالا اور کچھ مدت کے بعد ان کی نگرانی کے لئے اُم البنین بنت حزام کلابیہ سے نکاح کر لیا۔ حضرت علی ؓ جیسے معلم ہوں تو شاگردوں کی خوش بختی کا کیا ٹھکانہ۔ تھوڑی ہی مدت میں سارے بچوں کے دل و دماغ علم و حکمت کے خزانوں سے معمور ہو گئے۔ حضرت زینب ؓ کو اپنے عظیم باپ کی فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان ورثہ میں ملے۔

حضرت زینب ؓ سن بلوغت کو پہنچیں تو حضرت علی ؓ کے بھتیجے، حضرت عبداللہ بن جعفر الطیار ؓ حضرت زینب ؓ کے ساتھ نکاح کے خواستگار ہوئے، اس بھتیجے کی حضرت علی ؓ نے خود پرورش فرمائی تھی۔ اس لئے ان کی درخواست قبول فرما لی۔ اور نہایت سادگی سے حضرت علی ؓ نے اپنی لخت جگر حضرت زینب ؓ کا نکاح

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ کر دیا۔

37ھ حضرت علی نے اپنے عہد خلافت میں کوفہ کو اپنا مستقر بنایا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن جعفر بھی کوفہ آ گئے۔ 40ھ والد مکرم کو شہادت نصیب ہوئی تو سیدہ زینب پر غم واندوہ کا پہاڑ ٹوٹ پڑا، اس صدمے کے زخم ابھی مندمل نہ ہوئے تھے کہ اپنے شفیق برادر بزرگ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت کا صدمہ سہنا پڑا اس وقت آپ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ مدینہ منورہ میں قیام پذیر تھیں۔ ذی الحجہ 60ھ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کی دعوت پر ایک مختصر جماعت کے ساتھ کوفہ کا عزم کیا تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا بھی اپنے اپنے دو فرزندوں کے ہمراہ اس مقدس قافلے میں شامل ہو گئیں۔ 10 محرم 61ھ کربلا کا سانحہ پیش آیا جس میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچے، بھتیجے، بھائی ایک ایک کرتے شہید ہو گئے۔ اس موقع پر حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے جس حوصلہ، شجاعت اور صبر واستقامت کا مظاہرہ کیا تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔

حضرت اُم کلثوم

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا کی چھوٹی بیٹی تھیں (بڑی حضرت زینب کبریٰ تھیں) اور چھوٹی حضرت زینب صغریٰ جن کی کنیت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا تھی۔
حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خاندان نبوت سے تعلق پیدا کرنا چاہا جو مزید شرف اور برکت کا باعث تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت اُم کلثوم کے لئے درخواست کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے صغر سنی کے سبب انکار کیا لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیادہ تمنا ظاہر کی اور کہا کہ اس سے مجھے حصول شرف مقصود ہے۔ جو جناب امیر نے منظور فرمایا اور 17ھ میں نکاح ہوا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کے بطن مبارک سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا زید پیدا ہوا۔ ماں اور بیٹا دونوں ایک ہی ساعت میں فوت ہو گئے۔

حضرت محسن بن علی

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے ایک اور صاحبزادے کا نام محسن تھا جو بچپن میں ہی فوت ہو گئے تھے۔ حافظ ابن عبد البر نے "الاستیعاب" میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مخدومۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے ہاں جب تیسرے صاحبزادے کی ولادت ہوئی تو آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نومولود کا نام محسن رکھا۔ امام حاکم نے مستدرک اور ابن اثیر نے اُسد الغابہ میں اس صاحبزادہ مبارک کا ذکر کیا ہے۔

مخدومۂ کائنات کے شمائل و خصائل

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی صورت مبارکہ، گفتار اور رفتار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ مشابہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے ظاہری و باطنی اوصاف سیدۂ کی ذات والاصفات میں بدرجہ اتم موجود تھے۔ ایک روایت کے مطابق سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا شکل و صورت میں اپنی والدہ مبارکہ اُم المومنین سیدۂ خدیجہ الکبریٰ سے بہت مشابہ تھیں۔

اُم المومنین سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے طور وطریق کی خوبی، اخلاق و کردار کی پاکیزگی، نشست و برخاست، طرز گفتگو اور لب ولہجہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا اور صاف گو میں نے کسی کو نہ دیکھا۔

اُم المومنین سیدۂ اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدۂ فاطمۃ الزھراء، رفتار و گفتار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ تھیں۔

سیدۂ پیکر شرم وحیاء

شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا پردہ کی نہایت پابند تھیں اور حد درجہ حیادار تھیں۔ ایک بار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدۂ کو بلوایا تو آپ رضی اللہ عنہا شرم سے لڑکھڑاتی ہوئی آئیں، شرم وحیاء کی انتہاء یہ تھی کہ عورتوں کا جنازہ بغیر پردہ کے نکلنا پسند نہ تھا۔

عبادت و ریاضت

جگر گوشہ رسول کو عبادت الٰہی سے بے انتہا شغف تھا، خوف الٰہی سے ہر وقت لرزاں وترساں رہتی تھیں۔ مسجد نبوی ﷺ کے پہلو میں گھر تھا، سرکار دو عالم ﷺ کے ارشادات و مواعظ حسنہ گھر بیٹھے سنا کرتی تھیں، تلاوت قرآن پاک کرتے وقت عقوبت وعذاب کی آیات آ جاتیں تو جسم اطہر پر کپکپی طاری ہو جاتی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے۔

مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھتا تھا کہ کھانا پکاتی جاتی تھیں اور ساتھ ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ذکر جاری رہتا تھا۔

حضرت خواجہ حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی عبادت کا یہ حال تھا کہ اکثر ساری ساری رات نماز میں گزار دیتی تھیں۔

زہد و قناعت

ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ طاہرہ میں فتوحات کا دروازہ کھل چکا تھا سرکار مدینہ ﷺ صرف 5 واں حصہ اپنے پاس رکھ کر بقیہ عامۃ المسلمین میں تقسیم فرما دیا کرتے اور بعد میں اپنا حصہ بھی راہ اللہ میں صرف کر دیتے حتیٰ کہ ازواج مطہرات اور اپنی لخت جگر سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے لئے بھی آپ ﷺ نے آسائش کا کوئی انتظام نہ فرمایا اور اگر کبھی سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے اشارتاً بھی کسی خادمہ یا کنیز کی استدعا فرمائی تو آپ ﷺ فرماتے۔

بیٹی! "فقراء اور یتامیٰ کا حق فائق ہے"۔

ایک موقع پر سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا! تم جس چیز کی خواہش مند ہو کیوں نہ اس سے بہتر تمہیں ایک چیز بتا دوں اور پھر ایک وظیفہ عطا فرمایا جو تسبیح فاطمہ کے نام سے مشہور ہوا۔

مخدومۂ کائنات کی سخاوت

سرکارِ دوعالم ﷺ کی صاحبزادی ذی شان وذی وقار کی سخاوت کا تو وہ عالم تھا کہ نہ جس کی ابتداء کا پتہ چلتا ہے اور نہ انتہاء معلوم ہوتی ہے۔ مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ جناب سیدہ کی سخاوت کا جو نقشہ اپنے الفاظ میں بیان فرماتے ہیں وہ کچھ اس طرح سے نظر آتا ہے کہ اس خاندانِ عالیہ کا مقصود ہی یہی تھا کہ اُن کے دروازہ پر آیا ہوا سائل کسی بھی حالت میں مایوس نہ لوٹے۔ خود بھوک برداشت کرلیں مگر بھوکے سائل کو کھانا ضرور کھلایا جائے، اپنے بچے بھوکے رہیں تو رہ جائیں، ان کے دروازے پر آیا ہوا فقیر بھوکا نہ رہے، اپنے بچوں کا ننگی زمین پر سونا گوارا کرلیا مگر سائل کو کپڑا ضرور عطا کیا۔

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کی سخاوت، ایثار اور قربانی کے واقعات کو احاطہ تحریر میں نہیں لایا جاسکتا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کی سخاوت کا ہر انداز انوکھا اور نرالا ہے جس کی مثال سوائے اس گھرانے کے کہیں اور ملنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

ایک دفعہ ایک عورت نے سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اگر آپ کے پاس 40 اونٹ ہوں تو آپ اُن میں سے کتنے اونٹ زکوۃ ادا فرمائیں گی۔ سیدۂ کائنات نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر تم کسی اور سے بات کرتیں تو تمھیں زکوۃ کا مسئلہ بتایا بھی جاتا، اب اگر میری بات پوچھتی ہو تو 40 کے 40 اونٹ ہی راہ اللہ میں دے دیتی اور ایک بھی اپنے پاس نہ رکھتی۔

سیدۃ فاطمہ، حقیقتِ کوثر

سرکارِ دوعالم ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسم بچپن میں ہی وفات پاگئے جس پر کفارِ مکہ نے یہ کہنا شروع کردیا کہ اب ان کی نسل نہ چلے گی اور ان کے دین کا سلسلہ بھی جلد ختم ہوجائے گا، اس طعنہ وعیب جوئی کو دور کرنے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ

نے "سورۃ الکوثر" نازل فرمائی جس میں اُن کو واضح جواب دے دیا گیا کہ صرف اولادِ نرینہ کے نہ رہنے سے آپ کو مقطوع النسل کہنے والے حقائق سے بے خبر ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی نسل نسبی ان شاء اللہ دنیا میں قیامت تک باقی رہے گی اگرچہ دختری اولاد سے ہی ہو۔ اس لحاظ سے "کوثر" سے مراد جناب سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا ہیں کیونکہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی ذریت طاہرہ سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کے ہی ذریعہ سے دُنیا میں باقی ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازی نے اپنی "تفسیر کبیر" میں سورۃ کوثر کے ذیل میں اس سورۃ مبارکہ کے بارے میں متعدد وجوہ بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوثر سے مراد "آلِ رسول ﷺ" ہیں اور سورۃ کوثر کے نزول کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نبی کریم ﷺ کو ایسی بابرکت نسل عطا فرمائے گا کہ زمانے گزر جائیں گے لیکن وہ باقی رہے گی۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان اہل بیت میں سے کس قدر عظیم شخصیات کو شہید کیا گیا لیکن پھر بھی دنیا خاندان رسالت اور آپ ﷺ کی اولاد سے بھری ہوئی ہے۔

حضور پرنور ﷺ کی اولاد مبارکہ میں ایسی ایسی مبارک ہستیاں تشریف لائیں جو ہدایت کی دنیا کے آفتاب بن کر چمکے جن میں سب سے پہلے جوانانِ جنت کے سردار سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ ہیں، ان کے بعد باقی ائمہ طاہرین اہل بیت جیسے حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ، حضرت امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ، حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ، حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ اور حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ ہیں۔

الحمد للہ! اس وقت پوری دنیا میں کثرت سے سادات کرام موجود ہیں اور دین کی خدمت جتنی سادات کرام کے ذریعہ ہوئی اتنی اوروں کے ذریعہ سے نہیں ہوئی، حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں ہی بڑے بڑے اولیاء کرام جیسے سیدنا شیخ

عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت نظام الدین اولیاء۔۔۔۔ ہوئے ہیں جن کے دست اقدس پر لاکھوں لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

خود فخر نسب کو ہے اس نسل گرامی پر

کہ سیدۂ عالم بنیاد سیادت ہیں

کائنات میں یہ شرف بھی کسی کو حاصل نہ ہوگا کہ کہ آخری زمانے میں حضرت امام مہدی علیہ السلام مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا کی نسل مبارکہ سے ہوں گے اور آپ علیہ السلام کی امامت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نماز ادا کریں گے۔

سیدۂ سے حضور کی محبت

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی پوری اولاد میں محبوب ترین شخصیت مخدومۂ کائنات سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تھیں۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہے کہ جب بھی حضرت سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہوجاتے پھر انہیں بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ کیا اس اعزاز و شرف اور مرتبہ میں آپ رضی اللہ عنہا کا کوئی شریک ہے؟

قرابتداروں سے محبت

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی

محبوب! آپ فرمادیں کہ ہم تم سے اس پر کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتے مگر یہ کہ ہماری اہل بیت سے محبت کرو۔

جب یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اہل بیت قرابتدار کون ہیں کہ جن

سے مؤدت ومحبت کو ہمارے لئے واجب قرار دیا ہے تو سید کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاطمہ و علی و حسن و حسین

ان چاروں شخصیات کا ذکر کر کے فرمایا

ھولاء اھلُ بیتی، یعنی یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے وہ اقرباء کون لوگ ہیں جن سے مؤدت رکھنا ہمارے لئے واجب قرار دیا گیا ہے۔ جس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

علی، فاطمہ وَ وَلدھما علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے

مواہب لدنیہ میں ہے کہ اہل بیت کی محبت مسلمانوں پر فرض ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے لئے "مؤدۃ فی القربی" کی آیت نازل فرمائی ہے۔

ہیں کائناتِ حسن کے انوار پانچ تن
خالق کا بے مثال ہیں شاہکار پانچ تن
ان ہی کے دم سے رونق کونین ہے تمام
کونین کے ہیں مالک ومختار پانچ تن
ہیں مصطفیٰ و مرتضیٰ زہرا، حسن حسین
ہر جلوہ گاہ نور کا سنگار پانچ تن
صائم میں ایک کس طرح بخشا نہ جاؤں گا
ہوں گے جو میرے حشر کو غمخوار پانچ تن

اھل بیت کی محبوب شخصیت

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مجھے میرے تمام اہل بیت سے زیادہ محبوب فاطمہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

سالت رسول الله اي أهل بيتک أحب اليک؟

قال أحب أهلي اليّ فاطمة

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کو آپ کے اہل بیت میں کون زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا، مجھے میرے اہل بیت میں زیادہ محبوب فاطمہ ہیں۔

سیدۂ کائنات کی اعزہ و واقارب سے محبت

اسلام میں صلہ رحمی کی بہت تاکید کی گئی ہے، خویش و اقارب اور عزیز رشتہ داروں سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔ مخدومۂ کائنات اپنے جملہ اقارب سے بہت محبت فرمایا کرتی تھیں اپنی عظیم خوشدامن (سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ) حضرت فاطمہ بنت اُسد رضی اللہ عنہا کا بہت زیادہ ادب و احترام کیا کرتی تھیں، اُن کو حقیقی والدہ کی طرح جانتی تھی اور دل و جان سے اُن کی خدمت کیا کرتی تھیں خود حضرت فاطمہ بنت اُسد رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔

> جس قدر میری خدمت سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کی ہے
> شاید ہی کسی بہو نے اتنی خدمت اپنی ساس کی ہو۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے غزوہ موتہ میں شہادت پائی تو سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کو شدید صدمہ ہوا، اُن کی شہادت کی خبر سن کر آپ علیہا السلام

واعماه ، واعماه میرے چچا ، میرے چچا

کہہ کر روتی ہوئی حضور پرنور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے باچشم پُرنم فرمایا، بے شک حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شخصیت پر رونے والیوں کو رونا چاہیے۔ سرکار دو عالم نے اپنی لخت جگر سے فرمایا: فاطمہ! جعفر کے بچوں کیلئے کھانا تیار کرو کیونکہ اسماء بنت عمیس آج سخت غمزدہ ہے۔

سیدۂ کا اُمہات المؤمنین سے تعلق!

مخدومہ کائنات کی اپنی حقیقی والدہ اُم المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا مکہ مکرمہ میں ہی انتقال ہو گیا تھا حضرت سیدۂ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت سودۃ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، سرکار دو عالم ﷺ کے عقد میں آئیں۔ سیدہ کائنات شادی سے پہلے اپنی ان دونوں ماؤں کے ساتھ بڑے پیار اور محبت سے رہیں، آگے چل کر سرکار مدینہ ﷺ نے جب اور عقد فرمائے تو اس وقت سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی شادی ہو چکی تھی تاہم سیدۂ کائنات کے تمام اُمہات المومنین سے نہایت اچھے تعلقات تھے تبھی ماؤں کے نزدیک اُن کی بڑی قدر و منزلت تھی اور تبھی اُمہات المومنین بھی سیدۂ کائنات سے بہت محبت کرتی تھیں خصوصاً سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کا سیدۃ فاطمہ علیہا السلام سے خاص تعلق تھا۔ سیدۂ کائنات کے متعدد فضائل و مناقب اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہیں۔

سیدۂ کائنات کے بچوں سے حضور کی محبت

نبی اکرم ﷺ اپنے نواسوں اور نواسیوں سے انتہا درجہ محبت فرماتے تھے اپنی بڑی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت اُمامہ رضی اللہ عنہا اور صاحبزادے علی رضی اللہ عنہ سے بے حد محبت تھی اسی طرح سیدۂ کائنات علیہا السلام کے بچوں سے بھی آپ ﷺ کو دلی لگاؤ تھا۔

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت پر حضور پرنور ﷺ، سیدۂ فاطمہ علیہا السلام کے گھر تشریف لے گئے، تو مولود کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا اور اُس کے کان میں اذان دی، اپنا لعاب دہن چٹایا اور فرمایا "میرا یہ بیٹا سید (سردار) ہے" حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت پر بھی اُن کے کانوں میں اذان دی اور نام تجویز فرمایا۔ حسنین کریمین سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ایک موقع سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''حسن اور حسین میرے بیٹے، میری بیٹی کے بیٹے ہیں، اے اللہ! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان کو اپنا محبوب بنا اور پھر جو ان سے محبت کرے تو بھی اُن سے محبت کر''

حسنین کریمین کے فضائل ومناقب پر کثرت سے احادیث نبویہ کتب میں موجود ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ مخدومہ کائنات کے گھر تشریف لے جاتے تو ارشاد فرماتے کہ میرے بچوں کو لاؤ، آپ ؓ اُن کو لاتیں تو سرکار دو عالم ﷺ اُن کو اپنے سینہ مبارکہ سے لپٹاتے اور اُن کے بوسے لیتے۔

حضرت سیدنا ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا ہے اور ان دونوں کانوں نے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسین ؓ کے دونوں کندھے پکڑے ہوئے تھے اُن کے پاؤں رسول اللہ ﷺ کے پاؤں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے اے ننھے منے اُٹھ، یہ کہہ کر آپ ﷺ نے حضرت حسین ؓ کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا یہاں تک کہ اُن کے پاؤں آپ ﷺ کے سینہ پر لگنے لگے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا منہ کھولو، حضرت حسین ؓ نے منہ کھول دیا آپ ﷺ نے انہیں پیار کیا اور فرمایا:

''اے اللہ! میں اِس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر''

مخدومہ کائنات اور سیدہ عائشہ کا تعلق

اُم المومنین، حبیبۂ المصطفیٰ ﷺ، حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ گو کہ سیدۂ کائنات ؓ سے عمر میں چھوٹی تھیں لیکن حضور پر نور ﷺ کی زوجہ مبارکہ ہونے کے باعث سیدۂ کائنات ؓ کی روحانی والدہ تھیں۔ ہجرت کے بعد جب مخدومۂ کائنات مدینہ منورہ تشریف لے آئیں تو حضرت عائشہ صدیقہ ؓ، سیدہ کائنات ؓ کے پاس کثرت سے جایا کرتیں اور اُن کا بہت خیال رکھا کرتیں، اسی طرح سیدۂ کائنات ؓ

بھی اپنی روحانی والدہ کے آنے پر، بہت خوش ہوا کرتی تھی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے بھی اپنی جگر گوشہ شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مقام ومرتبہ کی خبر دی تھی اور اُن کا ادب واحترام کرنے کی بھی خصوصی ہدایت فرمائی تھی۔ سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا نے ہمیشہ اس ہدایت کو پیش نظر رکھا۔

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ مبارکہ حضرت سیدۃ اُسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے بھی بہت اچھے مراسم تھے اور اُن کا تو روزانہ کاشانۂ سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا میں آنا جانا لگا رہتا تھا۔ سیدۂ اُسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا، سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کی بہت خدمت گزاری کرتی تھی اور آخری وقت تک آپ کا سیدہؓ کے ساتھ تعلق برقرار رہا اور سیدہؓ نے انہیں ہی غسل دینے کی وصیت فرمائی تھی۔

کنیز زہراء سیدۃ فضۃ

مخدومہ کائنات سلام اللہ علیہا نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ایک بار خادمہ کی خواہش کی تو رسول اللہ ﷺ نے بجائے کنیز عطا فرمانے کے ایک تسبیح مبارکہ کی تعلیم دی جو بعد میں تسبیح فاطمہ سے مشہور ہوئی۔

فتح خیبر کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے بلا طلب سیدۃ کائنات شہزادیٔ کونین سلام اللہ علیہا کو ایک کنیز عطا فرمائی جو تاریخ میں "فضۃ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ کنیز فضہ رضی اللہ عنہا کے تفصیلی حالات میسر نہیں ہیں جس سے یہ واضح طور پر معلوم ہو سکے کہ آپ رضی اللہ عنہا کب اور کیسے سرکار مدینہ ﷺ کی خدمت اقدس میں پہنچی لیکن ان کے شرف صحابیت پر سب کا اتفاق ہے۔

سیدۃ فضہ کا نام میمونہ تھا اور ایک روایت کے مطابق نوبیہ تھا آپ ﷺ نے اُن کا نام فضۃ رکھا، فضہ کے معنی چاندی کے ہیں گویا سرکار دو عالم ﷺ نے اُن کے سیاہ فام ہونے کے باوجود انہیں چاندی بنا دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا تعلق سرزمین حبشہ

(ایتھوپیا) سے تھا جسے غلاموں کی منڈی کہا جاتا تھا۔ موذن رسول ﷺ کا تعلق بھی حبشہ سے تھا۔ نسلی اعتبار سے حضرت فضہ حبشی تھیں اور صنفی اعتبار سے سیاہ فام کنیز تھیں۔

حضرت فضہ رضی اللہ عنہا نہ صرف گھر کے کام کاج میں مخدومہ کائنات کا ہاتھ بٹاتی تھیں بلکہ اُن کے ہر دکھ سکھ میں بھی شریک رہتی تھیں اس طرح وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر کا ایک فرد بن گئی تھیں۔ سیدہ کائنات علیہا السلام اور جناب فضہ رضی اللہ عنہا گھر میں کاموں کو ایسے انجام دیتی تھیں کہ سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام گھر کے برتن دھوتی تو حضرت فضہ رضی اللہ عنہا گھر میں جھاڑو دیتیں، سیدہ کھانے کا انتظام کرتیں تو کنیز فضہ پانی اور لکڑی لاتی تھیں اس طرح سے گھر کے کاموں کو ایک دوسرے کی مدد سے انجام دیتی تھیں۔

مخدومہ کائنات علیہا السلام کا یہ خصوصی امتیاز تھا کہ وہ اپنی کنیز فضہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ عام لوگوں کی طرح کنیزوں جیسا سلوک نہ کرتی تھیں بلکہ اس کے ساتھ ایک برابر کے دوست جیسا سلوک کرتی تھیں اور سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا نے بھی ایک وفادار کنیز ہونے کا حق ادا کر دیا تھا۔ روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا آخری سانس تک خاندان نبوت سے وابستہ رہیں۔

مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ کائنات علیہا السلام کے وصال کے بعد جب اُن کا جنازہ اُٹھایا جانے لگا تو جہاں سیدۃ زینب، سیدۃ اُم کلثوم اور حضرت حسن اور حضرت حسین کو آواز دی وہاں سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا کو پکار کر کہا کہ آؤ! اپنی والدہ کا آخری دیدار کر لو۔ اس سے پنجتن پاک کے گھرانے میں سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا کے مقام و مرتبے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جناب سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا قرآن پاک کی حافظہ اور عالمہ تھی اور یہ فیض انہیں مخدومہ کائنات علیہا السلام سے ہی حاصل ہوا تھا۔ مورخین کا بیان ہے کہ جناب فضہ بظاہر کنیز تھیں لیکن وہ اہل بیت نبوی ﷺ کی نگاہ میں بہت اعلیٰ مقام رکھتی تھیں اور اہل بیت

رسول ﷺ کے ساتھ ہر مصیبت و بلا میں شریک رہیں۔

سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت فضہ رضی اللہ عنہا، سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کی کنیزی میں آ گئیں اور مصائب کربلاء میں سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شریک ہوئیں۔ سیدۃ فضہ رضی اللہ عنہا، سیدۃ زینب رضی اللہ عنہا کے وصال کے چند سال بعد فوت ہوئیں اور ملک شام کے دارالحکومت دمشق کے مشہور زمانہ قبرستان باب الصغیر میں آپ کی آخری آرامگاہ بنی۔ الحمد للہ! اس بندۂ ناچیز کو کئی بار آپ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔

مباہلہ

دو لوگوں یا گروہوں کی خود کو حق پر ثابت کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایک دوسرے کے خلاف بددعا کرنا۔ مباہلے کا عمومی مفہوم کچھ اس طرح سے ہے۔

> دو مدمقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔

آیت مباہلہ

سورۃ آل عمران کی آیت 61 کو مفسرین آیت مباہلہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں مباہلہ کا ذکر ہے۔

> ترجمہ: پھر اے حبیب ﷺ! تمہارے پاس علم آ جانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کریں تو تم ان سے فرما دو۔ آؤ! ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلہ میں) بلا لیتے ہیں پھر مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں۔

مباھلہ کے احکام

قرآن کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مباھلہ صرف کافر کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ مسلمان دوسرے مسلمان کے ساتھ عام مسائل میں مباھلہ نہیں کر سکتے یہ صرف اسلام کی حقانیت کے لئے ہو سکتا ہے۔

واقعہ مباھلہ

ایک مشہور واقعہ جس میں نجران کے وفد کا ذکر تمام اہل سیر نے خصوصیت کے ساتھ کیا اور اسی وفد سے دوران گفتگو مباھلہ کا واقعہ پیش آیا تھا۔ علاقہ نجران، مکہ معظمہ سے یمن کی طرف سات منزل پر ایک چھوٹی سی ریاست تھی جو سارے عرب میں عیسائیت کا سب سے بڑا مرکز اور اس مقام پر عیسائیوں کا ایک عظیم الشان گرجا تھا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے ذمہ داروں کو ایک نامہ مبارک ارسال کیا جسمیں تین اہم باتوں کا ذکر تھا۔

اسلام قبال کرو یا جزیہ ادا کرو یا جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ

نجران کے عیسائیوں نے آپس میں مشاورت کے بعد 60 آدمیوں پر مشتمل ایک وفد تحقیق احوال کے لئے مدینہ منورہ ارسال کیا۔ اس وفد میں نجران کے بڑے بڑے معززین اور شرفاء شامل تھے۔ دوران قیام حضور پرنور ﷺ اُن کو دین اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ ایک دن سرکار دو عالم ﷺ نے حسب معمول اسلام کی دعوت دی تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو پہلے سے مسلمان ہیں جس پر آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ تو صلیب کے پجاری ہو۔ اس پر انہوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی الوھیت ثابت کرنے میں انتہائی بحث وتکرار سے کام لیا، اسی دوران قرآن پاک کی سورہ آل عمران کی آیت نمبر 61 نازل ہوئی، عیسائیوں کو اللہ تبارک وتعالٰی کا فرمان مبارک سنا

کر سرکارِ دو عالم ﷺ اپنی صاحبزادی شہزادیٔ کونین کے گھر تشریف لائے۔

نبی اکرم ﷺ نے جس طرح چادرِ تطہیر میں اپنے ساتھ چار شخصیات کو لیا تھا تو اسی طرح آیتِ مباہلہ کے نزول کے بعد بھی حضور پرنور ﷺ نے اپنے ساتھ انہی چار قدسی نفوس کو منتخب فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بلایا اور پھر یوں گویا ہوئے۔

اللهم هؤلاء أهلي
اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں۔

یہ قافلۂ پنجتن جب مباہلہ کے لئے تیار ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ میں جب دعا کروں تو تم سب نے آمین کہنا ہے۔ یہ قافلۂ نور جب چند قدم آگے بڑھا تو ان نفوسِ قدسیہ کے مبارک چہروں پر ایسا رعب اور جلال تھا کہ جسے دیکھتے ہی وفد کے ارکان کانپ اٹھے اور عیسائیوں کے بڑے پادری نے کہا:

> اے میری قوم! ان لوگوں سے مباہلہ نہ کرنا میں ان میں وہ صورتیں دیکھ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے تمہارے لئے بددعا کر دی تو قیامت تک کوئی عیسائی روئے زمین پر نہ رہے گا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر یہ اللہ سے سوال کر دیں کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائے تو یقیناً پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ عیسائیوں نے جب اپنے پادری کا مشورہ سنا تو مباہلے سے رک گئے، معذرت طلب کی اور کہا کہ ہم نہ مباہلہ کرتے ہیں اور نہ اسلام قبول کرتے ہیں البتہ ہمیں جزیہ دینا منظور ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے کہ اہلِ نجران کی تباہی یقینی تھی اور اگر ہم اُن پر لعنت

کر دیتے تو ان کی صورتیں مسخ ہو جاتیں اور وہ جل کر راکھ ہو جاتے حتیٰ کہ پرندے اور درخت بھی جل جاتے۔

قارئین کرام! اگرچہ بات مباہلے سے پہلے ہی ختم ہو گی تاہم اس آیت کریمہ کے نزول پر سرکارِ دوعالم ﷺ کے انتخاب سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ:

آیت قرابت کا نزول ہوا تو سرکار ﷺ نے انہی چاروں کے لئے فرمایا:

اللھم ھؤلاء اھلُ بیتی

آیت مباہلہ کا نزول ہوا تو تب بھی انہی رجال کے لئے فرمایا:

اللھم ھؤلاء اھلُ بیتی

آیت تطہیر کا نزول ہوا تو سرکار ﷺ نے انہی چاروں کو کملی میں چھپا کر فرمایا:

اللھم ھؤلاء اھلُ بیتی

نجران کے وفد نے سرکار دوعالم ﷺ سے فرمایا کہ آپ ہمارے ساتھ ایک دیانت دار آدمی کو بھیج دیں جس کو ہم خراج کی رقم جو آپ مقرر کریں گے ادا کر دیا کریں گے۔ آپ ﷺ نے ان کی بات مان لی اور فریقین کے درمیان اسی کے مطابق معاہدہ طے پا گیا اور جب یہ وفد رخصت ہونے لگا تو سید عالم ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خراج کی وصولی کے لئے اُن کے ساتھ بھیج دیا اور فرمایا:

"یہ ہماری امت کے امین ہیں"

واقعہ مباہلہ کے مختصر نتائج

واقعہ مباہلہ دینِ مصطفوی ﷺ کی فتح مبین ہے اور یہ واقعہ اپنے اندر بے شمار پیغامات سموئے ہوئے ہے صرف چند اہم نقاط کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

- پنجتن پاک دینِ متین کی حقانیت پر دلیل بن کر جاتے ہیں لہٰذا ہر دینی معاملہ میں ان سے ہی راہنمائی لی جائے۔

- مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اُمت میں کوئی بھی اہل بیت کے ہم پلہ نہیں ہے۔
- ابناء نا ، نساء نا اور انفسنا سارے جمع کے صیغے ہیں، رسول اللہ ﷺ کا ابناء نا کی جگہ **حضرت حسن و حضرت حسین** ، نساء نا کی جگہ **سیدۃ فاطمۃ** اور انفسنا کی جگہ **حضرت علی** کا انتخاب کرنا ان شخصیات کے بلند مرتبے اور فضائل و مناقب کیلئے کافی ہے۔
- جب مباھلہ سے اہل بیت کا سچا ہونا ثابت ہو گیا تو آیت **"وکونوا مع الصادقین"** اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" کے تحت اہل بیت کی پیروی کرنا لازم قرار پاتی ہے۔
- اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی کہ جب دُعا کی محفل ہو تو اس میں بچوں کو بھی ضرور شریک کیا جائے۔

حسنین کریمین کے لئے درخواست وراثت

سرکار دو عالم ﷺ کی ظاہری زندگی کے آخری لمحات میں مخدومہ کائنات سیدۃ فاطمۃ الزھراء علیہا السلام نے اپنے دونوں شہزادگان کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں پیش کر کے درخواست کی۔

یا رسول اللہ ﷺ ! ھذان ابنانک فورثھما شیئاً
فقال أما حسن فان لہ ھیبتی و سوددی و أما حسین
فان لہ جرأتی وجودی

اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ دونوں آپ کے بیٹے ہیں انہیں کسی چیز کا وارث بنا دیں جس پر سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا! حسن کیلئے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرأت اور سخاوت ہے

یہ روایت مبارکہ کثیر محدثین نے روایت کی ہے بندہ کی زیر نظر چار سے زائد کتب ہیں صرف دو کتابوں کے حوالے پیش ہیں۔

- حضرت ابی القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (260-360ھ) کی المعجم الکبیر کی جلد 22 (مسند فاطمہ رضی اللہ عنہا) صفحہ نمبر 423۔ نمبر 1041 اور یہ نسخہ مکتبہ ابن تیمیہ۔ قاہرہ۔ ملک مصر کا شائع شدہ ہے۔
- حضرت عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی الجزری (م۔630ھ) کی مشہور زمانہ کتاب "اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ کی جلد 7 صفحہ نمبر 131۔ حدیث نمبر 6963) یہ نسخہ دار الکتب العلمیہ، بیروت کا شائع شدہ ہے۔

مسئلۂ فدک ایک باریک اور خفیف ولطیف مسئلہ ہے اور اس پر بغیر سوچے سمجھے اور سنی سنائی باتوں کے بعد اپنی ذاتی رائے کا اظہار کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ ہم مسئلہ کی تہہ اور حقائق تک پہنچے بغیر اس پر اپنی رائے زنی کر کے کسی گناہ کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ سطور درج ذیل میں ہم کوشش کریں گے کہ اس مسئلہ کو انتہائی آسان اور سادہ الفاظ میں بیان کریں تا کہ اس کو عام قاری بھی سمجھ سکے۔

فدک کا تعارف

فدک ایک زرخیز بستی/گاؤں جو خیبر سے ایک منزل اور مدینہ منورہ سے 3 منزل پر واقع تھا جس میں چشمے اور کھجوروں کے باغات تھے یہ مقام یہودیوں کا مرکزی رہائشی علاقہ ہوا کرتا تھا۔ خیبر کا قلعہ اور علاقہ فتح ہونے کے بعد اردگرد کے یہودی علاقوں میں مسلمانوں کے لشکر کی دھاک بیٹھ گئی تھی جس پر علاقہ فدک کے رہائشی یہودی باہمی مشورہ سے اس نتیجے پر پہنچے کہ اگر مسلمان خیبر کا قلعہ (جو انتہائی مشکل اور ناممکن تھا) فتح کر سکتے ہیں تو ہم آخر کب تک اپنے علاقے (فدک) کا دفاع کر سکیں گے؟

فتح خیبر کے بعد سرکار مدینہ ﷺ نے قبیلہ اوس کے حضرت محیصہ بن مسعود

الانصاری الحارثی رضی اللہ عنہ کو ایک دستہ فوج کے ساتھ اہل فدک کو دعوت اسلام دینے کے لئے روانہ کیا۔ سپہ سالار دستہ نے فدک کے یہودیوں کو دعوت اسلام دی جو انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ تمام یہودی اس بات پر متفق ہو گئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے صلح کا ایک معاہدہ کر لیتے ہیں تا کہ جنگ وقتال کی نوبت نہ آئے۔

فدک کے یہودیوں نے سرکار دو عالم ﷺ سے صلح کا ایک معاہدہ کر لیا جس کی بنیادی شق یہ تھی کہ فدک کا نصف علاقہ رہائشیوں کے قبضے میں رہے گا اور اس کی آمدن اور اجناس کے وہی مالک ہوں گے جبکہ نصف علاقے کی پیداوار مسلمانوں کو دی جائے گی چنانچہ فدک کی یہ زمین بطور "فئے" رسول اللہ ﷺ کے تصرف میں آ گئی۔

فدک بغیر لڑائی کے صلح کے عوض قبضے میں آیا اور معاہدہ کے مطابق یہود کو اس کا خراج ادا کرنا پڑتا تھا، شرعی لحاظ سے اسے "مال فئے" میں شمار کیا جاتا ہے یعنی وہ جائیداد جس کے لئے مسلمانوں نے اونٹ اور گھوڑے نہ دوڑائے ہوں اور بغیر جنگ کے جو اموال حاصل ہو جائیں، قرآن پاک نے ایسے اموال جو بغیر جنگ کے صلح سے قبضہ میں آئیں اُسے فئے میں شمار کیا جاتا ہے۔

فئے کی معنی لوٹانے کے ہیں یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ اُس مال کو غاصبوں سے لے کر اس کے حقیقی حق داروں کو لوٹا دیتا ہے۔ مختلف اوقات اور مختلف مقامات پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے حبیب کریم ﷺ پر "فئے" کی فتوحات فرمائی تھیں۔ اراضی بنو نضیر غزوہ اُحد کے بعد 3 ہجری میں رسول اللہ ﷺ کے قدموں پر نچھاور ہوئی اور اس پہلی "فئے" یعنی املاک بنو نضیر پر ہی قرآن پاک میں احکام طے کر دیئے گئے تھے۔

تصرف اموال "فئے"

سرکار مدینہ سرور قلب وسینہ ﷺ جب تک اس دنیائے فانی میں جلوہ افروز رہے تو فدک کی زمین اور باغات کی آمدنی کو اپنے اہل بیت اور مسافروں کے

اخراجات کے لئے صرف فرماتے رہے۔ فدک کی اس زمین و باغات کو حضور پر نور ﷺ نے تین حصوں میں تقسیم فرمادیا تھا دو حصوں کی آمدنی عام مسلمانوں کے لئے وقف تھی اور ایک حصے کی آمدنی اپنے اہل بیت کے اخراجات کے لئے مخصوص فرمادی تھی اور اس میں سے جو بچ جاتا وہ بھی غریب اور نادار مہاجرین کی مدد پر صرف فرمادیا کرتے۔

اموال فئے کے اصول و مقاصد

قرآن مجید کی سورہ حشر میں فئے کے اصول و مقاصد وضع کر دیئے گئے۔

ترجمہ: اور جو غنیمت دلائی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو ان سے، تو تم نے ان پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ، اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کے تسلط میں دیتا ہے جسے چاہے اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے، جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو شہر والوں سے وہ صرف اللہ اور رسول کے لئے اور رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔

آگے چل کر اسی سورۃ میں تقسیم فئے کے مزید احکام واضح کر دیئے گئے ہیں کہ اموال فئے اُن مہاجر فقراء کے لئے بھی ہیں جو اپنے گھر بار اور اپنے مالوں سے نکالے گئے، وہ لوگ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں، وہی سچے ہیں۔

قارئین کرام! یہ وہ قرآنی احکام ہیں کہ جن میں اموال فئے کا طریق کار اور اس کے مستحقین کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تعین کر دیا ہے یعنی یہ اموال صرف اور صرف اللہ اور اُس کے رسول کے لئے ہیں، ان کی تقسیم صرف رشتہ داروں پر موقوف نہیں بلکہ یتیم مسکین اور مسافر بھی اس میں برابر کے حقدار ٹھہرائے گئے ہیں۔ آسان لفظوں میں فئے کو ایک **وقف** کہا جا سکتا ہے جو کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ خاص مقاصد کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی تولیت میں دیا تھا اور انہی رہنما اصولوں کو سامنے رکھ کر

سرکار مدینہ ﷺ سات سال تک ان اموال پر تصرف فرماتے رہے۔

حضور پر نور ﷺ نے اس جہان فانی سے روانگی پر اپنے وارثوں کے لئے صرف علم شریعت و اسرار شریعت "**میراث**" میں چھوڑے، دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز آپ ﷺ نے میراث میں نہیں چھوڑی، کیونکہ سرکار مدینہ ﷺ ارشاد عالی شان ہے۔

نحن معاشر الانبياء لا نورث ، ماتر كناه فهو صدقه

ہم انبیاء کی جماعت کسی کو اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے جو کچھ
ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ راہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میں وقف ہو جاتا ہے۔

سرکار مدینہ ﷺ کے وصال مبارک کے بعد ازواج مطہرات نے چاہا کہ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا نمائندہ بنا کر جانشین رسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجیں اور وراثت کا مطالبہ کریں لیکن اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اُن کو یاد دلایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا کوئی وارث نہ ہوگا اور میرے تمام متروکات صدقہ شمار ہوں گے، یہ کلام مبارک سن کر تمام اَزواج مطہرات خاموش ہو گئیں اور اپنے مطالبے سے دست بردار ہو گئیں۔

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے خلیفہ راشد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے خیبر اور فدک کی جائیداد سے میراث کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور ﷺ کا فرمان مبارک اُن کی خدمت میں پیش فرمایا کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

ہمارے مال میں وراثت نہ ہوگی ہم جو کچھ چھوڑیں گے، صدقہ ہوگا
البتہ آل محمد ﷺ اس میں سے نفقہ لے سکتے ہیں۔

میں رسول اللہ ﷺ کے صدقات میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی نہیں
کروں گا، اُس کی جو حالت رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھی وہی

برقرار رہے گی اور اسی طرح اُس پر عمل کروں گا۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے قرابتداروں کا معاملہ مجھے اپنے قرابتداروں سے زیادہ محبوب ہے۔ سیدہ کائنات ؓ نے خلیفہ رسول ﷺ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا جواب سن کر فرمایا:

آپ نے رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ سنا ہے اس کے مطابق عمل کریں اور اُس کے بعد سیدہ نے تاحیات اس مسئلہ پر کوئی بات نہیں کی۔

طلب وراثت کے سلسلے میں صرف مذکورہ بالا مکالمہ ہے مگر افسوس! کہ ہم نے نجانے کن اغراض و مقاصد کے لئے کیا کیا روایات بنا دیں۔ اس ضمن میں مختلف روایات ملتی ہیں جس میں سیدہ کائنات کی ناراضگی کا بھی ذکر ملتا ہے لیکن جمہور اہل سنت نے اس روایت کو محل نظر ٹھہرایا ہے یہ صرف راوی کی قیاس آرا معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ خلاف حقائق ہے۔

غور فرمائیں! اور دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اس بات کو باریکی سے سوچیں کہ سیدہ کائنات ؓ جیسی پاک فطرت عظیم ہستی نے جنہیں اپنے والد گرامی کے وصال کے بعد ایک دن بھی تبسم فرماتے نہیں دیکھا گیا تو کس طرح اس شخصیت نے اپنے والد گرامی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کو نہ تسلیم کیا ہوا گا بلکہ یہ ارشاد مبارک سنانے والے سے ناراض ہوگئیں ہوں! یہ ناممکن ہے۔

اگر آپ سیدہ کائنات کی ارفع و اعلیٰ سیرت و کردار پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ ان کو دنیا کے مال اور جائیداد سے تو قطعاً کوئی رغبت ہی نہ تھی بلکہ اُن کو تو جو مقرر حصہ ملتا تھا اس کو بھی فی سبیل اللہ لٹا دیتی تھیں۔ اور خود فقر و فاقہ سے زندگی بسر کرتی تھیں۔

یہ بات بعید از قیاس ہے کہ وہ ارشاد گرامی لانورث ، ماترکنا فھو صدقۃ (ہمارا کوئی وارث نہ ہوگا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں گے وہ صدقہ ہوگا) سن کر

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسی عظیم المرتبت اور پاک ہستی سے ناراض ہو گئی ہوں، ایسا ممکن نہیں!

خلیفہ رسول ﷺ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان تمام اموال فئے کا اسی طرح انتظام کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہوا کرتا تھا آپ ان اموال سے سال بھر کے لئے اہل بیت کے اخراجات نکال لیتے تھے اس کے بعد باقی جو بچ جاتا تھا اس کو مسافروں، غرباء مساکین اور اہل حاجت پر صرف فرمایا کرتے۔

میراث انبیاء

انبیاء علیہم السلام کی کوئی وراثت نہیں ہوئی وہ وراثت میں اپنا علم چھوڑتے ہیں۔ حضور پرنور ﷺ نے اس جہان فانی سے روانگی پر اپنے وارثوں کے لئے علم شریعت و اسرار شریعت میراث میں چھوڑے، دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز آپ ﷺ نے میراث میں نہیں چھوڑی۔ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ذیشان ہے

نحن معاشر الانبیاء لا نورث ماتر کناہ فھو صدقہ

"ہم انبیاء کی جماعت ہیں کسی کو اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے جو کچھ ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں وقف ہو جاتا ہے"۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ کو وصیت فرماتے ہیں:

"علم دین حاصل کرو، اس لئے کہ علماء دین کے وارث ہیں، انبیاء نے کسی کو سونے، چاندی یا درھم و دینار کا وارث نہیں بنایا بلکہ انہوں نے علم دین کا وارث بنایا ہے جس نے اس سے کچھ لیا تو وہ بڑا نیک بخت اور خوش نصیب ہے"۔

مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب اس جہان سے روانہ ہوئے تو آپ کا بیٹا محمد اپنے دونوں بھائیوں حسن و حسین کے پاس آیا اور کہا کہ میرے والد کی

میراث مجھے دو، حسنین کریمین نے جواب دیا، کیا تو جانتا نہیں کہ تیرے والد نے کوئی سونا چاندی نہیں چھوڑا؟ جس پر محمد بن حنفیہ نے کہا کہ میں اس بات کو تو جانتا ہوں اور میں مال کی میراث طلب نہیں کر رہا بلکہ میں صرف میراث علم طلب کر رہا ہوں۔

قارئین کرام! ذرا غور فرمائیں کہ سیدۂ کائنات ﷺ کے بچپن سے لے کر اس واقعہ کے ظہور سے پہلے تک کی ساری حیات مبارکہ میں ہمیں جا بجا قربانیاں اور ایثار ہی ایثار نظر آتا ہے، ارض فدک کی آمدنی کا جو بھی حصہ دستیاب ہوتا تھا اس کا بھی زیادہ تر حصہ غرباء، مساکین، سائلین اور حاجت مندوں کے ہی کام آتا تھا۔ حیرانگی کی بات ہے اور اس عاجز بندہ ناچیز کی بھی سمجھ سے باہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک تک کا خاکہ کچھ اور بتاتا ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کے وصال مبارکہ کے بعد کے تقریباً 6 ماہ کی تصویر کچھ اور نظر آتی ہے اور اس عرصہ کے جو حالات اُن سے منسوب کر کے تحریر و تقریر میں بیان کئے جاتے ہیں۔ اللہ، اللہ۔

ان من گھڑت باتوں سے تو سیدۂ کائنات کی حیات مبارکہ کا نصب العین فنا ہو کر رہ جاتا ہے جبکہ حقیقت حال یہ تھی کہ فقر و استغناء کا یہ عالم تھا کہ لوگوں سے آئے ہوئے قیمتی تحائف فقراء میں تقسیم فرما دیتی اور اپنے اوپر اونٹ کے بالوں کا پھٹا ہوا کمبل اوڑھے رکھا۔

> مسئلہ فدک میں مخدومہ کائنات ﷺ سے اس قسم کی باتیں منسوب کرنا انتہائی زیادتی ہے۔ ایک طرف تو یہ کہا جائے کہ آپ کے قبضہ قدرت میں زمین و آسمان کے خزانے تھے اور دوسری طرف یہ بتایا جائے کہ آپ 6 ماہ تک فدک کے خلاف تقریریں کرتی رہیں۔ باغ فدک جیسی چیزیں تو وہ پہلے ہی نثار کر دیا کرتی تھیں فدک تو ان کے خیرات کی سامنے ایک کھجور کی حیثیت بھی نہیں رکھتا تھا۔ مقام غور و فکر ہے!!

باب سوم

سیدۂ کائنات

❀ سفرِ آخرت ❀ جنازۂ مبارکہ

❀ مزار مبارک ❀ افضلیت

❀ مشہور حدیث فاطمة بضعة مني

❀ فضائل سیدۂ بزبان سیدة عائشة

❀ اوراد و وظائف

رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست
پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفیٰ ﷺ است
ورنہ گردِ تربتش گردیدمے
سجدہ ہا بر خاکِ او پاشیدمے

مخدومۂ کائنات کا سفرِ آخرت

سرکارِ مدینہ ﷺ کی جدائی کا سب سے زیادہ صدمہ سیدۂ کائنات فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کو ہوا، آپ رضی اللہ عنہا ہر وقت غمگین اور دل گرفتہ رہنے لگیں۔ اہلِ سیر کا بیان ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد کسی نے سیدۂ کائنات کو کبھی مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جگر گوشۂ رسول کو جب سرکارِ دو عالم ﷺ نے سرگوشی میں یہ خوشخبری عطا فرمادی تھی کہ میری اہلِ بیت میں سب سے پہلے تم مجھ سے آ ملو گی تو آپ اسی انتظار میں وقت گزار رہی تھیں۔

خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا وقتِ وصال جب قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جس طرح ہمارے رواج کے مطابق میت پر ایک چادر ڈال کر جنازہ لے جایا جاتا ہے میں نہیں چاہتی کہ اس انداز سے میرا جنازہ بھی لے جایا جائے۔ اس بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جواب دیا، اے صاحبزادیِ رسول ﷺ! میں نے ملکِ حبشہ میں یہ طریقہ دیکھا ہے کہ خواتین کے جنازہ کی چارپائی پر درخت کی شاخیں لگا کر اُن پر کپڑا ڈالا جاتا ہے۔ خاتونِ جنت نے ٹہنیاں منگوا کر اس کا عملی مظاہرہ دیکھا اور اس عمل کو بے حد پسند فرمایا اور پھر اس پر عمل کی وصیت فرمائی۔

تاریخ طبری اور اسی طرح واقدی کے بیان کے مطابق سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا کا وصال 3 رمضان المبارک سن 11 ہجری کو ہوا۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "مسند فاطمۃ الزھراء" میں حضرت امام زین العابدین کی ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

عن علی بن الحسین قال ماتت فاطمہ بین المغرب والعشاء

سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال مغرب وعشاء کے درمیانی وقت میں ہوا۔

سیدہ کی نماز جنازہ

مخدومہ کائنات ﷺ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟ اس ضمن میں بے شمار روایات کتب میں موجود ہیں۔ تین شخصیات مبارکہ کے نام سامنے آتے ہیں۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور خلیفہ رسول حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایات اس بندہ کی نظر سے گزریں ان میں سے تین پیش ہیں۔

علامہ محمد بن سعد البغدادی نے (230ھ) "الطبقات الکبری" میں مکمل سند کے ساتھ یہ روایت درج کی ہے۔

"صلی ابوبکر الصدیق علی فاطمة بنت رسول الله ﷺ فکبر اربعا"

ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دختر رسول اللہ ﷺ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

حضرت امام جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ "مسند فاطمہ الزہراء" میں فرماتے ہیں۔

فلما وضعت لیصلی علیها قال علی، تقدم یا ابابکر! قال ابوبکر! وانت شاهد یا ابا الحسن؟ قال، نعم، تقدم، فوالله لا یصلی علیها غیرک، فصلی علیها ابوبکر.....

جب آپ رضی اللہ عنہا کی میت مبارکہ جنازے کے لئے لائی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امامت کے لئے آگے تشریف لائیں۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ آپ کی موجودگی میں اے ابوالحسن؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جی ہاں! آپ ہی آگے تشریف لائیں اللہ کی قسم! آپ کے علاوہ کوئی جنازہ نہیں پڑھائے گا پس آپ رضی اللہ عنہا کا جنازہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے پڑھایا۔

امام، محقق، علامہ، حافظ محب الدین طبری نے (وصال 694ھ) اپنی مشہور زمانہ کتاب "الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ" جلد دوم (شائع شدہ دار الغرب الاسلامی، بیروت، لبنان) کے صفحہ 96 پر سیدنا ابوبکر صدیق کے فضائل مبارکہ اور خصوصیت پر ایک عنوان قائم کیا ہے۔

ذکر اختصاصه بالصلاة اماماً علی فاطمة بنت رسول الله و علیها لما ماتت

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سیدۃ فاطمہ علیہا السلام کے وصال کے بعد ان کی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔

حضرت امام زین العابدین فرماتے ہیں:

ماتت فاطمة بین المغرب و العشاء فحضرها ابوبکر و عمر و عثمان و الزبیر و عبدالرحمن بن عوف ، فلما وضعت لیصلی علیها قال علی رضی اللہ عنہ، تقدم یا ابابکر قال، وأنت شاهد یا ابا الحسن ؟ قال نعم! تقدم فوالله لا یصلی علیها غیرک ، فصلی علیها ابوبکر و دفنت لیلاً

سیدۃ فاطمہ علیہا السلام کی وفات مغرب وعشاء کے درمیانی وقت میں ہوئی نماز جنازہ کے لئے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت زبیر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم حاضر ہوتے۔ جب خاتون جنت سیدۃ کائنات کی میت جنازے کے لئے لائی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ امامت کے لئے آگے تشریف لائیں۔ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، اے ابوالحسن آپ کی موجودگی میں؟ حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جی ہاں، آپ ہی آگے تشریف لائیں۔

اللہ کی قسم! آپ کے علاوہ کوئی جنازہ نہیں پڑھائے گا۔ لہٰذا آپ کا جنازہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور آپ کو رات کے اندھیرے میں دفن کیا گیا۔

قارئین کرام! آئیں! اب اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس زمانے میں جنازہ پڑھانے کا کیا رواج ہوتا تھا۔ اس دور میں مسلمانوں کے جنازے اُمیر اور حاکم وقت ہی پڑھایا کرتے تھے۔ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عظیم حضرت سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا وصال مدینہ طیبہ میں ہوا، سادات کرام کثیر تعداد میں موجود تھے اس وقت خلیفہ وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے ہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا مدینہ شریف میں جب وصال ہوا تو اس وقت حاکم وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے اور اُن کی جانب سے مدینہ شریف کے لئے مقرر کردہ والی اور امیر (گورنر) حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ تھے حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں موجود تھے جنازہ جب تیار ہو گیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھانے کے لئے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو آگے کیا اور اُن کی اقتداء میں خود بھی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں انتقال ہوا اس وقت امیر مدینہ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ تھے تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھایا۔ ان تاریخی شواہد پر ایک نظر ڈالنے سے یہ مسئلہ بالکل واضح ہو گیا کہ مسلمانوں کا خلیفہ فرض نمازوں کی طرح جنازے پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوتا تھا۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں موجود تھے اسی بنا پر جب جنازہ تیار ہو گیا تو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے

خود سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تقدم یا ابا بکر! اے ابوبکر آپ جنازے کے لئے آگے بڑھیں! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوالحسن! آپ کی موجودگی میں! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں۔

اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ سیدۂ کائنات کی تدفین رات کے وقت عمل میں لائی گئی جنازہ بڑی خاموشی سے اٹھایا گیا اور اس میں بنو ہاشم کے علاوہ چند خاص صحابہ کرام شریک ہوئے۔

مزار مبارک سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا

❀ سیدۂ کائنات کے مقام دفن بارے قدرے اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض کے خیال کے مطابق سیدۂ کائنات کا مدفن مبارک اُن کے گھر میں ہی ہے جو مسجد نبوی شریف میں ہے۔ ایک روایت کے مطابق جنت البقیع میں سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے قبہ میں ہے جہاں تمام اہل بیت نبوت آرام فرما ہیں۔ مسعودی نے مروج الذھب میں بیان کیا ہے کہ حضرت امام حسن، حضرت امام زین العابدین، حضرت امام محمد الباقر، حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہم کی قبروں کی جگہ میں ایک پتھر ہے جس پر لکھا ہوا ہے۔

ھذا قبر فاطمہ بنت رسول اللہ سیدۃ نساء العالمین....

❀ حافظ ابوعمر بن عبدالبر فرماتے ہیں۔

أن الحسن لما تو في دفن الى جانب امه فاطمة بنت رسول الله ﷺ و قبر الحسن معروف بجنب قبر العباس

حضرت امام حسن کی وفات کے بعد اُن کو اپنی والدہ کے پہلو میں دفن کیا گیا اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک مشہور و معروف ہے کہ وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے پہلو میں واقع ہے۔

❀ ابن شبه النمیری البصری (173-262ھ) کی تاریخ مدینہ منورہ پر قدیم و مستند کتاب "تاریخ المدینة المنورة" کی جلد اول صفحہ نمبر 107 پر ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

ان الحسن بن علي قال، ادفنوني في المقبرة الى جنب أمي فدفن في المقبرة الى جنب فاطمة

مجھے قبرستان میں اپنی والدہ ماجدہ کے پہلو میں دفن کیا جائے اور پھر انہیں وصال کے بعد مدینہ منورہ کے قبرستان (جنت البقیع) میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پہلو میں دفنایا گیا۔

❀ ابن سعد نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "طبقات کبریٰ" میں بہت سی روایات کا ذکر کیا ہے جن سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سیدہ طاہرہ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا، سب سے زیادہ معتبر بیان صاحبزادہ سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہے جنہوں نے زہر دیئے جانے کے سبب اپنے چھوٹے بھائی امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی تھی کہ انہیں بقیع شریف میں ان کی والدہ محترمہ کے قریب دفن کیا جائے۔

❀ مذکورہ بالا روایات واقوال سے واضح ہو جاتا ہے کہ سیدہ کائنات جنت البقیع شریف میں آرام فرما ہیں ماضی قریب تک تو اہل بیت کی قبور پر بہترین و خوبصورت قبہ جات موجود تھے جو اب صرف کتب میں موجود ہیں۔

سیدۂ فاطمہ کی حشر میں آمد

اہل بیت اطہار کی شخصیات عظیمہ تقدس کے احرام میں لپٹی ہوئی ہیں اور وقار و احترام کی چادر ان کے سروں پر سایہ فگن ہے۔ شہزادی کونین رضی اللہ عنہا تو طہارت اور پاکیزگی کی علامت ہیں چشم فلک بھی اُن کے احترام میں جھک جاتی ہے۔ یوم حشر کے

منظر کا اگر تصور کیا جائے، سورج سوا نیزے پر آگ برسا رہا ہے نفسا نفسی کا عالم ہے اور کسی کا کوئی پرسان حال نہیں، اہل محشر کسی سائے کے متلاشی ہیں ہر نبی و رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں لیکن اللہ کے یہ مقرب بندے کسی اور دروازے پر جانے کی ہدایت فرماتے ہیں۔ ایک طرف کا یہ منظر تو دوسری طرف پردوں کے پیچھے سے منادی کرنے والا کہہ رہا ہے۔

احترام سے اپنی نگاہیں جھکا لو، تصویر ادب بن جاؤ کیونکہ شہزادیٔ کونین تشریف لانے والی ہیں اور دیکھو! جب تک بنت رسول ﷺ، ام الحسنین گزر نہ جائیں خبردار! اپنی نگاہیں نہ اٹھانا۔

مولائے کائنات، تاجدار نجف اشرف سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم، سرکار مدینہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں:

اذا كان يوم القيامه، قيل، يا أهل الجمع، غضوا ابصاركم حتى تمر فاطمه بنت محمد ﷺ فتمر وعليها ريطتان خضراوان أوحمراوان

قیامت کے کہا جائے گا کہ اے میدان حشر کے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر جائیں چنانچہ وہ وہاں سے اس حال میں گزریں گی کہ اُن کے اوپر دوہری سبز یا سرخ چادریں ہوں گی۔

أحمد بن علی المعروف "خطیب بغدادی" مشہور مؤرخ اور محقق ہیں "تاریخ بغداد" اور "مدینہ الاسلام" اُن کی مشہور کتب ہیں اس میں وہ حسین بن معاذ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے اپنی اسناد کے ذریعے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کرتے ہیں کہ آقا دو عالم ﷺ نے فرمایا:

محشر بپا ہوگا کہ ایک آواز آئے گی، اے لوگو! اپنی نظریں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر جائیں

خطیب بغدادی ایک اور روایت میں نقل کرتے ہیں کہ ایک پکارنے والا روزِ محشر ندا دے گا کہ اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہ بنت محمد ﷺ گزر جائیں۔

تقدس و عزت و احترام کی یہ سعادت حضور پرنور ﷺ کی لاڈلی، پیاری و محبوب بیٹی کے سوا دنیا کی کسی خاتون کا مقدر نہیں بنی یہ عزت و شرف صرف اور صرف سیدۂ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے خصائص کا حصہ ہیں اور صرف انہی کو یہ اعزاز حاصل ہوگا۔

افضلیت شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا

حضور پرنور ﷺ کے بعد سیدۂ کائنات فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے افضل ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا سے تمام کائنات سے زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اُم المومنین سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

ما رأیتُ قط أحداً افضل من فاطمة غیر أبیھا

میں نے سیدۂ فاطمہ کے والد گرامی ﷺ کے بعد
سیدۂ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے افضل کسی کو بھی نہیں دیکھا۔

اُم المومنین سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ بالا قول سے واضح ہوجاتا ہے کہ بنت رسول سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نہ صرف یہ کہ آپ تمام عورتوں کی سردار ہیں بلکہ اپنے والد گرامی حضور پرنور ﷺ کے علاوہ کائنات عالم کے تمام مردوں اور عورتوں سے افضل ہیں اور اس پر یہ دلیل ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نبی پاک ﷺ کے جسم اطہر کا ٹکڑا ہیں اور حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ٹکڑے سے کوئی بھی افضل نہیں۔

سرکارِ مدینہ ﷺ فرماتے ہیں کہ میری بیٹی کی رضا، اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور میری بیٹی کی ناراضگی، اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "جمع الجمع" کی منظوم شرح میں فرمایا ہے کہ جس بات کو ہم نے دلائل کے تقاضے کے پیش نظر اختیار کیا ہے وہ سیدۂ

کائنات کی افضلیت ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فضیلت زھراء علیہا السلام میں تین قول ہیں مگر صحیح تر اور درست قول یہی ہے کہ سیدۃ کائنات علیہا السلام سب سے افضل ہیں۔

سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! سیدۃ فاطمہ علیہا السلام دونوں جہانوں کی سردار ہیں ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ فاطمہ علیہا السلام جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات مبارکہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی عورت ہو جناب سیدۃ فاطمہ الزھراء علیہا السلام کی شان سب سے افضل ارفع اور اعلیٰ ہے۔

عظیم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صاحب تصانیف کثیرہ حضرت علامہ قاضی یوسف اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الشرف المؤبد" میں فرماتے ہیں کہ جناب سیدۃ کی افضلیت تمام عورتوں پر ثابت ہے حتیٰ کہ حضرت مریم علیہا السلام پر۔ علمائے محققین کا یہ مذہب ہے کہ سیدۃ فاطمہ علیہا السلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کا ٹکڑا ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم کے حصے پر حضرت مریم علیہا السلام کو بھی فضیلت نہیں دی جاسکتی۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی فرمان مبارک ہے کہ میں جناب سیدہ پر کسی کو بھی فضیلت نہیں دے سکتا خواہ کوئی بھی ہو۔

حضرت شیخ عبدالحق، محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب اشعۃ اللمعات فی شرح المشکاۃ میں فرماتے ہیں کہ حسب ونسب کی پاکیزگی اور طہارت کے لحاظ سے کوئی شخص بھی سیدہ کائنات علیہا السلام اور حسنین کریمین کی برابری نہیں کرسکتا۔

حضرت امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر بن داؤد سے پوچھا گیا کہ سیدۃ خدیجہ افضل ہیں یا سیدۃ فاطمہ؟ تو انہوں نے جواب دیا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، یقیناً فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہیں، لہٰذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک کے حصے کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے اور یہ بہترین نتیجہ ہے۔

حضرت علامہ محمود آلوسی نے اپنی تفسیر روح المعانی میں سورۃ آل عمران کی

ایک آیت کے ذیل میں تحریر کیا ہے کہ اس آیت سے حضرت زهراء علیہا السلام پر حضرت مریم کی برتری اور فضیلت ثابت ہوتی ہے بشرطیکہ اس آیت میں "نساء العالمین" سے مراد تمام زمانوں اور تمام ادوار کی خواتین مراد ہوں مگر چونکہ کہا گیا ہے کہ اس آیت میں مراد حضرت مریم کے زمانے کی عورتیں ہیں لہذا ثابت ہے کہ مریم علیہا السلام، سیدۃ فاطمہ علیہا السلام پر فضیلت نہیں رکھتیں۔

آلوسی لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ان فاطمه البتول افضل النساء المتقدمات و المتاخرات" فاطمہ بتول علیہا السلام تمام گزشتہ اور آئندہ عورتوں سے افضل ہیں۔

حضرت امام سبکی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معروف حدیث "فاطمه بضعة مني" کا حوالہ دیتے ہوئے "الروض الانف" میں اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ میری رائے میں کوئی بھی بضعة الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل و برتر نہیں ہو سکتا۔

امام الزرقانی لکھتے ہیں کہ جو رائے امام المقریزی، قطب الخضیری اور امام سیوطی نے واضح دلیلوں کی روشنی میں منتخب کی ہے وہ یہ ہے کہ سیدۃ فاطمہ حضرت مریم سمیت دنیا کی تمام عورتوں سے افضل و برتر ہیں۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی، پس اس نے اللہ تبارک و تعالی سے میری زیارت کی اجازت لی اور اس نے مجھے خوشخبری سنائی کہ

"فاطمہ علیہا السلام میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں"

مولائے کائنات سیدنا علی علیہ السلام بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدۃ فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا کہ کیا تمہیں اس بات پر خوشی نہیں کہ تم اہل جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے دونوں بیٹے جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہوں۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید کائنات ﷺ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبت حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے تھی اور مردوں میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ محبوب تھے۔

اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی سیدۂ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر کسی ہستی کو عادات واطوار، سیرت وکردار اور نشت وبرخاست میں آپ ﷺ سے مشابہت رکھنے والا نہیں دیکھا۔

اُمیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سیدۂ فاطمہ سے فرمایا، بیشک اللہ تعالیٰ تیری ناراضگی پر ناراض اور تیری رضا پر راضی ہوتا ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا، جو تم سے لڑے گا میں اُس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اُس سے صلح کروں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا "میں درخت ہوں، فاطمہ اُس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن وحسین اس کے پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں یہ سب جنت میں ہوں گے یہ حق ہے یہ حق ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر عورت کی اولاد کا نسب اپنے باپ کی طرف ہوتا ہے سوائے اولاد فاطمہ کے، کہ میں ہی اُن کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔

مولائے کائنات امیر المومنین سیدنا کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھے براق پر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو میری سواری عضباء پر بٹھایا جائے گا۔

فاطمہ بضعة منی "فاطمہ ؓ میرا ٹکڑا ہے"

حضرت ابولبابہ ؓ نے جب خود کو مسجد نبوی شریف کے ایک ستون کے ساتھ باندھ لیا تھا اور قسم کھائی تھی کہ جب تک رسول اللہ ﷺ انہیں خود نہ چھوڑیں گے تو وہ یونہی بندھے رہیں گے اور جب سیدۃ فاطمہ ؓ انہیں کھولنے کے لئے آئیں تو انہوں نے اپنے حلف اور قسم کے پیش نظر انکار کر دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"فاطمہ ؓ میرے ہی جسم کا حصہ ہیں"

فاطمة بضعة منی فمن أغضبها أغضبنی

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جس نے اُسے غضب ناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

فاطمة بضعة منی یوذینی ما اذاها ویغضبنی ما اغضبها

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو چیز اسے اذیت دیتی ہے مجھے اذیت دیتی ہے اور مجھے غضبناک کرتی ہے جو چیز اُسے کو غضبناک کرتی ہے۔

فاطمة بضعة منی یقبضنی ما یقبضها و یبطی ما یبطها

فاطمہ میرا جز ہے جو اس کو نا گوار ہے مجھے بھی نا گوار ہے جو بات اُس کو خوش کرتی ہے مجھ کو بھی خوش کرتی ہے۔

فاطمة بضعة منی یوذینی ما اذا ها و ینبصنی ما انبصها

فاطمہ میرا حصہ ہے جو چیز اس کو اذیت دے گی مجھ کو اذیت دے گی اور جو بات اُس سے دشمنی کا سبب ہو گی میری دشمنی کا سبب ہے۔

فاطمة بضعة منی ما یسعفنی ما یسعفها

فاطمہ میرا حصہ ہے جو فاطمہ کو دکھ دے گا مجھے دکھ دے گا۔

فاطمة مضغة منی یسرنی ما یسرها

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اور جو چیز اس کو خوش کرتی ہے مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

فاطمة شجنة مني يبسطني ما يبسطها ويقبضني ما يقبضها

فاطمہ میری شاخ ہے جو اس کو خوش کرے گا مجھے خوش کرے گا اور جو بات اس کو ناگوار ہوگی مجھے بھی ہوگی۔

فاطمة مضغة مني فمن آذاها فقد اذاني

فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہے جو اس کو ستائے گا مجھے ستائے گا۔

فاطمة مضغة مني يقبضني ما قبضها ويبسطني ما يبسطها

فاطمہ میرا ٹکڑا ہے جو بات اسے ناگوار ہے مجھے بھی ناگوار ہے
اور جو چیز اُسے خوش کرتی ہے مجھے بھی خوش کرتی ہے۔

خاتونِ جنت سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا کے دو شعروں کو بقائے دوام حاصل ہے۔
خیر و برکت کے حصول کیلئے قارئین کی نظر ہیں۔

مَا ذَا عَلٰی شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ ﷺ
اَنْ لَّا یَشُمَّ مُدَی الزَّمَانِ غَوَالِیَا

جس نے خاکِ احمد ﷺ سونگھی ہے
اگر وہ عمر بھر کوئی (خوشبو) نہ سونگھے تو کیا تعجب ہے

صُبَّتْ عَلَیَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَی الْاَیَّامِ صِرْنَ لَیَالِیَا

(آپ ﷺ کے وصال کے بعد) مجھ پر وہ مصائب ٹوٹے ہیں،
یہ مصائب اگر "دنوں" پر ٹوٹتے تو "دن راتوں میں تبدیل ہو جاتے"۔

مشہور زمانہ یہ حدیث نبوی ﷺ صحاح ستہ کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں بھی قدرے اختلاف الفاظ کے ساتھ موجود ہے جن علماء و محدثین نے اس کو روایت کیا اُن میں سے چند کے اسماء مبارکہ درج ذیل ہیں۔

ابن ابی ملیکہ	ابو عمر بن دینار مکی	لیث بن سعد مصری
ابو محمد بن عیینہ	ابو نصر بغدادی	احمد بن یوسف یرلوغی
ابو المعمر	قتیبہ بن سعید ثقفی	عین حماد مصری
امام احمد حنبل	امام بخاری	امام مسلم قشیری
حافظ ابن ماجہ	ابو داؤد سجستانی	ابو عیسیٰ ترمذی
ابو عبداللہ ترمذی	عبدالرحمن النسائی	حاکم نیشاپوری
ابو نعیم اصفہانی	ابو بکر بیہقی	خطیب تبریزی
ابو القاسم بغوی	قاضی عیاض المالکی	حافظ ابن عساکر
ابو الفرج الجوزی	حافظ ابن اثیر الجزری	سبط ابن جوزی
محب الدین طبری	امام ذہبی	جمال الدین حنفی
امام یافعی	ابن ہیثمی	ابن حجر عسقلانی
امام جلال الدین سیوطی	ابو العباس عسقلانی	قاضی دیار بکری
ابن حجر ہیثمی	زین الدین مناوی	ابو الولید طیالسی

حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا نے ایک خواب دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک حصہ خود آپ کی آغوش میں آ گرا ہے تو ان کے خواب کی تاویل رسول اللہ ﷺ نے یہ بتائی کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے یہاں ولادت ہونے والی ہے۔ ایک فرزند ہوگا جو میری گود کی زینت بنے گا اور امام حسن رضی اللہ عنہ دنیا میں آئے اور آپ کی آغوش کی زینت بنے۔ جس

نے بھی اب تک ذریت فاطمہ ﷺ سے کسی کو دیکھا ہے وہ اسی بضعة الرسول کا بضعة ہے چاہے وہ چند واسطوں کے ساتھ ہو۔

فیض القدیر میں ہے کہ سیدۂ فاطمہ ؓ کے لئے اس سے بڑی کوئی بات نہیں ہے کہ ان کے فرزند کو تکلیف پہنچائی جائے اور جو بھی اس کا مرتکب ہوا، اس نے اسی دنیا میں عقوبت جھیلی ہے جبکہ آخرت کی سزا بھی اس سے بھی کہیں سخت تر ہے۔

فضائل شہزادی کونین بزبان سیدة عائشه

حبیبۂ الرسول اُم المومنین سیدة عائشہ صدیقہ ؓ اور حبیبہ المصطفیٰ سیدۂ کائنات سیدہ فاطمہ الزہراء ؓ اور خاندان سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں باہمی تعلقات انتہائی خوشگوار اور اعلیٰ نوعیت کے تھے۔ سیدۂ کائنات ؓ کی شادی میں سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ نے حقیقی ماؤں جیسا کردار ادا کیا۔

اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ نے متعدد مواقع اور متعدد بار سیدۂ کائنات فاطمہ الزہراء ؓ کی مدح و تعریف فرمائی ہے۔ چند منتخب احادیث پیش ہیں اور ان احادیث نبویہ کی روایہ اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ ہیں۔

اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سیدۂ کائنات ؓ کے گلا مبارک پر بوسہ دیتے اور ارشاد فرماتے۔

منها أشم رائحة الجنة

میں اس سے جنت کی خوشبو سونگھتا ہوں۔

اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ ؓ روایت فرماتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ اکثر سیدۂ کائنات ؓ کے سر مبارک کو چوما کرتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا پیدل چل کر تشریف لائیں تو ایسا محسوس ہوتا تھا

مشیتها مشیة رسول الله ﷺ

کہ ان کے چلنے کا انداز ہ بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا تھا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

سیدہ کائنات سلام اللہ علیہا جب چل کر تشریف لاتیں تو ایسا معلوم ہوتا کہ ان کے چلنے کا انداز بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا ہی ہے۔ آپ سلام اللہ علیہا خواتین کی مخصوص آلائشوں سے پاک تھی کیونکہ آپ کی تخلیق جنت کے سبب سے ہوئی تھی سیدہ کے ہاں نماز عصر کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی نفاس سے پاک ہوئیں، غسل کیا اور مغرب کی نماز ادا کی اسی وجہ سے آپ سلام اللہ علیہا کا نام زھراء ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

خاتون جنت سلام اللہ علیہا پیدل چل کر تشریف لائیں ان کی چال رسول اللہ ﷺ جیسی تھی آپ ﷺ نے فرمایا "مرحبا یا بنتی" "خوش آمدید، میری بیٹی" پھر آپ ﷺ نے سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا کو بٹھایا اور سرگوشی کرتے ہوئے کوئی ایسی بات کی کہ وہ رونے لگیں۔ میں نے سیدۂ فاطمہ سے کہا کہ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے بات کی تو آپ رونے لگیں۔ دوبارہ آپ ﷺ نے سیدۂ کائنات سلام اللہ علیہا سے سرگوشی کی اس بار آپ ہنسنے لگیں۔ میں نے کہا آج سے پہلے آپ کو اس طرح رونے کے بعد معاً ہنستے ہوئے نہیں دیکھا، میں نے ان (سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا) سے سوال کیا کہ کیا بات ہوئی؟ سیدۂ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز

کھولنے والی نہیں ہوں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ظاہری ہوگی تو سیدہ فاطمہ سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلی بار سرگوشی کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا تھا "جبریل مجھے ہر سال قرآن پاک کا دور صرف ایک بار کراتے تھے لیکن اس سال انہوں نے 2 بار قرآن کا دور کرایا ہے مجھے لگتا ہے کہ میری وفات کا وقت قریب آ گیا ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا، میرے اہل میں تم سب سے پہلے مجھ سے آ کر ملو گی اور میں تمہارا بہترین پیش رو ہوں۔ یہ سن کر میں رونے لگی، آپ نے دوبارہ فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ امت کی مسلمان عورتوں کی سردار ہو، اس بات پر میں ہنسنے لگی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ روایت فرماتی ہیں:

میں نے بات چیت اور گفتگو میں کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ سیدہ فاطمہ سے زیادہ نبی کریم ﷺ سے مشابہت رکھتا ہو، جب وہ آپ سے ملنے آتیں تو آپ ﷺ اُن کو خوش آمدید کہتے، اُن کی محبت میں کھڑے ہو جاتے، اُن کا ہاتھ تھامتے، بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر اُن کو بٹھاتے تھے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ روایت فرماتی ہیں:

کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں سیدہ فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم ﷺ سے مشابہت رکھنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا جب وہ آپ سے ملنے آتیں تو آپ ﷺ اُن کی محبت میں کھڑے ہو جاتے، بوسہ لیتے اور اپنی جگہ پر اُن کو بٹھاتے تھے اور اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ اُن سے ملنے جاتے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر آپ ﷺ کا بوسہ لیتیں اور اپنی جگہ پر آپ ﷺ کو بیٹھاتی تھیں اور جب نبی اکرم ﷺ بیمار ہوئے تو سیدہ

فاطمہ ؓ تشریف لائیں اور آپ ﷺ کے اوپر جھک گئیں آپ ﷺ نے اُن کا بوسہ لیا پھر جب سر اٹھایا تو رونے لگیں دوبارہ آپ ﷺ پر جھکیں پھر سر اٹھایا تو ہنسنے لگیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات (ظاہری) ہوگئی تو میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے پوچھا کہ میں نے دیکھا جب آپ نبی اکرم ﷺ پر جھکیں اور سر اٹھایا تو رونے لگیں پھر دوبارہ جھکیں اور سر اٹھایا تو ہنسنے لگیں یہ کیا بات تھی؟ فرمایا۔ میں اس وقت بہت غم زدہ ہوئی جب آپ ﷺ نے یہ بتایا کہ میں اسی بیماری میں وفات پا جاؤں گا، یہی سن کر میں رونے لگیں پھر جب آپ ﷺ نے بتایا کہ میں آپ ﷺ کے اہل میں سب سے پہلے آپ ﷺ سے ملوں گی تو یہ سن کر میں ہنسنے لگی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ روایت فرماتی ہیں:

کیا میں آپ کو ایک بشارت نہ سناؤں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنتی عورتوں کی سردار چار ہیں۔ مریم بنت عمران، فاطمہ ؓ بنت محمد ﷺ، خدیجہ بنت خویلد اور آسیہ بنت مزاحم۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے جب اپنی بیماری کے دوران سیدہ فاطمہ ؓ کو بلایا اور اُن کے کان میں کچھ کہا جسے سن کر وہ رونے لگیں دوسری بار کان میں کچھ کہا جسے سن کر وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے سیدہ فاطمہ ؓ سے اس ہنسنے اور رونے کا سبب معلوم کیا تو سیدہ فاطمہ ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے مجھے بتایا کہ میں وفات پانے والا ہوں اس خبر سے میں رونے لگی دوسری مرتبہ یہ فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے اہل بیت میں سب سے پہلے آپ سے ملوں گی یہ خبر سن کر میں ہنسنے لگی۔

ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا

هي خير بناتي لأنها أصيبت فيّ

وہ میری تمام بیٹوں میں سب سے افضل ہے کیونکہ اُسے

میری وجہ سے مصائب سے دوچار ہونا پڑا۔

ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے متعلق فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے کہ دنیا میں کوئی مسلمان عورت ایسی نہیں ہے جس نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ تکلیفیں برداشت کی ہوں۔

ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

میں نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ افضل اُن کے والد گرامی ﷺ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

میں نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا اُن کے والد محترم ﷺ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا۔

ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

میں نے سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ سچا لہجہ کسی کا نہیں دیکھا بجز اُس ذات گرامی کے جس کی وہ اولاد تھیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن ایک آواز لگانے والا آواز دیتے ہوئے اعلان کرے گا اے لوگو! اپنے سر جھکا لو تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ یہاں سے گزر جائیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، فاطمہ رضی اللہ عنہا میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اُسے تکلیف دی اُس نے مجھے تکلیف دی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ساکنان عرش کا ایک منادی اعلان کرے گا کہ اے لوگو! اپنی نگاہیں نیچی کر لو تاکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا یہاں سے گزر کر جنت میں تشریف لے جائیں۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ کائنات کی شادی مبارکہ کے موقع پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

❀ اے خواتین! حجاب اختیار کرو اور مجلسوں کی مناسب اچھی باتیں کہو یاد کرو کہ پروردگار عالم نے ہر شکر گزار بندے کی طرح ہمیں بھی اپنے دین سے نوازا ہے۔

❀ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو عزیز اور قادر ہے ہم اُس کے فضل واحسان پر اس کی تعریف کرتے ہیں اور اُس کا شکر ادا کرتے ہیں۔

❁ سیدۃ فاطمہ ﷺ کو دیکھ کر خوش ہو جاؤ کہ اللہ تعالی نے اُن کا ذکر بلند کیا ہے اور اُن کو اپنی محبوبیت سے نوازا۔

حضرت جمیع بن عمیر التیمی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔

میں اپنی پھوپھی کے ساتھ اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری پھوپھی نے آپ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

اي الناس كان أحب الى رسول الله ﷺ

اللہ کے رسول ﷺ کی نظر میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟

جواب دیا سیدۃ فاطمہ ﷺ۔ پوچھا مردوں میں سب سے زیادہ کون محبوب تھا فرمایا اُن کے شوہر۔ وہ کثرت سے نفلی روزے رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

حضرت جمیع بن عمیر التیمی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔

میں اپنی والدہ کے ہمراہ اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میری والدہ نے گفتگو کے دوران سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر شروع کر دیا جس پر اُم المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں نے رسول اللہ ﷺ کی نظر میں ان سے زیادہ محبوب کوئی شخصیت نہیں دیکھی اور اسی طرح آپ ﷺ کی نظر اُن کی زوجہ مبارکہ (سیدۃ کائنات ﷺ) سے زیادہ محبوب کوئی عورت نہیں دیکھی۔

سیدۂ کائنات
حضرت فاطمہ الزہراء ﷺ
کے
اوراد و وظائف
درود فاطمہ
تسبیح فاطمہ
دعائیں فاطمہ

درود فاطمہ رضی اللہ عنہا

غوث زماں سیدی عبدالعزیز الدباغ الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سیدہ کائنات فاطمۃ الزھراء رضی اللہ عنہا کو اپنے والد گرامی کی بارگاہ ناز میں ان صیغوں کے ساتھ درود شریف پیش کرتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَ الْمَلَائِکَۃِ وَالْکَوْنِ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ۝

اے اللہ! درود نازل فرما اس ذات پر جن کی روح تمام ارواح، فرشتوں بلکہ ساری کائنات کے لیے محراب ہے ۝ اے اللہ! درود نازل فرما ان پر، جو تمام انبیاء اور مرسلین کے امام ہیں ۝ اے اللہ! درود نازل فرما ان پر، جو جنتی لوگوں جو اللہ کے مومن بندے ہیں، کے امام ہیں ۝

تسبیح فاطمہ

شہزادیٔ کونین رضی اللہ عنہا کو جب کثرت گھریلو کام کاج کی وجہ سے ایک خادمہ کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئیں اور ایک خادمہ کی درخواست کی جس پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ! کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتادوں جو خادمہ اور دُنیا سے زیادہ تمہارے لئے بہتر ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جب آپ سونے کا ارادہ فرمائیں تو 34 بار اللہ اکبر، 33 بار الحمد للہ اور 33 بار سبحان اللہ پڑھا کریں جس پر مخدومہ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے راضی ہو گئی ہوں۔

تمام اذکار و تسبیحات اپنی جگہ ایک اہمیت و عظمت کے حامل ہیں اور اُن کا ورد فضیلت سے خالی نہیں لیکن "تسبیح فاطمہ" اس لئے اپنے اندر عظمت کا پہلو رکھتی ہے کہ اس وظیفہ مبارکہ کو نبی اکرم ﷺ نے خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو خود حکم فرمایا تھا جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے ساری عمر مداومت اختیار فرمائی۔

سرکارِ مدینہ ﷺ نے جب اپنی جگر گوشہ رضی اللہ عنہا کو یہ تسبیح عنایت فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہا نے دھاگے کے ذریعے ایک تسبیح بنائی اور یہ وظیفہ فرمایا کرتیں اور جب سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آن کی قبر مبارک سے مٹی اُٹھا کر انہوں نے دانے بنا کر دھاگے میں ڈال کر ایک تسبیح بنائی۔

کتابوں میں تسبیح فاطمہ کو پڑھنے کے کئی طریقوں کا تذکرہ ملتا ہے لیکن مشہور و معروف طریقہ وہی ہے جو ہم نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قرآن کے بعد سب سے افضل کلام چار الفاظ ہیں اور وہ بھی قرآن پاک میں سے ہیں تم اُن میں سے جس سے بھی شروع کرو کوئی حرج نہیں۔"

سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر

اس حدیث مبارکہ میں تسبیح فاطمہ کے تین الفاظ کے علاوہ لا الہ الا اللہ کے الفاظ زائد ہیں اس لئے جب تسبیح فاطمہ پڑھی جائے تو 34 مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ لیا جائے تاکہ مکمل فضیلت اور اجر وثواب حاصل ہو۔

دُعا

ارشاد باری تعالیٰ ہے "تم اپنے پروردگار سے دُعا کیا کرو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے بھی، ایک اور مقام پر اللہ جل شانہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: "تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دُعاؤں کو قبول کروں گا۔"

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "دُعا عین عبادت ہے" ایک اور حدیث نبوی ﷺ "دُعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے" سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ دُعا کے علاوہ کوئی شے اللہ کی تقدیر کو بدل نہیں سکتی اور نیکی کے سوا کوئی چیز عمر میں اضافہ نہیں کر سکتی اس لئے حضور پرنور ﷺ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا "اللہ کے بندو! دُعا کو اپنے اوپر لازم کرلو۔"

سیدہ کائنات کی دُعائیں

حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ ماجدہ کو صبح و شام نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دعائیں مانگتے ہوئے دیکھا کرتا تھا، نبی اکرم ﷺ کی اتباع میں خاتون جنت حضرت فاطمہ الزہراء کو بھی اُمت محمدیہ ﷺ سے بے حد پیار تھا اور ان کی بخشش ومغفرت کے لئے دُعائیں اور گریہ وزاری کرتی تھیں۔

کتب میں ایسی دعائیں مرقوم ہیں جو آپ رضی اللہ عنہا کو سرکار دو عالم ﷺ نے وقتاً فوقتاً تعلیم فرمائی تھیں اس کے علاوہ اور کئی دعائیں خاتون جنت سے منسوب بتائی جاتی ہیں اس ضمن میں کئی کتب اس بندہ کے زیر نظر رہیں، آئندہ صفحات میں حصول برکت کے لئے چند دعائیں قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

کتاب "سیدۃ نساء العالمین فاطمہ الزہراء"
(اعداد عبدالفتاح سعد، ناشر دار غریب، قاہرہ، مصر) میں درج ذیل دُعائیں مذکور ہیں۔

اس دعائے مبارکہ کی سرکارِ مدینہ ﷺ نے سیدۃ کائنات علیہا السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔

اللھم ربنا ورب کل شیء، منزل التوراۃ والانجیل و الفرقان، فالق الحب والنوی، اَعوذبک من شر کل دابۃ انت اَخذ بنا صیتھا، اَنت الأول فلیس قبلک شیء، وأنت الآخر فلیس بعدک شیء، وأنت الظاھر فلیس فوقک شیء، وأنت الباطن فلیس دونک شیء، صل علی محمد وعلی أھل بیتہ علیہ وعلیھم السلام، واقضی عنی الدین، وأغننی من الفقر، ویسرلی کل أمر، یا أرحم الراحمین۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے مخدومۂ کائنات کو اس دُعائے مبارکہ کی تلقین فرمائی تھی کہ وہ اس دُعا کو پڑھا کریں۔

یاحیّ یا قیوم برحمتک أستغیث، اللھم لا تکلنی إلی نفسی طرفۃ عین، وأصلح لی شأنی کلہ۔

مخدومِ کائنات ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر تو چاہتا ہے کہ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ تجھ سے راضی ہو تو اس دُعا پر مواظبت اختیار کرو۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ، باسم اللّٰہ النور ، باسم اللّٰہ الذی یقول للشیء کن فیکون ، باسم اللّٰہ الذی یعلم خائنۃ الأعین وما تخفی الصدور ، باسم اللّٰہ الذی خلق النور من النور ، باسم اللّٰہ الذی ھو بالمعروف مذکور ، باسم اللّٰہ الذی أنزل النور علی السطور ، بقدر مقدور فی کتاب مسطور علی نبی محبور۔

یہ وہ بابرکت پُرکیف اور مقبول دُعا ہے جو خاتونِ جنت کے وظائف میں تھی۔

اللھم قَنِّعنی بما رزقتنی ، واسترنی ، وعافنی أبدًا ما أبقیتنی واغفرلی وارحمنی إذا توفیتنی ، اللھم لا تعنّنی فی طلب مالم تقدرلی ، وما قدّرتہ عَلَیَّ فاجعلہ میسرًا سھلًا ، اللھم کافئ عنی ولدی ، وکل من لہ نعمۃ علیَّ خیر مکافأتک ، اللھم فرغنی لما خلقتنی لہ ، ولا تشغلنی بما تکلفت لی بہ ، ولا تعذبنی وأنا أستغفرک ، ولا تحرمنی وأنا أسالک ، اللھم ذَلل نفسی فی نفسی ، وعظّم شأنک فی نفسی ، وألھمنی طاعتک ، والعمل بما یرضیک ، والتجنب لما یسخطک ، یا أرحم الراحمین۔

یہ وہ بابرکت دُعا ہے جو سیدہ کائنات رضی اللہ عنہا نے اپنے عظیم صاحبزادے
سید الشہداء سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو پڑھنے کی تلقین فرمائی تھی۔

الحمد لله الذى لا ينسى من ذكره ، ولا يخيب من دعاه ، ولا يقطع رجاء من رجاه ـ

درج ذیل دُعائیں عربی کتاب **"فاطمہ الزھراء"**
(مصنف استاذ توفیق ابوعلم، ناشر دار المعارف، قاہرہ، مصر) سے اخذ کی گئی ہیں۔

سیدۃ کائنات، خاتون جنت رضی اللہ عنہا ایک بار بارگاہ نبوی ﷺ میں کسی شے کے حصول کے لئے حاضر ہوئیں آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا۔ مجھے اُس ذات باری کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تیس دن گزر گئے ہیں کہ آل محمد ﷺ کے گھر میں آگ نہیں جلی کیوں نہ میں تمہیں وہ پانچ کلمات سکھادوں جو مجھے جبریل نے پیش کئے ہیں۔ جس پر سیدۃ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ یہ پڑھا کریں۔

يا أول الأولين

ويا آخر الاخرين

و ياذا القوة المتين

ويا أرحم الراحمين

أغننا واقض حاجتنا

سیدہ فاطمہ الزہراء علیہا السلام فرماتی ہیں کہ ایک موقع پر حضورِ پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاد کے فضائل و مناقب بیان فرمائے۔ تو آپ علیہا السلام نے اس بارے میں پوچھا جس پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان چیز لیکن جس کا اجر بہت بڑا ہے کے بارے میں بتا نہ دوں۔

ایسا مومن مرد یا مومن عورت نہ ہوگی جو وتروں کے بعد
دو سجدے کرے اور ہر سجدہ میں پانچ بار یہ پڑھے۔

سبوحٌ قدوس ربُ الملائكة والروح

وہ اپنا سر اٹھانہ پائے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے سارے گناہ معاف فرما دے گا، اُس کی دُعا کو قبول فرمائے گا اور اگر وہ اُسی رات میں انتقال کر جاتا ہے تو اُس کا شمار شہیدوں میں ہوگا۔

درج ذیل دعائیں کتاب "الصحيفة الفاطمية الجامعة"
سے اخذ کی گئی ہے۔ جو مخدومہ کائنات علیہا السلام سے منسوب ہیں۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلائِكَةِ وَالرُّوحِ...
سُبْحَانَ ذِی الْعِزِّ الشَّامِخِ الْمُنِيفِ...
سُبْحَانَ ذِی الْجَلالِ الْبَاذِخِ الْعَظِيمِ،
سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ الْفَاخِرِ الْقَدِيمِ

سُبْحَانَ مَنْ لَبِسَ الْبَهْجَةَ وَالْجَمَالَ ،

سُبْحَانَ مَنْ تَرَدّىٰ بِالنُّورِ وَالْوَقَارِ ،

سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ اَثَرَ النَّمْلِ فِي الصَّفَا ،

سُبْحَانَ مَنْ يَرىٰ وَقْعَ الطَّيْرِ فِي الْهَوَاءِ ،

سُبْحَانَ مَنْ هُوَ هٰكَذَا ، وَلَاهٰكَذَا غَيْرُهٗ

سُبْحَانَ مَنْ يَعْلَمُ جَوَارِحَ الْقُلُوْبِ ، سُبْحَانَ مَنْ يُحْصِي ...

سُبْحَانَ مَنْ تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ لِعَظَمَتِهٖ ، سُبْحَانَكَ ...

سُبْحَانَكَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ، مَا فَعَلْتَ بِالْغَرِيْبِ ...

سرکار دو عالم ﷺ اور اُن کی آل پر درود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

صَلِّ عَلٰى اَكْرَمِ خَلْقِكَ عَلَيْكَ ، وَاَحَبِّهِمْ اِلَيْكَ ، وَاَوْجَهِهِمْ ...

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهِ الْمُبَارَكِيْنَ ...

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ، صَلَاةً نَامِيَةً دَائِمَةً ...

اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَمَنَّكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ ، وَالشَّهْرِ الْحَرَامِ ....

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ ، وَالسِّرَاجِ الْمُنِيْرِ ...

صبح و شام کی دعائیں

يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيثُ (فَاَغِثْنِى) وَلَا تَكِلْنِي اِلىٰ نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِي شَانِي كُلَّهُ

سیدۂ کائنات کی ہفتہ وار دعائیں

(بروز اتوار)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ يَوْمِي هٰذَا فَلَاحاً ، وَاٰخِرَهُ نَجَاحاً ، وَاَوْسَطَهُ صَلَاحاً ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ اَنَابَ اِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ ، وَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فَكَفَيْتَهُ ، وَتَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهُ.

(بروز سوموار)

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ قُوَّةً فِي عِبَادَتِكَ ، وَتَبَصُّراً فِي كِتَابِكَ ، وَفَهْماً فِي حُكْمِكَ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَلَا تَجْعَلِ الْقُرْاٰنَ بِنَا مَاحِلاً . وَالصِّرَاطَ زَائِلاً ، وَمُحَمَّدً ﷺ عَنَّا مُوَلِّياً.

(بروز منگل)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غَفْلَةَ النَّاسِ لَنَا ذِكْراً ، وَاجْعَلْ ذِكْرَهُمْ لَنَا شُكْراً وَاجْعَلْ صَالِحَ مَا نَقُولُ بِاَلْسِنَتِنَا نِيَّةً فِي قُلُوبِنَا ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ مَغْفِرَتَكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِنَا ،

وَرَحْمَتُکَ اَرْجیٰ عِنْدَنَا مِنْ اَعْمَالِنَا ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ وَفِّقْنَا لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالصَّوَابِ مِنَ الْفِعَالِ.

(بروز بدھ)

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنَا بِعَیْنِکَ الَّتِی لَاتَنَامُ ، وَرُکْنِکَ الَّذِی لَا یُرَامُ ، وَبِاَسْمَائِکَ الْعِظَامِ ، وَصَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ ، وَاحْفَظْ عَلَیْنَا مَا لَوْ حَفِظَهٗ غَیْرُکَ ضَاعَ وَاسْتُرْ عَلَیْنَا مَا لَوْ سَتَرَهٗ غَیْرُکَ شَاعَ ، وَاجْعَلْ کُلَّ ذٰلِکَ لَنَا مِطْوَاعاً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَاءِ ، قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ.

(بروز جمعرات)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ الْھُدیٰ وَالتُّقیٰ ، وَالْعِفَافَ وَالْغِنیٰ ، وَالْعَمَلَ بِمَا تُحِبُّ وَتَرْضیٰ ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْاَلُکَ مِنْ قُوَّتِکَ لِضَعْفِنَا ، وَمِنْ غِنَاکَ لِفَقْرِنَا وَفَاقَتِنَا ، وَمِنْ حِلْمِکَ وَعِلْمِکَ لِجَهْلِنَا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَعِنَّا عَلیٰ شُکْرِکَ وَذِکْرِکَ وَطَاعَتِکَ وَعِبَادَتِکَ ، بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(بروز جمعه)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ اَقْرَبِ مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیْکَ ، وَاَوْجَهِ مَنْ تَوَجَّهَ اِلَیْکَ وَاَنْجَحِ مَنْ سَاَلَکَ وَتَضَرَّعَ اِلَیْکَ ،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِمَّنْ كَاَنَّهٗ يَرَاكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الَّذِي فِيهِ يَلْقَاكَ ، وَلَا تُمِتْنَا اِلَّا عَلٰى رِضَاكَ اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ اَخْلَصَ لَكَ بِعَمَلِهِ ، وَاَحَبَّكَ فِي جَمِيعِ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاغْفِرْ لَنَا مَغْفِرَةً جَزْمًا حَتْمًا لَا نَقْتَرِفُ بَعْدَهَا ذَنْبًا ، وَلَا نَكْتَسِبُ خَطِيئَةً وَلَا اِثْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، صَلَاةً نَامِيَةً دَائِمَةً زَاكِيَةً مُتَتَابِعَةً مُتَوَاصِلَةً مُتَرَادِفَةً ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

(بروز هفته)

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا خَزَائِنَ رَحْمَتِكَ ، وَهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ رَحْمَةً لَا تُعَذِّبُنَا بَعْدَهَا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، وَارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ الْوَاسِعِ رِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا ، وَلَا تُحْوِجْنَا ، وَلَا تُفْقِرْنَا اِلٰى اَحَدٍ سِوَاكَ ، وَزِدْنَا بِذٰلِكَ شُكْرًا وَاِلَيْكَ فَقْرًا وَفَاقَةً ، وَبِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنًى وَتَعَفُّفًا. اَللّٰهُمَّ وَسِّعْ عَلَيْنَا فِي الدُّنْيَا ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُبِكَ اَنْ تَزْوِيَ وَجْهَكَ عَنَّا فِي حَالٍ ، وَنَحْنُ نَرْغَبُ اِلَيْكَ فِيهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ ، وَاَعْطِنَا مَا تُحِبُّ ، وَاجْعَلْهُ لَنَا قُوَّةً فِيمَا تُحِبُّ ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

باب چہارم

گلدستۂ احادیثِ نبویہ در شانِ سیدۂ کائنات

وفا کا صحیفہ حیا کا جریدہ
بجا تیری سیرت ہے خاتون جنت
بلالؔ اپنا ایمان ہے روزِ محشر
تری شفاعت ہے خاتونِ جنت

المعجم الکبیر

تالیف

الحافظ ابی القاسم سلیمان أحمد الطبرانی

(وصال360 ھ)

اتحاف السائل بمالفاطمة من المناقب

تالیف

العلامہ محمد عبدالرؤف المناوی

(وصال 1031 ھ)

فضائل مولاتنافاطمة الزہراء

تالیف

العلامہ سیدي محمد المعطی الشرقاوی

(وصال 1180 ھ)

المعجم الکبیر

معجم کبیر احادیث نبویہ ﷺ کا ضخیم مجموعہ ہے جس کو اہل سنت کے مشہور و مستند عالم ابو القاسم امام طبرانی نے مرتب کیا، یہ ضخیم مجموعہ 25 جلدوں پر مشتمل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے معجم کے نام سے تین کتب تحریر فرمائیں (معجم کبیر، معجم اوسط، معجم صغیر) حضرت امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان کتب کا شمار حدیث کی بلند پایہ کتب میں ہوتا ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں معجم اُن کتابوں کو کہا جاتا ہے جس میں شیوخ کی ترتیب پر حدیثیں درج کی گئی ہوں۔

امام ابو القاسم طبرانی صاحب تصانیف کثیرہ بزرگ ہونے کے ساتھ ایک عظیم محدث، فقیہ و مشہور و معروف عالم تھے اور تیسری/ چوتھی صدی ہجری کے علمائے اسلام میں سرفہرست شمار کیے جاتے ہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت 260 ھ میں ہوئی، والد گرامی کو علم حدیث سے گہرا لگاؤ تھا اس لئے اپنے بیٹے کو انہوں نے بڑے بڑے اساتذۂ حدیث کی خدمت میں اوائل عمر میں ہی بھیجنا شروع کر دیا تھا چنانچہ آپ نے 13 سال کی عمر میں حدیث کی سماعت کی ابتداء کر دی تھی اور ایک ہزار سے زائد علمائے حدیث سے استفادہ کیا۔ آخری عمر میں اصفہان میں سکونت اختیار کر لی تھی اور ایران کے شہر اصفہان میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔

اس وقت المعجم الکبیر کی جلد نمبر 22 کا نسخہ بندہ کے زیر نظر ہے یہ نسخہ ملک مصر کے شہر قاہرہ سے شائع ہوا جو 541 صفحات پر مشتمل ہے اور جس کے صفحہ نمبر 397 تا 423 تک سیدۂ کائنات کا مشک عنبریں تذکرہ موجود ہے ان میں سے چند منتخب احادیث نبویہ ﷺ کا اردو ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

المعجم الکبیر کی جلد نمبر 22 کے سرورق کا عکس آئندہ صفحہ پر موجود ہے۔

المعجم الكبير

للحافظ أبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني

٢٦٠هـ - ٣٦٠هـ

حققه وخرج أحاديثه

حمدي عبد المجيد السلفي

الجزء الثاني والعشرون

الناشر

مكتبة ابن تيمية

القاهرة ت: ٨٦٤٢٤٠

❀ مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن کہا جائے گا کہ اے اہل محشر! اپنی نگاہیں نیچی کر لو تا کہ فاطمہ علیہا السلام بنت محمد ﷺ گزر سکیں چنانچہ وہ وہاں سے اس حال میں گزریں گی کہ اُن کے اوپر دو ہری سبز یا سرخ چادریں ہوں گی۔

❀ مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا:

تمہارے ناراض ہونے سے اللہ ناراض ہوتا ہے اور تمہارے خوش ہونے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دنیا کی تمام عورتوں میں تمہارے لئے مریم بنت عمران، آسیہ بنت مزاحم، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ علیہا السلام بنت محمد ﷺ کافی ہیں۔

❀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی اکرم ﷺ 6 ماہ تک سیدۂ فاطمہ علیہا السلام کے گھر سے ہو کر تشریف لے جاتے رہے۔ جب نماز فجر کے لئے تشریف لے جاتے تو آواز دیتے کہ نماز! نماز! اے اہل بیت، اللہ تم سے آلودگی دور کرنا چاہتا ہے اور تمہیں مکمل طور پر پاک کرنا چاہتا ہے۔

❀ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب سے میری زیارت کرنے اور مجھے سلام کرنے کی اجازت مانگی ہے اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں آیا اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ حسن اور حسین نوجوانان جنت کے سردار ہیں اور ان کی والدہ سیدۂ فاطمہ علیہا السلام جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

آسمان کے ایک فرشتے نے میری زیارت نہیں کی تھی اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے میری زیارت کرنے کی اجازت مانگی اور پھر آ کر مجھے بشارت دی کہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام میری اُمت کی عورتوں کی سردار ہیں۔

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ کے اہل بیت میں آپ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا، اہل بیت میں سب سے زیادہ مجھے سیدہ فاطمہ علیہا السلام محبوب ہیں۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے منبر پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری بیٹی میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس چیز سے اُسے راحت ملتی ہے، مجھے بھی ملتی ہے اور جو چیز اُسے تکلیف دیتی ہے، مجھے بھی تکلیف دیتی ہے۔

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدہ فاطمہ علیہا السلام نے اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر اور اُن کی نسلوں پر جہنم کو حرام کر دیا ہے۔

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اپنی پھوپھی کے ساتھ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اُم المومنین! رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا، سیدہ فاطمہ علیہا السلام۔

❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا میری بیٹی یعنی سیدۂ فاطمہ علیہا السلام میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس چیز سے اُسے خوشی ہوتی ہے مجھے بھی ہوتی ہے اور جس چیز سے اُسے تکلیف ہوتی ہے مجھے بھی ہوتی ہے۔

❀ حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اور میری خالہ سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے میری خالہ نے پوچھا اے اُم المومنین! رسول اللہ ﷺ کو کون سب سے زیادہ محبوب تھا؟ فرمایا، آپ ﷺ کی صاحبزادی سیدۂ فاطمہ علیہا السلام

❀ ام بکر بنت مسور اپنے والد سے روایت کرتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدۂ فاطمہ علیہا السلام میرے جسم کا ایک حصہ ہیں جو چیز انھیں ناراض کرتی ہے مجھے بھی ناراض کرتی ہے اور جس سے انھیں خوشی ہوتی ہے مجھے بھی خوشی ہوتی ہے۔

❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدۂ فاطمہ علیہا السلام میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے انھیں ناراض کیا اُس نے مجھے بھی ناراض کیا۔

❀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سیدۂ فاطمہ علیہا السلام نے اپنی عزت وناموس کی حفاظت کی ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر اور اُس کی نسلوں پر جہنم کو حرام کردیا ہے۔

اتحاف السائل بمالفاطمه من المناقب

کتاب مذکورہ بالا ملک مصر کے شہر قاہرہ کے ایک بزرگ، محدث، صوفی حضرت علامہ محمد عبدالروف المناوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے جو سیدۂ کائنات، جگر گوشۂ رسول، اُم الحسنین کے فضائل و مناقب پر مہکتا ہوا ایک گلدستہ ہے۔ حضرت امام مناوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اُن کے ایک ہم عصر حضرت شیخ احمد بن المقری المغربی صاحب "فتح المتعال فی مدح خیر النعال" ایک حدیث کی تشریح کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے مذکورہ حدیث کی سب سے جامع تشریح محدث عصر علامہ سیدی عبدالروف المناوی کی الجامع الصغیر کی عظیم شرح "فیض القدیر" میں پائی۔ حضرت علامہ مناوی نے زندگی کا زیادہ حصہ قاہرہ میں بسر فرمایا اور اسی شہر میں آپ نے انتقال فرمایا۔

کتاب مذکورہ کے مقدمہ میں حضرت علامہ مناوی فرماتے ہیں کہ یہ کتاب میں نے اپنے چند متقی دوستوں کی فرمائش پر تحریر کی تو میں نے اُن کے لئے سیدتنا فاطمہ الزہراء کی شان میں دستیاب مناقب پر مشتمل ایک کتاب بنام "اتحاف السائل بمالفاطمه من المناقب والفضائل" پیش کردی ہے۔ جعله الله خالصاً لوجهه الكريم، اللہ تعالیٰ اس کو خالصتاً اپنی ذات کے لئے قبول فرمائے اور انعام والی جنت کا سبب بنائے۔ آمین

کتاب 5 ابواب پر مشتمل ہے اور باب سوم میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں سیدۂ کائنات کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اس باب سے چند منتخب احادیث قارئین کے لئے پیش ہیں۔

کتاب مذکورہ کا جو نسخہ اس بندہ کے زیر نظر رہا
اس کا عکس آئندہ صفحہ پر موجود ہے۔

إتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب

سيدة نساء أهل الجنة

فاطمة الزهراء

للعلامة محمد عبد الرؤوف بن علي بن زين العابدين المناوي

٩٥٢هـ - ١٠٣١هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

عبد اللطيف عاشور

مكتبة القرآن

للطبع والنشر والتوزيع

٣ شارع القماش بالمرشاوي - بولاق

القاهرة - ت:

❀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بلاشبہ سیدہ فاطمہ علیہا السلام میرے لئے شاخ کی طرح ہے جو اُسے آرام دیتا ہے وہ مجھے آرام دیتا ہے اور جو اُسے تنگ کرتا ہے وہ مجھے تنگ کرتا ہے۔

❀ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی عفت و پاکیزگی کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولاد پر آگ حرام کر دی ہے۔

❀ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب سیدہ سے فرمایا:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ تجھے اور تیری اولاد کو عذاب نہیں دے گا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جناب سیدہ کے لئے فرمایا:

بلاشک اللہ تبارک وتعالیٰ تیری رضا سے راضی ہے اور تیری ناراضگی سے ناراض ہوتا ہے۔

❀ سیدہ کائنات فرماتی ہے کہ مجھے حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:

اے فاطمہ! کیا تو نہیں چاہتی کہ روز قیامت تجھے مومن عورتوں کی سردار کے طور پر لایا جائے۔

❀ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے فاطمہ علیہا السلام! دنیا کی پریشانیوں پر صبر کرو۔

❀ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے فاطمہ علیہا السلام! میں نے تیری شادی بہترین شوہر سے کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے فاطمہ! تیرا شوہر دنیا میں سردار اور آخرت میں صالحین میں سے ہے۔

سیدہ فاطمہ علیہا السلام بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

تمام بنی آدم اپنے عصبہ کے طرف منسوب ہوتے ہیں۔ سوائے اولاد فاطمہ علیہا السلام کے، پس میں اُن کا ولی اور عصبہ ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں، فاطمہ علیہا السلام، علی رضی اللہ عنہ اور وہ شخص جو ہم سے محبت رکھتا ہوگا قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے ہم اکٹھے کھائیں پئیں گے یہاں تک کہ لوگوں کو الگ الگ کر دیا جائے گا، لوگوں میں سے ایک اس شخص کے پاس آئے گا اور کہے گا کہ تیرے اعمال کا کیا حساب بنا؟ تو وہ جواب دے گا کہ جس طرح آسانی والوں کے ساتھ کیا گیا میں اسی وقت جنت میں داخل ہو گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اے فاطمہ! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو تمام خواتین، خصوصاً مومن عورتوں کی سردار ہو۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

روز قیامت عرش معلی کے زیریں حصہ سے ایک منادی، ندا کرے گا اے لوگو! نگائیں نیچی کر لو، تا کہ فاطمہ علیہا السلام جنت کی طرف تشریف لے جائیں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

قیامت میں عرش کے زیریں حصہ سے ایک منادی اعلان کرے گا اے حاضرین حشر! اپنے سر اور نگائیں جھکا لو تا کہ فاطمہ علیہا السلام بنت محمد ﷺ پل

صراط سے گزر جائیں، آپ ستر ہزار حوروں کے جلو میں برق رفتاری سے گزر جائیں گی۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قیامت میں ایک منادی ندا کرے گا اے لوگو! اپنے سروں کو نیچے کر لو تا کہ فاطمہ بنت محمد ﷺ تشریف لے جائیں، پس آپ گزریں گی اور آپ علیہا السلام پر دو سبز چادریں سایہ فگن ہوں گی۔

❀ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ کے آخری کے حصہ میں یہ معمول تھا کہ جب سفر پر جاتے تو سیدہ فاطمہ علیہا السلام سے مل کر جاتے اور جب واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ کو ہی ملاقات کا شرف بخشتے۔

کتاب مذکورہ بالا ملک مغرب (Morocco) کے شہر "ابی الجعد" کے ایک بزرگ حضرت سیدی محمد المعطی الشرقاوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے۔ ملک مغرب کے باشندوں میں 3 شخصیات نے ایسا نام پیدا کیا کہ اُن کی شہرت نے آسمان کی بلندیوں کو چھوا اور حب رسول ﷺ سے لبریز اُن کی تصانیف نے جو شہرت حاصل کی وہ اعزاز کسی کو حاصل نہ ہوا۔

پہلی شخصیت کتاب "الشفاء" کے مصنف حضرت علامہ قاضی ابوالفضل عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ، دوسری شخصیت کتاب "دلائل الخیرات شریف" کے مصنف قطب وقت سیدی محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ اور تیسری شخصیت دُرود و سلام کے ضخیم مجموعہ "ذخیرۃ المحتاج فی الصلاۃ علی صاحب اللواء والتاج" کے مصنف سیدی المعطی الشرقاوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

الحمدللہ! مجموعہ دُرود و سلام "ذخیرۃ المحتاج" کی 56 کتابیں تو ہماری نظر سے گزر چکی ہیں لیکن معلومات کے مطابق یہ نادر مجموعہ 60یا70یا92 کتابوں پر مشتمل ہے۔

یہ تمام کی تمام کتب سرکار مدینہ حضور پرنور ﷺ کی ذات مقدسہ پر دُرود و سلام اور آپ ﷺ کی سیرت کے اکثر پہلوؤں کو اجاگر کرتی ہیں انہی کتب میں ایک کتاب مذکورہ بالا خاتونِ جنت سیدۂ کائنات کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے۔ جس میں سے چند منتخب احادیث نبویہ قارئین کے لئے پیش ہیں۔

کتاب مذکورہ بالا کا جو نسخہ ہمارے زیر نظر ہے وہ A-4 کے 214 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس کا عکس آئندہ صفحہ پر موجود ہے۔

من أسفار الدائرة النبوية
فضائل مولاتنا فاطمة الزهراء
وذكر محراب الأزواج

❀ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا:
یارسول اللہ ﷺ آپ کو میں زیادہ پیارا لگتا ہوں یا سیدۂ کائنات حضرت فاطمہ علیہا السلام؟ تو نبی کریم ﷺ نے جواب دیا کہ وہ (حضرت فاطمہ علیہا السلام) مجھے تجھ سے زیادہ محبوب ہیں اور تم مجھے اُن سے زیادہ عزیز ہو۔

❀ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میری مثال ایک درخت کی طرح ہے فاطمہ علیہا السلام اس کی جڑ علی رضی اللہ عنہ اس کی ٹہنیاں، حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ اس کے پھل، ہم اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے اور ہم سب کے سب جنتی ہیں اور یہ حق ہے، حق ہے۔

❀ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آقا دو عالم ﷺ کے پاس آئے اور کہا، اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپ سے فرماتا ہے:
آج جنت میں سیدۂ کائنات علیہا السلام کا نکاح اُن کی والدہ (سیدۂ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا) کے محل میں ہو رہا ہے، نکاح پڑھنے والے حضرت اسرافیل علیہ السلام اور جبرئیل اور میکائیل گواہ ہیں، اللہ ربّ العزت "ولی" ہے اور شوہر نامدار حضرت مولا علی علیہ السلام ہیں۔

❀ سرکار دو عالم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
اے علی رضی اللہ عنہ! یہ جبرئیل ہے انہوں نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تیرا نکاح سیدۂ فاطمہ علیہا السلام سے کر دیا ہے اور اس پر 40 ہزار فرشتوں کو گواہ بنایا ہے اور "طوبیٰ" کے درخت کو وحی کی ہے کہ اُن پر موتی اور یاقوت نچھاور کئے جائیں پس انہوں نے ایسا ہی کیا اور حوروں نے وہ ہیرے جواہرات جنتی طشتریوں میں بھر لیے ہیں جو وہ قیامت تک حدیہ

کرتی رہیں گی۔

❁ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے ابوالحسن! تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا نکاح زمین پر ہونے سے پہلے آسمان پر کر دیا تھا۔ ایک دن میرے پاس ایک ایسا فرشتہ جو بہت سے چہروں اور پروں والا تھا اُس سے پہلے میں نے کبھی ایسا فرشتہ نہ دیکھا تھا اُس نے مجھے سلام کیا اور کہا اے محمد ﷺ! میں آپ کو "**شمل**" اور "**طہارۃ نسل**" کے جمع ہونے کی خوشخبری دوں میں نے کہا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ اس نے کہا، یا محمد ﷺ! عرش کے پایوں میں سے ایک پائے پر میری ڈیوٹی ہے، میں نے اللہ تعالیٰ سے اس خوشخبری کو سنانے کی اجازت لی تھی۔ ابھی جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں وہی آپ کو اس عزت و تکریم کی تفصیل بتائیں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے، ابھی یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے، انہوں نے مجھے سلام پیش کیا اور سفید رنگ کا کاغذ پیش کیا جس پر نور سے دو سطریں لکھی ہوئی تھیں میں نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوری روئے زمین کو دیکھا، پس ایک بندے کو آپ کا وزیر اور ساتھی منتخب کر لیا ہے اور اس کے ساتھ آپ کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی کر دیا ہے۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ شخصیت کون ہے؟ جس پر اس نے کہا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں جو رشتے میں آپ کے چچازاد ہیں اور دونوں جہانوں میں آپ کے بھائی ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ وہ فخر کریں اور حوروں کو کہا کہ وہ اپنے آپ کو سنواریں اور طوبیٰ درخت کو کہا کہ وہ آپ پر ہیرے نچھاور کریں۔

آسمان دنیا میں ایک گھر ہے جس کو بیت معمور کہا جاتا ہے یہ بیت اللہ شریف کی سیدھ میں جس کا طواف کرنے کے لئے فرشتے نازل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے رضوان کو حکم دیا کہ بیت معمور کے دروازے پر ایک منبر رکھو پھر ایک فرشتے کو جس کا نام راحیل ہے حکم دیا، وہ منبر پر تشریف فرما ہوا ،اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی جس کے وہ لائق ہے اور اُس فرشتے کی حمد و ثناء کی وجہ سے زمین و آسمان جھوم اُٹھے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے وحی فرمائی کہ نکاح پڑھاؤ بے شک میں نے اپنے رسول حضرت محمد ﷺ کی بیٹی کی شادی کر دی ہے پس میں نے نکاح پڑھایا اور اس پر فرشتوں کو گواہ بنایا پس اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں وہ مخطوطہ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کروں اور اُس کے بعد اسے مہر بند کر کے خازنِ جنت حضرت رضوان کے پاس لے جاؤں۔

میرے پاس میرے رب کی طرف سے بشارت آئی ہے جو میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی کے متعلق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا اور خازنِ جنت حضرت رضوان کو حکم دیا اور انہوں نے "طوبیٰ" کے درخت کو زور سے ہلایا تو اُس پر میرے اہلبیت سے محبت کرنے والوں کی تعداد کے برابر تختیاں لگ گئیں اور اُن کے نیچے نورانی فرشتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ایک ایک تختی ہے پس جب قیامت ہوگی تو فرشتے یہ آواز لگائیں گے اور اہل بیت سے محبت کرنے والا کوئی نہ بچے گا کہ جس کو تختی نہ ملے گی اور اُس تختی پر دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھا ہوگا پس میرا بھائی علی رضی اللہ عنہ جو کہ میرا چچازاد بھی ہے اور میری بیٹی میری اُمت کے لوگوں کی گردنیں دوزخ سے چھڑانے والے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

میں تجھے بشارت دیتا ہوں کہ تو تمام جنتی عورت کی سردار ہے جس پر سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر حضرت آسیہ، حضرت مریم اور حضرت خدیجہ کا کیا مقام ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا اپنے دور کی تمام عورتوں کی سردار ہیں، حضرت مریم اپنے دور کی تمام عورتوں کی سردار ہیں، سیدۂ خدیجہ اپنے دور کی تمام عورتوں کی سردار ہیں اور تم اپنے دور کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تم سب ایسے گھروں میں ہو گی کہ جن میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ ہو گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے میری بیٹی! قناعت اختیار کرنا، اللہ کی قسم میں نے تیرا نکاح اس شخصیت سے کر دیا ہے جو دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں ایک درخت ہوں، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ اس درخت کی شاخیں ہیں، ان سے محبت کرنے والے میری امت کے لوگ اس درخت کے پتوں کی مانند ہیں اور جہاں کہیں درخت کی اصل ہوتی ہے وہاں ہی اس کی شاخیں ہوتی ہیں جنت عدن میں۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا:

میں ایک شجرہ ہوں، فاطمہ اور علی اس کی شاخیں ہیں حسن و حسین اس کے پھل ہیں، میری امت کے ان سے محبت کرنے والے لوگ اس درخت کے پتے ہیں اور جہاں درخت کی جڑ اُگی ہے وہیں اس کی شاخیں ہوتی ہیں یعنی جنت میں۔

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا:

اللہ نے مجھے اور علی علیہ السلام کو حضرت آدم کی پیدائش سے 2 ہزار سال پہلے پیدا کیا اس حالت میں کہ ہم دونوں نور تھے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ہمیں اُن کی پشت میں ٹھہرادیا پھر ہم پاک پشتوں اور پاک ارحام سے منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلب میں آ گئے پھر وہاں سے پاک پشتوں اور پاک رحموں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ ہم حضرت عبدالمطلب علیہ السلام کی پشت میں آ گئے پس اس نور کا ایک تہائی حصہ حضرت عبداللہ اور ایک تہائی حضرت ابو طالب میں آ گیا پھر میرا نور اور علی علیہ السلام کا نور حضرت فاطمہ علیہا السلام میں جمع ہوئے اور حضرت حسن و حسین اللہ رب العالمین کے نور سے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بیٹھے ہوئے تھے کہ اُن کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور اُن کو سونے اور چاندی سے بنے ہوئے ایک محل میں لے آئے جس کی کھڑکیاں سبز زمرد کی بنی ہوئی تھیں جس میں سرخ یاقوت سے بنی ہوئی ایک چارپائی تھی، چارپائی کے اوپر ایک نورانی قبہ تھا جس پر ایک تصویر تھی جس کے سر پر تاج رکھا ہوا تھا، اس کے کانوں میں لؤ لؤ کی بالیاں تھیں اور گلے میں ایک نورانی ہار تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام اُس کے نور سے اس قدر متعجب ہوئے کہ حضرت حواء کی حسن کو بھول گے انہوں نے پوچھا کہ یہ کس کی صورت ہے؟ پس انہوں نے جواب دیا کہ یہ حضرت فاطمہ ہیں، تاج اُن کے والد گرامی ہیں ہار سے مراد اُن کے زوج مبارک ہیں اور کانوں میں پڑی بالیوں سے مراد حسن و

حسین ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے قبہ کی طرف سر اٹھایا تو دیکھا کہ وہاں نور کے ساتھ 5 اُسماء لکھے ہوئے ہیں کہ میں محمود ہوں اور یہ محمد ہیں، میں اعلیٰ ہوں اور یہ علی ہیں میں فاطر ہوں اور یہ فاطمہ ہیں، میں محسن ہوں اور یہ حسن ہیں، احسان میری طرف سے ہے اور یہ حسین ہیں۔ حضرت جبرئیل نے کہا اے آدم! ان ناموں کو یاد کر لو کہ ان کی تمہیں ضرورت پڑے گی۔ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت سے زمین پر اتارے گئے تو تین سو سال تک روتے رہے پھر اُن کو یہ 5 نام یاد آئے تو انہوں نے کہا:

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ، سیدۂ فاطمہ علیہا السلام، حسن اور حسین کا صدقہ، اے محمود، اے اعلیٰ، اے فاطر، اے محسن اور اے احسان کرنے والے، مجھے معاف فرما، میری توبہ قبول فرما، پس اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اگر مجھ سے ان ناموں کا صدقہ اپنی تمام اولاد کی مغفرت طلب کرتا تو میں اُن کو معاف کر دیتا۔

❀ جب نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کر دیا تو آپ کہنے لگیں کہ آپ نے میری شادی ایک غریب آدمی سے کر دی ہے جس پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین سے دو انسانوں کو چنا ایک کو تمہارا باپ بنایا اور دوسرے کو تمہارا شوہر بنایا۔

❀ سیدۂ کائنات علیہا السلام نے اُم المومنین سیدۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں تم سے افضل ہوں کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کے جسم کا ٹکڑا ہوں سیدۂ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جہاں تک دنیا کا تعلق ہے تو آپ سچ فرما رہی ہیں

مگر آخرت میں، میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ہوں گی، پس آپ دیکھیں کہ
کس کا درجہ بلند ہوگا یہ سن کہ سیدۂ فاطمہ علیہا السلام خاموش ہوگئیں جس پر سیدۂ
عائشہ اٹھیں اور آپ کے سر مبارک پر بوسہ دیتے ہوئے فرمایا کاش! میں
آپ علیہا السلام کے سر مبارک کا ایک بال ہوتی!!

❀ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک ندا دینے والا یہ ندا دے گا کہ اے اہل محشر!
اپنے اپنے سر جھکا لو اور اپنی اپنی نگاہیں بھی نیچی کرلو یہاں تک کہ فاطمہ علیہا السلام
بنت محمد ﷺ پل صراط سے گزر جائیں۔ آپ پل صراط سے بجلی کی سی رفتار
سے گزر جائیں گے اور آپ کے ساتھ ستر ہزار حوریں ہوں گی۔

❀ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا:

میں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے وقت سیدۂ کائنات علیہا السلام کے پاس
تھی اور میں نے وہاں حیض ونفاس کا کوئی نشان نہ دیکھا جس پر آپ ﷺ
نے ارشاد فرمایا کہ کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ طاہر و مطہر ہیں۔

❀ مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک دن میں اپنے گھر داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں
آپ کے دائیں ﷺ جانب حضرت امام حسن اور بائیں جانب امام حسین
اور سامنے سیدۂ کائنات علیہا السلام تشریف فرما تھیں۔ سرکار دو عالم نے ارشاد
فرمایا، اے حسن و حسین! تم دونوں ترازو کے پلڑوں کی طرح ہو اور اے
فاطمہ! آپ ترازو کے کنڈے کی طرح ہیں اور پلڑے کنڈے کے بغیر برابر
نہیں ہوتے اور کنڈا پلڑوں کے بغیر قائم نہیں ہوتا، تم دونوں امام ہو اور

تمہاری والدہ کے لئے شفاعت ہے اس کے بعد آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے ابوالحسن! تمہیں ان کا اجر ملے گا اور تم قیامت کے دن جنتیوں میں جنت تقسیم کرو گے۔

❀ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا:

جب جنتی اپنی اپنی جنتوں میں ہوں گے تو اچانک ایک نور چمکے گا تو وہ گمان کریں گے کہ شاید یہ سورج ہے مگر پھر وہ کہیں گے کہ ہمارا رب کہتا ہے کہ (جنت میں) سورج چاند وغیرہ نہیں ہوں گے، پس رضوان کہے گا کہ سیدۃ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنسے ہیں اور اُن کی ہنسی کے نور سے تمام جنتیں جگمگا اٹھی ہیں۔

❀ **سیدۂ کائنات** ،سرکار دو عالم ﷺ سے کوئی چیز لینے تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے 30 دن ہو گئے ہیں کہ آل محمد ﷺ کے گھر آگ نہیں جلی کیا میں تمہیں وہ 5 کلمات نہ سکھا دوں جو مجھے جبرئیل علیہ السلام نے پیش کئے ہیں؟ سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے فرمایا جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات مبارکہ پڑھا کریں۔

یا اولُ الاولین ویا آخرُ الاخرین ویاذا القوۃ المتین

ویاراحم المساکین ویا ارحم الراحمین

اے پہلوں سے پہلے، اے آخر والوں سے آخر،

اے مضبوط قوت والے اے مساکین پر رحمت کرنے والے،

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

مرویات

خاتونِ جنت، شہزادیٔ کونین

سیدة فاطمة الزهراء علیہا السلام

آپ کی عترت میں ہیں سارے امام و اولیاء
ہر فضیلت کی بناء شہزادیٔ کونین ہیں ! !

مرویات

سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا نے کچھ طویل عمر نہ پائی اس میں بھی رب کائنات جل شانہ کی حکمت ہوگی) اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو زیادہ احادیث نبویہ ﷺ روایت کرنے کا مواقع نہ ملا۔ آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث کی تعداد بہت کم ہے جنہیں مخدومۂ کائنات نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً یعنی براہ راست روایت کیا ہے مگر ایسی احادیث مبارکہ کی تعداد زیادہ ہے جن میں بالواسطہ یا بلاواسطہ سیدۂ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے مناقب ومحاسن کا ذکر شامل ہے۔

عاشق رسول ﷺ حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع مبارکہ پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مروی احادیث کو یکجا جمع کر دیا تھا جس کا مخطوطہ مسجد نبوی شریف کے خزانہ مخطوطات میں محفوظ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مبارکہ "مسند فاطمہ الزھراء" کے نام سے کئی بار شائع ہو چکی ہے۔ اس وقت مسند فاطمہ الزھراء رضی اللہ عنہا کا جو نسخہ اس بندہ کے زیر نظر ہے وہ عزیزیہ پریس، حیدرآباد، ہندوستان سے سال 1986ء کا شائع شدہ ہے اس میں احادیث کی کل تعداد 282 ہے جو سیدۂ سے متعلق یا آپ رضی اللہ عنہا سے مروی احادیث پر مشتمل ہے۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مذکورہ بالا مسند فاطمہ الزھراء سے 111 احادیث کو عربی متن اور آسان اردو ترجمے کے ساتھ بنام "شان بتول رضی اللہ عنہا بزبان رسول ﷺ" اپریل 2014ء میں شائع کرنے اور بلا ھدیہ تقسیم کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت علامہ محمد عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (952ھ تا 1031ھ) نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "**اتحاف السائل بما لفاطمہ من المناقب و الفضائل**" کے باب نمبر 5 میں جو مرویات شہزادیٔ کونین سیدۂ فاطمہ الزھراء ذکر کی ہیں اُن کی تعداد 10 ہے، حصول برکت کے لئے پیش ہیں۔

حديث المسارة

اس حدیث مبارکہ میں سرکار دو عالم ﷺ نے سیدۃ فاطمہ ؓ کو سرگوشی کے انداز میں اپنے وصال مبارک کی خبر دی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان فرماتی ہیں کہ مجھے سیدۃ فاطمہ ؓ نے بیان کیا۔ حضور ﷺ نے مجھ سے سرگوشی کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن کا دور کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے وصال کا وقت آ پہنچا ہے اور میں آگے پہنچ کر تمہارے بہترین آرام کا بندوبست کرنے والا ہوں تو میں اس پر رو پڑی تھی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تھا، اے فاطمہ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اس امت کی خواتین کی اور تمام مومنین کی خواتین کی سیدہ ہو، تو میں ہنس پڑی تھی۔

حديث القول عند دخول المسجد

مسجد میں داخل ہونے کی دعا کی حدیث

سیدۃ فاطمہ بنت حسین نے سیدۃ فاطمۃ الزہراء ؓ سے روایت کیا، انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے

بسم الله والسلام على رسول الله ،

اغفرلي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتک

حديث الا يلو من امرؤ الا نفسه يبيت وفى يده رمح مخمر

اس حدیث کو ابن ماجہ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے سیدۃ فاطمہ علیہا السلام سے روایت کیا ہے۔

خبردار! وہ شخص اپنے سوا کسی کو ملامت نہ کرے جو اس حال میں سو جائے کہ اس کے ہاتھوں میں گوشت وغیرہ سالن کی بو ہو۔

حديث ترك الوضوء مما مسته النار

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے حضرت حسن بن حسن کے واسطہ سے سیدۃ فاطمہ علیہا السلام سے روایت کیا ہے۔

وہ چیزیں جن کو آگ نے چھوا ہو ان کے کھانے سے وضو لازم نہیں ہوتا

ساعة الاجابة في يوم الجمعة ، أنها اذا تدلت الشمس للغروب

اس حدیث کو امام بیہقی نے "شعب الایمان" میں روایت کیا ہے۔

جمعہ کے دن قبولیت کی گھڑی کے بارے میں ہے کہ وہ ساعت اس وقت ہوتی ہے جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے

وأخرج أحمد عن محمد بن علي، قال، كتب الي عمر بن عبدالعزيز أن أفتح له وصية فاطمة فكان في وصيتها، الستر الذي يزعم الناس أنها أحدثته، وأن رسول الله ﷺ دخل عليها، فلما رآه رجع

اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

امام احمد نے سیدنا امام محمد بن علی (یعنی امام باقر ؓ) سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا، مجھے عمر بن عبدالعزیز ؒ نے لکھ بھیجا کہ میں اُن کے لیے سیدہ فاطمہ ؓ کا وصیت نامہ کھولوں (وہ کھولا گیا تو) اُس میں اُس پردے کا ذکر تھا جس کے بارے میں لوگ گمان کرتے ہیں کہ اُسے سیدہ نے بنایا تھا اور جب رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے تھے اور اُسے لٹکا ہوا دیکھا تھا تو لوٹ گئے تھے۔

وأخرج الدارمي عن أنس أنها قالت له "كيف طابت نفوسكم أن تحثوا التراب على رسول الله؟"

اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی سنن الدارمی میں روایت کیا ہے۔

امام دارمی ؒ حضرت انس ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ ؓ نے انہیں فرمایا تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کی تدفین کی؟

وأخرج الطبراني عن فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها
أتت بالحسن والحسين اليه في شكواه الذي توفي فيه
فقالت ، يارسول الله ﷺ ، هذان ابناك فورثهما شيئا ،
قال أما الحسن فله هيبتي وسوددي ، وأما الحسين فله
جودي وجرأتي ، فان ابتليتم فاصبروا ، فان العاقبة للمتقين.

اس حدیث کو المعجم الکبیر نے اپنی مسند
فاطمہ الزہراء میں روایت کیا ہے۔

سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ روایت کرتی ہیں کہ وہ نبی
کریم ﷺ کی بارگاہ میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین علیہما السلام کو لے
کر آئیں اور عرض کیا، یارسول اللہ! یہ آپ کے بیٹے ہیں آپ
انہیں کسی چیز کا وارث بنائیں۔ فرمایا، حسن کے لئے میری
سیادت اور ہیبت ہے اور حسین کے لیے میری سخاوت اور
جرأت ہے، پس اگر تم آزمائش میں مبتلا ہو جاؤ تو صبر کرنا،
بیشک اچھا انجام متقین کا ہوتا ہے۔"

وأخرج أحمد عن ابن ابي مليكة قال ، كانت
فاطمة تنقر الحسن وتقول "بأبي شبه
رسول الله ﷺ انه ليس شبيها لعلي

اس حدیث کو امام سیوطی نے اپنی مسند احمد
میں روایت کیا ہے۔

"حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ امام
حسن کو چٹکی بجا کر لوری دیتیں اور فرماتیں، میرے ماں باپ
قربان! تم رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل ہو اعلی کے مشابہ نہیں ہو۔

واخرج ابن عساكر عن جابر بن سعيد قال، اخبرتني فاطمة بنت رسول الله ﷺ أنها رأت في نومها أنها أنكحت أبابكر، فنكح علي أسماء بنت عميس وكانت بنت عميس تحت أبي بكر فمات أبوبكر و توفيت فاطمة فنكح علي أسماء بنت عميس

امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا مجھے سیدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا کہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نکاح کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسماء بنت عمیس سے نکاح کیا اور اس وقت اسماء بنت عمیس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وصال فرما گئے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت اسماء بنت عمیس سے نکاح فرمایا۔"

ہدیۂ عقیدت
بارگاہ سیدۂ کائنات ؓ

وعلى الجوهرة القدسية فى تعين الانسية، صورة
النفس الكلية ، جواد العالم العقلية بضعة الحقيقة
النبوية ، مطلع الانوار العلوية عين عيون الاسرار
الفاطمية الناجية المنجية لمحبيها عن النار ثمرة
شجرة اليقين، سيدة نساء العالمين المعروفة بالقدر
المجهولة بالقبر ، قرة عين الرسول، الزهراء البتول ؓ

اور مقدس موتی پر محبت کے متعین کرنے میں، کامل
ذات کی صورت، جہان عقل کی تجلی، حقیقت نبویہ کا حصہ، علوی
انوار کی جائے طلوع، اسرار کے چشموں کی اصل، اپنے چاہنے
والوں کو آگ سے نجات دینے والی، شجر یقین، تمام جہانوں کی
عورتوں کی سردار، قدر کے ساتھ معروف، جن کی قبر معروف
نہیں ہے اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک سیدہ زہراء
بتول ؓ پر درود ہو۔

سپاس گزار
عظیم صوفی بزرگ ، صاحب المکاشفات و تصانیف کثیرۃ
شیخ اکبر شیخ محی الدین محمد بن عربی
الحاتمی الطائی الاندلسی ؓ (وصال 638ھ)

ھدیۂ عقیدت بارگاہ سیدۂ کائنات ﷺ

سیدة نساء العالمین فی زمانها، البضعة النبویة ، والجهة المصطفویة أم أبیها بنت سید الخلق رسول الله ﷺ ابی القاسم محمد بن عبدالله وام الحسنین وقد کان النبی ﷺ یحبها ویکرمها ویسر الیها ، ومناقبها غزیرة وکانت صابرة، دینة ، خیرة ، صینة ، قانعة ، شاکرة لله وصح : ان النبی جلل فاطمة و زوجها وابنیهما بکساء وقال (اللهم هولاء اهل بیتی اللهم فاذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا) عن ابن عباس افضل نساء اهل الجنة ، خدیجة وفاطمة.

آپ سیدہ نساء العالمین ہیں اور نورِ نبویہ کا حصہ ہیں۔ جہت مصطفویہ، اُم أبیھا، بنت رسول اللہ اور اُم الحسنین ہیں۔ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ آپ سے بہت محبت فرماتے اور آپ کا احترام فرماتے اور آپ سے سرگوشی فرماتے۔ آپ کے مناقب کثیر ہیں۔ آپ صابرہ، دین پر ثابت قدم، نیک سیرت، محفوظ، قناعت پسند اور اللہ پر شاکرہ تھیں۔ بیشک رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ، علی اور ان کے دو بیٹوں کو چادر تطہیر میں ڈھانپا اور ارشاد فرمایا، اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے رجس کو دور فرما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنت کی تمام عورتوں سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا افضل ہیں۔

سپاس گزار

الامام حافظ شمس الدین عثمان الذھبی رحمۃ اللہ علیہ (وصال 748ھ)

(صاحب تصانیف کثیرة)

هدیۂ عقیدت بارگاہ سیدۂ کائنات ﷺ

اللهم صل وسلم علی سیدة النساء الغرة الغراء الزهرة الزهراء الدرة البیضاء البتول العذراء قرة عین سید الانبیاء ﷺ المضاجعة سید الاصفیاء المازجة للتبسم بالبکاء عند بشارة اللحوق بخیر الاباء المشرفة مع زوجها وولدیها بدخول العباء المستعان بها یوم المباهلة بالتوجه والدعاء سیدة نساء العالمین یوم الحشر والجزاء ذروة سنام المجد والعز و البهاء الممنوح لها ثواب التسبیح والتحمید والتکبیر بعد المشقة والعناء ام الائمة الاتقیاء الاوصیاء فاطمة الزهراء۔

اے اللہ! عورتوں کی سردار پر رحمت وسلامتی نازل فرما، آپ ﷺ روشن ستارہ، شرف وبزرگی اور حسب ونسب میں درخشاں ہیں، چمکدار موتی، بتول وعذراء اور سید الانبیاء ﷺ کی آنکھوں کا نور ہیں، آپ ﷺ سید الاصفیاء، حضرت علی ﷺ کی ہمسر ہیں۔ جب آپ ﷺ کو یہ بشارت دی گئی کہ آپ اپنے باپ ﷺ سے سب سے پہلے متصل ہوں گی تو اس وقت بکاء سے تبسم کا بہترین امتزاج نمودار ہوا۔ حضرت فاطمہ ﷺ اپنے شوہر اور دو بیٹوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی عباء میں داخل ہو کر شرفیاب ہونے والی ہیں۔ آپ ﷺ کے شوہر اور بیٹوں سے مباہلہ کے روز توجہ اور دعا میں مدد حاصل کی گئی۔ روز محشر آپ ﷺ عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت وشرف اور فخر وسر بلندی کی چوٹی ہیں۔ زحمت ومشقت کے بعد آپ ﷺ کو تسبیح، حمد اور تکبیر کا ثواب بخشا گیا ہے۔ آپ ﷺ آئمہ اطہار کی والدہ محترمہ ہیں جو اتقیاء اور اوصیاء ہیں۔

سپاس گزار

مشہور صوفی بزرگ شیخ روزبہان الشیرازی الاصفہانی ﷺ (وصال 927ھ)

(ماخوذ از ہدیہ الغریب الی جناب الحبیب ﷺ المعروف اسان الحقائق)

سیدۂ کائناتؓ پر مستقل تحریر ہونے والی اور جن کتب میں آپ کا تذکرہ ہے اُن چند اہم کتب کی فہرست

نام کتاب	مصنف/ناشر/مرتب
فضائل فاطمۃ الزہراء	حافظ ابی حفص البغدادی
اخبار فاطمۃ ؓ	ابو علی الصولی
اخبار فاطمۃ ؓ	عبداللہ بن ابی زید الانباری
اربعون حدیثاً فی فضائل السیدۃ فاطمۃ ؓ	نجم الدین العسکری
الاربعین فی فضائل الزہراءؓ	احمد بن عبدالملک
الثغور الباسمۃ فی مناقب السیدۃ فاطمۃ	جلال الدین السیوطی
الروضۃ الزہراء فی مناقب فاطمۃ الزہراء	محمد بن احمد الخزاعی
الفاطمیات	ابو الحسن المدائنی
فضائل الزہراء ؓ	احمد بن علی الطبرسی
فضائل فاطمۃ	عمر بن شاہین
فضائل فاطمۃ الزہراءؓ	الحاکم النیساپوری
کتاب ذکر فاطمۃ	عبدالعزیز بن یحیی الجلودی
کلام فاطمۃ ؓ	ابو الفرج الاصفہانی
وفاۃ فاطمۃ علیہا السلام	ابو الحسن البکری
سیرۃ فاطمۃ الزہراء ؓ	محمد سلطان مرزا دہلوی
فاطمۃ بنت محمد اُم الشہداء وسیدۃ النساء	عمر ابو النصر
فاطمۃ الزہراء	توفیق ابو علم
فاطمۃ الزہراء والفاطمیون	عباس محمود العقاد

فاطمۃ الزہراء وقصائد اخری	یوسف محمود عمرو
مسند فاطمۃ الزہراء	امام جلا ل الدین السیوطی
فاطمۃ الزہراء من المہد الی اللحد	السید محمد کاظم القزوینی
مولود الصدیقۃ فاطمۃ الزہراء	الشیخ ابو عزیز الخطی
احادیث فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	امام احمد بن حنبل
البتول فاطمۃ الزہراء	عبد الفتاح المصری
البتول فاطمۃ الزہراء	عبدالفتاح محمد الحلو
تزویج فاطمۃ رضی اللہ عنہا	ابن ابی الدنیا
حیاۃ فاطمۃ رضی اللہ عنہا	محمود شلبی
الدرۃ الغراء فی وفاۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	شیخ حسین عصفور البحرانی
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	ابی الفضل احمد بن علی
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	حلیۃ اولیاء وطبقات الاصفیاء
فاطمۃ سیدۃ النساء	محمد زیتون المصری
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ
فاطمۃ الزہراء	کاظم السباعی
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	سیر اعلام النبلاء
فاطمۃ بنت رسول اللہ ﷺ	شیخ محمد حسین
فاطمۃ بنت محمد ﷺ	مروج الذھب و معادن الجوہر
مناقب علی الحسنین وامھما فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا	عبدالمعطی امین قلعجی
مناقب فاطمۃ	عبدالرؤوف بن تاج العارفین
مناقب فاطمۃ	ابی صالح المؤذن

باب پنجم

مناقب ، سلام
بحضور
شہزادیٔ کونین علیہا السلام

من چہ گویم وصفِ آن خیرُالنساء
ذرہ کی داند صفاتِ ماہ را
این قدر دانم کہ آن عفت مآب
فرد بُودی گر نہ بُودی بُوتراب

منقبت

یوم السرور بمولد الزھراء ؑ

(سیدۂ کائنات ؑ کی ولادت باسعادت کا دن خوشی کا دن ہے)

یا یوم مولد فاطم الزھراء — یا صبح شمس الالفیک غنائی

اے فاطمۂ زہرا ؑ کی ولادت کے دن اے اہل بیت کے سورج کی صبح تیرے سلسلے میں میرے یہ اشعار ہیں۔

فیک السناعم القلوب مذکرا — یوم السرور الصفوۃ البشراء

تیری بلندی تمام دلوں میں یاد بن کر عام ہو گئی خوشی کے دن خالص خوشخبری کے سبب

سعد ان ذاک العام کانا للنبی — حل النزاع و مولد الزھراء

وہ سال نبی ؐ کے لئے دو وجہوں سے سعادت مند ہوا کہ نزاع حل ہوا اور فاطمہ ؑ کی ولادت ہوئی۔

سعدت قریش باکمال بناء ھا — وبفاطم سعدت ذری الأرجاء

قریش کو تعمیر مکمل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی اور فاطمہ کی ولادت کی سعادت امیدوں کی چوٹی پر پہنچ گئیں۔

حفل أقیمت فی السماء أصوله — فتبادل الأملاک کأس ثناء

آسمان پر ایک محفل منعقد ہوئی جس میں فرشتوں نے ان کی تعریف کا آپس میں تبادلہ کیا۔

الکون یشھد انھا شراقة — و سعادۃ الآباء بالأبناء !!!!

کائنات کی شہادت ہے کہ وہ روشن کارناموں والی ہیں اور والدین کی سعادت اولاد کی نیک بختی میں ہوتی ہے۔

بنت تصدت للطغاۃ بمکة — اذ بارزوا المختار بالایذاء

وہ بیٹی کہ جب مکہ مکرمہ میں سرکشوں نے احمد مختار ؐ کو تکلیف پہنچانی چاہی تو وہ آڑے بن گئیں۔

وتکبدت عب ء الحیاۃ بقوۃ — زمناً وما کانت من الضعفاء

زندگی کی سختی و تکلیف کو پوری قوت سے ایک زمانے تک جھیلتی رہیں جبکہ کمزور نہیں تھیں۔

واللہ زوجھا علیاً من نما — فی حضن أحمد سید الکرماء

اللہ نے ان کے شوہر علی ؑ ہیں جن کی پرورش شریفوں کے سردار حضور ؐ کی آغوش و حفاظت میں ہوئی۔

قد شاء الهنا لعناية — سبقت لبيت كرامة واباء

ہمارے معبود برحق نے یہ توجہ اس لئے فرمائی کہ اس گھر کو پہلے ہی کرامت نصیب ہو چکی تھی۔

وسلوا الحوادث عن عظيم فعالها — هل مثل فاطمة بنت نساء

حوادث زمانہ سے پوچھو ان کے بلند پایہ کارہائے نمایاں کے متعلق کیا عورتوں میں فاطمہ ﷵ سی کسی کی بیٹی ہے۔

وسلوا الامومة يا ترى هل كحلت — عينا حنان بعدها بوفاء

اور اے دیکھنے والے کسی ماں سے پوچھو کہ کیا ان کے بعد آنکھوں میں کسی کی وفا کا سرمہ لگایا گیا ہے۔

تاللہ ليس كمثلها ابداً فقد — فاقت نساء الأرض والجوزاء

بخدا ان کے مثل کوئی نہیں ہو سکتا کہ وہ روئے زمین کی عورتوں اور جوزا نامی آسمان کے ایک برج سے بھی فائق ہیں

أم الحسنين الكرام وعترة — بهم القبول لجنسنا الخطاء

حضرات حسنین کی والدہ اور ان کے کنبہ کے سبب ہم ناقص لوگ بھی قبول ہو جائیں گے۔

هي فاطم الزهراء من رسمت لنا — معنى العفاف وحجة البلغاء

یہ ہیں فاطمہ زہرا ﷵ جنہوں نے ہمارے لئے عفت کے معنی اور بلیغوں کی دلیل کو متعین کیا۔

فسلوا المروءة كلها هل فضلت — الا فاطمة لدى الفضلاء

مروت سے پوچھو کہ فضلاء کے ہاں بھی ویسے پائی جاتی ہے جیسی فضیلت مروت سے فاطمہ ﷵ کو حاصل ہے

يا بنت طه انتك من أحرف — ترجو الوصول وحلية الصلحاء

اے بنت نبی آپ کی شان میں میرے یہ چند حروف ہیں جن کے عرش تک پہنچنے اور صالحین کا زیور بن جانے کی امید ہے

أزكى الصلاة على أبيك المصطفى — والآل كل صبيحة ومساء

آپ ﷵ کے والد گرامی سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کی اہل بیت پر صبح و شام درود نازل ہو۔

والصحب والأزواج ثم لفاطم — فهي السرور لصفوة البشراء

اور تمام صحابہ و ازواج پر درود ہو اور سیدہ فاطمہ ﷵ پر درود کہ وہ خوشخبری سے خوش ہیں۔

منقبت

أن الكوثر هو "السيدة الزهراء"

(سیدہ کائنات علیہا السلام ہی کوثر ہیں)

انا أعطيناك الكوثر ... هذا قول المولى الأكبر

ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا یہ قول ہے اللہ عزوجل کا۔

نهر في الجنة لا ينكر ... هو فاطمة قول يؤثر

جنت میں ایک نہر ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وہ فاطمہ علیہا السلام ہیں کہ اسی قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔

هي بضعة من نال الاسرا ... هي بنت خديجة الكبرى

یہ اس شخصیت کی بیٹی ہیں جن کو معراج نصیب ہوئی یہ خدیجۃ الکبریٰ کی صاحبزادی ہیں۔

هي أم أبيها والزهراء ... وبتول أنوار تزهر

یہ ام ابیہا، زہراء، بتول ہیں اور ایسے انوار ہیں جو کھلتے ہیں۔

فخر أن نمدحها الآنا ... فيمولدها عيد أكبر !!

فخر کی بات ہے کہ اس وقت ہم ان کی مدح کر رہے ہیں تو ان کی ولادت عید اکبر ہے۔

يا من قام المختار لها ... عطفاً بعيد كان لهي

حب الحسنين غدا كنهي ... بشفاعتكم ذنبي يغفر

حضرات حسنین کی محبت میرا مقصد بن گئی ہے، آپ لوگوں کی شفاعت سے میرے گناہ معاف کیے جائیں گے

وصلاة الله عليه الهادي ... من طاب به ذاك الوادي

اللہ کا درود و سلام ہو اس ہادی پر اور اس پر جو اس وادی کو اختیار کرے خوش بخت ہوا

آل صحب هم امدادي !! ... ووسيلتنا يوم المحشر !!

آل و اصحاب ہی میری مدد کرنے والے ہیں یوم حشر میں میرا وسیلہ ہیں۔

منقبت

أهلُ الكساء

ان زها الفضل و زان الشرفاء ... انما مجمعة أهل الكساء

اگر فضل روشن ہوا اور شرفاء مزین ہوں اس فضل کے سبب تو اہل کساء ان سب کے مجمع فضائل ہیں۔

من بقرآن عظیم ذکرهم ... وحدیث من بشیر الأمناء

جن کا ذکر قرآن کریم میں ہے اور امانت داروں کو بشارت دینے والے کی حدیث میں۔

من کسا الطهر علیهم قد غدا ... جلل النور سماهم والثناء

جس نے ان پر پاکیزگی کی چادر ڈالی تو ان کو نورانی بلندی اور تعریف و توصیف عطا کی۔

من الیهم سار دربی وانتهی ... حبهم خالط روحی والدماء

وہ جن تک جا کر میرا راستہ ختم ہو جاتا ہے کہ ان کی محبت میرے خون اور میری روح میں شامل ہو گئی ہے۔

فرسول الله بالحسنی أتی ... صاحب المعراج فی أعلی سماء

تو رسول اللہ ﷺ نیکیوں کے ساتھ آئے اور صاحب معراج آسمانی کے سب سے بلند مقام پر آئے۔

حبه من حبهم عینُ الرضا ... انهم أهل المعالی والعلاء

تو آپ ﷺ کی محبت بھی ان حضرات کی محبت سے ملی ہوئی ہے اور اسی میں اصل رضا ہے اور یہ لوگ بڑے کارناموں اور مرتبوں والے ہیں۔

هم کبار القوم من صفو التقی ... فهنیئاً آل بیت ذا اصطفاء

وہ بہت بڑے لوگ اور خالص متقی ہیں تو بڑے مبارک ہیں یہ منتخب اہل بیت۔

بخطا هم نقتفی نبع الهدی ... من رحیق الزاد عون الخلصاء

ان کے نقش قدم میں ہم کو چشمہ ہدایت ملتا ہے، مخلص محبت کرنے والوں کو تعاون اور زاد سفر کی خوشبو ملتی ہے۔

الشاعره ندی الرفاعی

منقبت

سیدتنا الزهراء رضی اللہ عنہا

مایقول وینظم الشعراء — کل المحاسن أنت یا زهراء

شعراء کیا کہیں گے اور کیا نظم کریں گے کہ آپ کے اندر تو تمام محاسن و خوبی جمع ہیں اے زہراء۔

ما القول الاقربة من شاعر — لتعمه من فیضک الأضواء

جو بھی بات ہے وہ شاعر کی قربت کی عکاس ہے تا کہ آپ کے فیض کی روشن کرنیں اس تک بھی پہنچ جائیں۔

فالبحر انت وکل شاد غارف — أو تغرف البحر المحیط دلاء

تو آپ سمندر ہیں اور ہر تعریف کرنے والا چلو لینے والا ہے تو کیا تم بحر محیط سے چلو بھر پیالے لا رہے ہو۔

أنت السماء تظلنا بجمالها — کم هام أجوائها الشعراء

آپ وہ آسمان ہیں جو اپنے جمال سے سایہ دیتا ہے اور کتنے ہی شعراء اس کی وسعتوں میں گم رہتے ہیں۔

یا درة فی خمسة أهل الکساء — أصل وفرع فیهم الحوراء

اے پانچ اہل کساء کے درمیان قیمتی موتی اصل و فرع سب ان میں ایک ساتھ جمع ہیں۔

هم والازواج و فرعا طهرکم — حسنان منکم منهما النجباء

ان میں والد، شوہر اور حسنین جن کو اللہ نے پاک کیا اور ان سے شرفاء کی نسل چلی۔

ما أشرقت بالعلم شمس هدایة — الا و منکم نورها الوضاء

علم کے ذریعہ ہدایت کی کوئی روشنی نہیں پھوٹی مگر یہ کہ اس سورج کی روشنی آپ تک ضرور پہنچتی ہے۔

مالاح لا انها نجم ساطع — الا وفی فلک لکم مشاء

رشد و ارشاد کا کوئی ستارہ نہیں روشن ہوا مگر یہ کہ آسمان میں آپ لوگ چلتے ضرور نظر آئے۔

کلا ولا سلک الطریق مجاهد — الا وأنتم سنة غراء!!!

ہرگز کوئی مجاہد راہ نہیں چلا مگر وہ آپ کی روشن سنت پر عمل پیرا ہوا۔

يا بضعة المختار أنى ترتقي — لمقامك العالي الكريم نساء

اے محمد ﷺ کی لخت جگر آپ کے بلند و بالا اور باعث شرف مقام تک عورتیں کہاں پہنچ سکتی ہیں۔

أنى يساوي العترة من خير الورى — بسواه أنى تستوي الأجزاء

بہت سے اجزاء مل کر بھی مخلوقات میں سب سے بہتر کے ایک جزو کی برابری کہاں کر سکتی ہیں۔

طهرت قلبي بالتحدث عنكم — فأتاه من نور الحديث صفاء

آپ لوگوں کے متعلق گفتگو کر کے ہم نے اپنے دل کو پاکیزہ کیا ہے کہ اس نورانی گفتگو سے روشنی ملتی ہے۔

وسعيت بين اكل أجمل دعوة — أنتم جمال أصولها البناء

میں نے دعوت کو سب تک پہنچانے کی ٹھانی ہے کہ آپ لوگ ان کے تعمیری اصولوں کا جمال ہیں۔

وقد اتخذت جمالكم لي مذهباً — فبه يزول البؤس والضراء

اور میں نے آپ لوگوں کے جمال کو اپنا مذہب بنا لیا ہے کہ اس سے تنگی اور نقصان دور ہو جاتے ہیں۔

وبه أنال رعاية وهداية — ويعم جسمي والفؤاد شفاء

اور اس کے ذریعہ مجھے مراعات و ہدایت نصیب ہوتی ہے اور جسم کو توانائی اور دل کو شفا ملتی ہے۔

رباه اني طامع في وصلهم — دنيا وأخرى والقبول رجاء

اے ان کے رب کریم میں ان لوگوں کے وصل کا حریص ہوں دنیا و آخرت میں قبولیت کی امید کرتے ہوئے۔

ويمدني الرحمن منه بفضله — فهو الكريم وشانه الاعطاء

اور رحمن ان کے واسطے سے اپنے فضل کو مجھ پر عام کرتا ہے اور وہ تو کریم ہے اس کی شان ہی عطا ہے۔

مولاي صلى الله النبي وآله — وهب السلام بعمه الأثراء

اے اللہ درود بھیج نبی ﷺ اور آل نبی ﷺ پر اور اپنے سلام سے ان سب کو مالا مال کر دے۔

منقبت

نشید فی مدح الزہراء سلام اللہ علیہا

(سیدۃ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کے لئے ایک مدحی ترانہ)

فی حمی الزہراء نحن — من علی الأحباب تحنوا

ہم فاطمہ سلام اللہ علیہا کی حمایت وحفاظت میں ہیں، کون ہے جو احباب کا اشتیاق رکھتا ہے۔

فاطم "قلب" سلیم — فاطم "نور" عظیم

فاطمہ سلام اللہ علیہا بہت بڑے دل والی اور نور عظیم ہیں۔

فاطم "أم أبیہا" — صار قلبی من سبیہا

فاطمہ سلام اللہ علیہا ام ابیہا کہ میرا دل ان کا اسیر ہے۔

فاطم جنۃ مأوی — ہی من ہی سلوی

فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کا ٹھکانہ اور من وسلویٰ ہیں۔

فاطم أم العلوم — ذکرہا یجلی ہمومی

فاطمہ سلام اللہ علیہا بحر علوم ہیں ان کا ذکر میرے غم میری پریشانیوں کو دور کر دیتا ہے۔

یا محبیہا فیہا — فاطم فی العلم فن

اے ان کے لئے محبت کرنے والے، فاطمہ سلام اللہ علیہا علم میں ایک فن کا مرتبہ رکھتی ہیں۔

فاطم "نعم البتول" — فاطم "بنت الرسول"

فاطمہ سلام اللہ علیہا کیا ہی خوب بتول ہیں، فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

فاطم "زوج علی" — زوجہا خیر ولی

فاطمہ سلام اللہ علیہا کے شوہر حضرت علی علیہ السلام ہیں اور وہ خیر ولی ہیں۔

من یوالیہ یوالی — فیکم آل فمنوا

تو جو ان سے دوستی کرتا ہے وہ دوستی کرتا ہے تمام آل سے تمہارے لیے بہتر ہے کہ اہل بیت کے ساتھ بھلائی کرو۔

منقبت

طیبوا مجلسنا الخاتمه — واذکروا أم أبیها فاطمه

مجلس کو خاتمہ کے اعتبار سے مبارک بناؤ اور ذکر کرو ام ابیہا فاطمہ ؓ کا۔

شفوا سمعی بذکر الطهر من — شاء ها ربی تکون الراحمه

میری سماعتوں کو مزین کرو اس پاکیزہ صفت کے ذکر سے جس کے متعلق
میرے رب نے بھی چاہا کہ وہ رحم کرنے والی ہو۔

بحر علم سفن الفهم به — لم تزل یا صالح فیه عائمه

اے آواز لگانے والے! وہ علم کا سمندر ہیں کہ ان کو سمجھنے سے عقلیں اب تک قاصر ہیں۔

کیف لا والمصطفی والدها — وعلی بابه کن لازمه

اور یہ کیوں نہ ہو جبکہ حضرت محمد ﷺ ان کے والد (جو کہ شہر علم) اور
علی ؓ اس کے دروازے ہیں تو تم ان کو لازم پکڑو۔

دو حتا مجد لکل الأعصر — بحسین و حسن دائمه

ہر زمانے کے لیے ہمیشہ حضرات حسنین ؓ مجد و بزرگی کے مرجع و یگانہ ہیں۔

وسری نور هما یاصاحبی — فی الذی والا همو للخاتمه

اے میرے دونوں ساتھیوں! میرا راز دونوں کا نور ہے اس کے سلسلہ میں جو خاتمہ کو جاری رکھنے کے لیے ہے۔

فلهذا السر طابت حضرة — لم تزل بالحمد شکراً قائمه

اس راز کے لیے وہ ہمیشہ مبارک و موزوں رہیں اور برابر حمد و شکر کے ساتھ قائم رہیں۔

ورجال الله فیها حضروا — وتجلت عنا هموم قائمه

ان کے پاس بہت سے اللہ کے بندے حاضر ہوئے اور ہم سے بہت سارے شدید غم کا ظہور ہوا۔

وتنادت کل أملاک السماء — ها هنا قوم بطه هائمه

تمام آسمان کے فرشتے پکارتے ہیں کہ حضور ﷺ سے محبت کرنے والے لوگ یہاں ہیں۔

منقبت

منظوم القابات سیدۂ کائنات رضی اللہ عنہا

القاب بنتُ المصطفیٰ کثیرۃ — نظمت منها نبذۃ یسیرۃ

القاب بنت مصطفیٰ ہیں بے حد و بے شمار — کچھ نقل کر رہا ہوں منظم بہ اختصار

نفسی فداها و فدا أبیها — وبعلها والولی مع بنیها

خود ان پہ اور ان کے پدر پہ فدا یہ جاں — شوہر پہ اور پسر پہ بھی قرباں ہیں بے گماں

سیدۃ انسیة حوراء ! ! ! ! — انوریة حانیة عذراء

حوروں کے درمیان ہیں انسیہ سیدہ — کہتے ہیں ان کو حانیہ عذرا و نوریہ

کریمة رحیمة شهیدۃ — عفیفة قانعة رشیدۃ

بی بی کریمہ اور رحیمہ شہیدہ ہیں — اوصاف قانعہ و عفیفہ رشیدہ ہیں

شریفة حبیبة محترمة — صابرۃ ، سلیمة مکرمة

ہیں محترم شریفہ حبیبہ خدا کی ہیں — اور صابرہ سلیمہ مکرم سدا کی ہیں

میمونة منصورۃ محتشمة — جمیلة جلیلة معظمة

میمونہ ہیں جلیلہ جمیلہ بھی ہے لقب — یعنی معظمہ ہیں وہ منصورہ باادب

حاملة البلوی بغیر شکوی — حلیفة العبادۃ والتقوی

سہہ کر مصیبتیں بھی گلے کو نہ لب کھلے — تقویٰ شیم عبادتوں میں روز و شب کٹے

شفیعة العصاۃ أم الخیرۃ — تفاحة الجنة والمطهرۃ

بنیاد نیکیوں کی گنہگاروں کی شفیع — پاکیزہ اور سیب جناں کی طرح نفیع

سیدۃ النساء بنتُ المصطفیٰ — صفوۃ ربها و موطن الهدی

سردار عورتوں کی ہیں وہ بنت مصطفیٰ ﷺ — اپنے خدا کی منتخب اور مرکز ھدی

قرة عينُ المصطفى و بضعته	مهجة قلبه كذا البقية
خنکی چشم مصطفی ﷺ ہیں بضعۃ الرسول	دھڑکن نبی کے دل کی بقیہ بھی ہیں بتول

حكيمة فهيمة عقيلة	محزونة مكروبة عليلة
کہیے علیمہ اور فہیمہ عقیلہ بھی	ہیں مبتلاء کرب حزینہ علیلہ بھی

عابدة زاهدة قوامة	باكية صابرة صوامة
وہ عابدہ ہیں زاہدہ باکثرت قیام	باکیہ صابرہ بھی اور صائم الدوام

عطوفة رؤوفة حنانة	البرة الشفيقة الدنانة
حنانہ اور عطوف رؤوف ہے ان کے نام	گریاں ہیں نیکو کار شفیقہ بے حد تمام

بدر تمام غرة غراء ! !	روح أبيه درة بيضاء!!
بدر تمام غرہ غرا لقب بھی ہیں	روح پدر ہیں اور در بیضاء یہ لقب بھی ہیں

ولية الله وسرُّ الله	أمينة الوحي وعين الله
اللہ کی ولیہ ہیں راز خدا بھی ہیں	ہمراز وحی و ہم سخن مرتضیٰ بھی ہیں

مكينة في عالم السماء	جمال الآباء شرف الابناء
وہ عالم سماء کی مکینہ ہیں اک طرف	آبائی ہے جمال تو ابناء کا شرف

درة بحر العلم و الكمال	جوهرة اللّٰه الجلال!!!
بی بی دراصل گوہر علم و کمال ہیں	حق یہ ہے آپ جوہر عزوجلال ہیں

ليلة قدر ليلة مباركة	ابنة من صلت به الملائكة
برکت کی رات اور ہیں شب قدر کا وجود	بیٹی ہیں اس کی جس پہ ملائک پڑھیں درود

قرار قلب أمها المعظمة	عالية المحل سر العظمة
اپنی عظیم ماں کے وہ دل کا قرار ہیں	عالی محل ہیں سر عظیم الوقار ہیں

منقبت

مریم از یک نسبت عیسی عزیز — از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز

حضرت عیسیٰ کی اک نسبت سے ہیں مریم علیہا السلام عزیز — اور ہیں سب نسبتوں سے فاطمہ سلام اللہ علیہا عزیز

نور چشم رحمۃ للعالمین — آن امام اولین و آخرین

رحمت للعالمین کی آنکھ کا ہیں آپ نور — جو امام اولین و آخرین تھیں باشعور

آنکہ جان در پیکرِ گیتی دمید — روزگارِ تازہ آئین آفرید

روح جس نے پیکرِ گیتی میں ڈالی ہے تمام — اک بنا کر کر دیا قانون اس دنیا میں عام

بانوی آن تاجدار "ھل اتی" — مرتضیٰ مشکل کشا، شیر خدا

تاجدار ھل اتی کی ہیں شریک زندگی — مرتضیٰ مشکل کشا، شیر خدا یعنی علی

پادشاہ و کلبہ ای ایوان اُو — یک حسام و یک زرہ سامان اُو

بادشاہوں میں بھی اس گھر کی فقیری شان ہے — ایک تلوار اک زرہ مولا کا یہ سامان ہے

مادرِ آن مرکزِ پرکار عشق — مادر آن کاروان سالارِ عشق

ان کی ماں ہے جن کو کہیے مرکزِ پرکارِ عشق — شبر و شبیر بھی ہیں کارواں سالارِ عشق

آن یکی شمع شبستانِ حرم — حافظِ جمعیت خیرُ الامم

ہیں وہی دراصل اک شمع شبستان حرم — امت خیر الامم کے ہیں محافظ باحشم

تا نشیند آتش پیکار و کین — پشت پا زد بر سرِ تاج و نگین

کی حسن علیہ السلام نے آگ ٹھنڈی نفرت و پیکار کی — تخت کیا تاج و حکومت پر بھی ٹھوکر مار دی

وآن دگر مولای ابرارِ جہان — قوت بازوی احرارِ جہان

دوسرے لخت جگر مولائے ابرار جہاں — قوت اسلام ہیں بازوئے احرار جہاں

در نوای زندگی سوز از حسین — اهل حق حریت آموز از حسین

زندگی کے ساز میں اک سوز ہے شبیر سے — سیکھتے ہیں لوگ آزادی کی لے شبیر سے

مزرع تسلیم را حاصل بتول — مادران را اسوۂ کامل بتول

فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں مرضی داور کی کھیتی کا حصول — ماؤں کی خاطر ہے کافی اسوۂ بنت رسول

بہر محتاجی دلش آنگونہ سوخت — با یہودی چادر خود را فروخت

ہیں گئی ایسے کہ محتاجوں کو خاطر بے گماں — اپنی چادر بیچ ڈالی اک یہودی کے یہاں

نوری وهم آتشی فرمانبرش — گم رضایش در رضای شوهرش

جس کے زیر حکم ہیں جن بھی فرشتے بھی جناب — اس کی مرضی مرضی شوہر میں گم ہے بے حساب

آن ادب پروردۂ صبر و رضا — آسیا گردان و لب قرآن سرا

سایۂ صبر و رضا میں پرورش اس کی ہوئی — ہاتھ میں چکی لبوں پہ قرأت قرآن رہی

گریه‌های او ز بالین بی نیاز — گوهر افشانده بدامان نماز

استراحت خواب اور بستر سے ہو کر بے نیاز — آہ و زاری اشک افشانی سے پڑھتی تھیں نماز

اشک او بر چید جبریل از زمین — همچو شبنم ریخت بر عرش برین

ان کے آنسو اس زمیں سے چن کے جبرائیل نے — ہر طرف مانند شبنم عرش پر بکھرا دے

رشتۂ آئین حق زنجیر پاست — پاس فرمان جناب مصطفی است

وہ تو کہیے حکم رب کی پاؤں میں زنجیر ہے — مصطفے ﷺ کا ہر گھڑی فرمان دامن گیر ہے

ورنه گرد تربتش گردید مے — سجده ها بر خاک او پاشید مے

ورنہ میں کرتا طواف تربت زہرا مدام — اور اس کی خاک پہ سجدے کیا کرتا دوام

فارسی کلام

قلندر لاہوری حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

منظوم اُردو ترجمہ

پروفیسر عراق رضا زیدی، جامعہ ملیہ، دہلی ہند

منقبت

من چگویم وصف آن خیرُالنساء
ذرہ کی داند صفاتِ ماہ را

این قدر دانم کہ آن عفت مآب
فرد بُودی گر نہ بُودی بُوتراب

سیدہ معصومۂ عرشِ احتشام
سیدہ مخدومۂ کلِ انام

سیدہ مرآتِ ایمان و صواب
سیدہ مصباح چون اُم الکتاب

سیدہ ممدوحۂ ربِ کریم
سیدہ در بحرِ دین دُرِّ یتیم

سیدہ نخلِ نبوت را ثمر
سیدہ شاخِ سیادت را شجر

سیدہ بدرِ سپہرِ عزت است
سیدہ صدرِ نساءِ جنت است

ای زہی شانِ شہ عقدہ کشا
گشت با خاتونِ محشر کد خدا

ہم ز اولادش امامانِ کرام
از حسن تا مہدیِ عالی مقام

ہر یکی چون مصطفیٰ ﷺ ہادیِ دین
گویمش صلوا علیہم اجمعین

ماخوذ از: **مثنوی نالۂ شبگیر**
بہار حسین عظیم آبادی، پٹنہ ہند

منقبت

فاطمہ ؓ بنتِ محمد مصطفےٰ ﷺ
فاطمہ ؓ روحِ رسول ﷺ دوسرا

فاطمہ ؓ شانِ رسول ﷺ ہاشمی
فاطمہ ؓ جانِ رسول ﷺ ہاشمی

ملکۂ مُلکِ سخاوت فاطمہ ؓ
منبعِ نور و ہدایت فاطمہ ؓ

مطلعِ چرخِ کرامت فاطمہ ؓ
مرجعِ انوار و رحمت فاطمہ ؓ

حُلّۂ تطہیرِ حق بر دوشِ اُو
آمدند حسنین ؓ در آغوشِ اُو

فاطمہ ؓ نورِ نگاہِ مصطفےٰ ﷺ
خانۂ اُو جلوہ گاہِ مصطفےٰ ﷺ

فاطمہ ؓ اُمِّ شہیدانِ وفا
فاطمہ ؓ نازِ جنابِ مرتضیٰ

من نہ دانم عز و شانِ فاطمہ ؓ
کعبۂ من آستانِ فاطمہ ؓ

ذرّہ ناچیز من اُو آفتاب
من کُجا و اُو کجا عالی جناب

ملکۂ فردوس اُو من رُوسیہ
اُو کرم، من سرتاپا جرم و گنہ

بہرِ لطفِ مصطفےٰ ﷺ بہرِ خدا
رحم کُن یا سیدہ بر حالِ ما

لطفِ تو بالاتر از وہم و خیال
رحم کُن بر صائمؔ آشفتہ حال

علامہ صائمؔ چشتی ؒ فیصل آباد

منقبت

ظلِ لطفِ کبریا شہزادیٔ کونین ہیں
لختِ جانِ مصطفےٰ ﷺ شہزادیٔ کونین ہیں

اُن کی سیرت پر ہے نازاں زہد و تقویٰ کی جبین
عظمتِ صدق و صفا شہزادیٔ کونین ہیں

خاطرِ دینِ نبی ﷺ کی پرورش سبطین کی
بانوئے شیرِ خدا شہزادیٔ کونین ہیں

فرش سے ہے عرش تک اک دھوم ان کے فضل کی
عزم و ایثار و وفا شہزادیٔ کونین ہیں ! !

ناز اُن کے خود اٹھاتا ہے خداوندِ جہاں
نغمۂ حق کی صدا شہزادیٔ کونین ہیں ! !

حضرت سارہ ہوں وہ یا ہاجرہ و آسیہ
شان میں سب سے جدا شہزادیٔ کونین ہیں

ہوتے ہیں حاضر ملائک با ادب ان کے حضور
پارسا خیر النساء شہزادیٔ کونین ہیں ! !

جس طرف وہ جائیں جائے رحمتِ حق ساتھ ساتھ
محرمِ صلِّ علےٰ شہزادیٔ کونین ہیں ! !

افتخار حافظ کا ہے نادر خراج اُن ﷺ کے حضور
ان پہ شاداں مرحبا شہزادیٔ کونین ہیں

میں بھی شامل ان کے مداحوں میں ہوں فیض الامیںؔ
دین و ایماں کی ضیا شہزادیٔ کونین ہیں

صاحبزادہ پیر فیض الامین فاروقی سیالوی ایم اے، موہنیاں شریف ضلع گجرات

منقبت

پیکرِ شرم و حیا، شہزادیِ کونین ہیں
جلوہ گاہِ مصطفیٰ ﷺ شہزادیِ کونین ہیں

آپ کی عترت میں ہیں سارے امام و اولیاء
ہر فضیلت کی بقا شہزادیِ کونین ہیں

مادرِ حسنین و زینب آلِ احمد کی رداء
بانوئے شیرِ خدا شہزادیِ کونین ہیں

نازشِ حوا خدیجہ کی چمک مریم کا ناز
آپ ہی خیر النساء شہزادیِ کونین ہیں

آپ کے نانا ہیں صدیق و عمر حمزہ چچا
بیبیوں میں یوں جدا شہزادیِ کونین ہیں

افتخار احمد بھی خادم ہے بلالؔ اُن کا گدا
مومنو کا آسرا شہزادیِ کونین ہیں

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

پڑا ہوں در پہ ترے مثلِ کاہ یا زہرا
ملے فقیر کو خیرات چاہ یا زہراء

ہے مرتضیٰ ترے شوہر، تو مصطفیٰ ﷺ بابا
زہے یہ اوج و شرف، عزو جاہ یا زہراء

ملے جو اس کی اجازت مجھے شریعت سے
تو تیرا در ہو میری سجدہ گاہ یا زہراء

خدا کو میں نے سدا لا شریک مانا ہے
خدا کے سامنے رہنا گواہ یا زہراء

ہیں جن کے نور سے اُمت کے روز و شب روشن
حسن حسین ترے مہر و ماہ یا زہراء

ترے حسین رضی اللہ عنہ کا کردار دیکھ کر اب تک
پکارتے ہیں ملک واہ واہ یا زہراء

درود تجھ پہ ہو مصداق بضعۃ منی!!
مروں تو لے کے مروں تیری چاہ یا زہراء

بروزِ حشر نہ پُرسا ہو جب کوئی اس کا
ملے نصیر کو تیری پناہ یا زہراء

منقبت

دخترِ ختم الرسل ﷺ جانِ پیمبر فاطمہ
اے وقارِ بو ترابی ، شانِ حیدر فاطمہ

لٹ رہا تھا کربلا میں آپ کا گھر ، فاطمہ
آپ نے دیکھا ہے محشر ، قبلِ محشر ، فاطمہ

آپ کی نسبت ہوئی ہم کو میسر ، فاطمہ
آپ کی مدحت ہوئی اپنا مقدر ، فاطمہ

ذی حسب ، اعلیٰ نسب ، زہرہ لقب ، ذوالاحترام
سب سے اعلیٰ سب سے افضل سب سے بہتر فاطمہ

بندگی کیا ، دین کیا ، ایمان کیا ، اسلام کیا
مصطفےٰ ﷺ ، شیرِ خدا ، شبیر و شبر فاطمہ

عرش ہل جاتا اگر فریاد کو اُٹھتے وہ ہاتھ
آپ نے رکھا اُنہیں چکی کا خوگر ، فاطمہ

مصطفےٰ کے اور آلِ مصطفےٰ کے ہیں غلام
اپنے دامن میں چھپا لیں یہ سمجھ کر ، فاطمہ

خاتمہ بالخیر ہو عشقِ نبی ﷺ میں جب ادیبؔ
ڈال دیں رحمت کی اس مجرم پہ چادر فاطمہ

ادیب رائے پوری

منقبت

رب نے کہا اے میرے دلبر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر
تیری وارث تیری دختر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

دنیا میں جو آئی بتول ہوئی پھر آباد آلِ رسول ﷺ
اَبتر کہے جو وہ خود ابتر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

سارے جہاں کے خزانے دیے ہیں تجھ کو خدا نے
سب کی خالی جھولیاں بھر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

چکی چلائے جھولا جھلائے ورزی حسنین کا کہلائے
جبریل اُس کے در کا نوکر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

اُس کی غذا ہے ذکرِ خدا زیور اُس کا شرم و حیا
آیۂ تطہیر اُس کی چادر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

اُس کا در جنت کا باغ چاند اُس کے در کا چراغ
حوریں کنیزیں اُس کے در پر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

سواری گزرے گی ابھی نظریں نیچی رکھو سبھی
صدا آئے گی روزِ محشر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

غنی جی وہ جنت کی کلی اُن کے حق میں آئے علی رضی اللہ عنہ
کل ایمان ہے اُس کا شہر اِنّا اَعطَینٰکَ الکوثر

شاعر در بتول، عثمان غنی خیال فریدی

منقبت

بڑھے گی تا ابد شانِ علی ہر آن زہرا رضی اللہ عنہا کی
کہ ہے مدحت سرائی کر رہا قرآن زہرا رضی اللہ عنہا کی

کھڑے ہو کر تھے استقبال کرتے مصطفیٰ ﷺ اُنکا
خدا ہی جانتا ہے کس قدر ہے شان زہرا رضی اللہ عنہا کی

نبی ﷺ کے گھر کی ہر نعمت وہی تقسیم کرتی ہیں
ہے گویا سب خدائی ہر گھڑی مہمان زہرا رضی اللہ عنہا کی

نگاہوں کو جھکا لو اہل محشر! یہ ندا ہو گی
سواری خلد میں جائیگی جب ذیشان زہرا رضی اللہ عنہا کی

بپاسِ پردہ ملک الموت کے انکار کرنے پر
خدا نے قبض فرمائی تھی خود ہی جان زہرا رضی اللہ عنہا کی

جبھی تو کٹ کے بھی کربل میں سر اُن کا رہا اونچا
کہ تھی شبیر میں غیرت علی رضی اللہ عنہ کی، آن زہرا رضی اللہ عنہا کی

بیاں کیا شان ہو بنت نبی ﷺ کی تجھ سے اے صائمؔ
تھے پچکی پیتے حور و ملک رضوان زہرا رضی اللہ عنہا کی

محمد بشیر نقشبندی علی پوری

منقبت

بوئے بہشت زوج علی دخترِ رسول ﷺ
اُم اَبیہا، زہرا و منصورہ و بتول

کلثوم، سارہ، آسیہ، مریم کے غول میں
مانند ماہتاب ہوا خاک پر نزول

بطنِ خدیجہ ؓ سے ادب آداب یافتہ
مولائے کائنات جسے سونگھتے وہ پھول

جنت کی نعمتیں، ترے فاقوں کی میزبان
ہونے دیا نہ تجھ کو خدا نے کبھی ملول

بابا کے بعد وہ زیادہ نہ جی سکی
دن زندگی کے صرف بہتر کیے قبول

تجھ سے فقط وراثت نسلِ پدر چلی
اک زین العابدین ؓ نے شجرہ کیا وصول

ہے ناز دیں کو ترے بیٹے حسین ؓ پر
اپنے لہو سے لکھ گیا سچائی کے اصول

زینب کے سر پہ جب کوئی چادر نہیں رہی
تجھ سے لپٹ کے رونے لگی کربلا کی دھول

منقبت

شانِ جنت آپ ہیں ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں
خاتونِ جنت آپ ہیں ، جانِ رسول ﷺ آپ ہیں

آپ کا اسمِ مبارک لیتے ہیں ، قلب کو راحت ملتی ہے
اُم المومنین آپ ہیں ، شانِ رسول ﷺ آپ ہیں

حسنِ عمل آپ کا ، مثال ہے ہم سب کے لئے
شہزادیٔ شہنشاہِ دو جہاں ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں

زوجۂ شیرِ خدا ، مجسم پیکرِ شرم و حیا !!!!
سرورِ قلب و نگاہ آپ ہیں ، شانِ رسول ﷺ آپ ہیں

اسلام زندہ ہوا جن شہزادوں سے ، والدہ ان کی آپ ہیں
تاریخِ قربانیٔ کربلا ، آپ ہیں باعث وارثِ رسول آپ ہیں

آپ کی تعریف اتنی ، کیا کر سکے ، یہ سیاہ کار و حقیر
شاہ نور العین آپ ہیں ، جانِ رسول ﷺ آپ ہیں

کرم آپ سے جن کو ملا ، شامل اُن میں ہے یہ بھی فقیر
عطا ہو جائے نازؔ کو پھر وہ منظر ، آلِ رسول ﷺ آپ ہیں

ریحانہ شفاعت ناز

منقبت

لکھا جو زہراء لفظوں کو تاثیر مل گئی
فکر و نظر کو علم کی تنویر مل گئی

بنت رسول پاک ﷺ کے قربان جایئے
جس کو خدا سے چادر تطہیر مل گئی

بنت رسول ﷺ نے جو غلامی میں لے لیا
سمجھوں گا کل جہان کی جاگیر مل گئی

میں اہل بیت پاک کا ادنیٰ غلام ہوں
شکر خدا کہ مجھ کو یہ تقدیر مل گئی

آزاد رنج و غم سے وہ انسان ہو گیا
جس کو در بتول کی زنجیر مل گئی

دہلیز پنجتن پہ اگر حاضری ہوئی
سمجھوں گا میں کہ خواب کی تعبیر مل گئی

نانا حبیب کبریا ، بابا خدا کے شیر
مادر تمہیں عظیم اے شبیر مل گئی

طاہرؔ در بتول پہ حاضر ہوا میں جب
دل کو سکون آنکھوں کو تنویر مل گئی

طاہرؔ سلطانی

منقبت

فاطمہ زہراء ہے خاتون جنت
ہے جنت کی مختار خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے، بیٹی نبی ﷺ کی
نبی ﷺ کی دل و جان خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے بیوی علی رضی اللہ عنہ کی
علی رضی اللہ عنہ کی ہے ہمراز خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے حسنین رضی اللہ عنہما کی ماں
ہیں حسنین رضی اللہ عنہما قمرین خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے اطہر مطہر
ہے اطہر بہ قرآن خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے بنی سلک سادات
ہے سادات میں شان خاتون جنت

فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا ہے سرتاج فقراء
فقیری کی ہے لاج خاتون جنت

فاطمہ زہراء ہے شافع محشر
ہے محشر میں مقبول خاتون جنت

فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا وسیلۂ الیاسؔ!!
ہے الیاسؔ وابستہ خاتون جنت

پروفیسر محمد الیاس برنی

منقبت

دلیلِ طہارت ہے خاتونِ جنت
سراپا صداقت ہے خاتونِ جنت

محمد ﷺ سا والد خدیجہ ؓ سی مادر
عجب تیری عظمت ہے خاتونِ جنت

وفا کا صحیفہ حیا کا جریدہ
بجا تیری سیرت ہے خاتونِ جنت

ترے در سے نسبت ترے در پہ جھکنا
خدا کی عبادت ہے خاتونِ جنت

علی مرتضیٰ ؓ تا امامِ زمانہ
اماموں کی حرمت ہے خاتونِ جنت

نہ دوسرا اور تیری رضا کی
سبھی کو ضرورت ہے خاتونِ جنت

ترا اور شاہِ نجف کا وسیلہ
فقیروں کی ثروت ہے خاتونِ جنت

وہ ہی ہیں صحابہ جہاں میں مکرم
جنہیں تجھ سے نسبت ہے خاتونِ جنت

محمد ﷺ خدا کی ہیں رحمت جہاں میں
محمد ﷺ کی رحمت ہے خاتونِ جنت

بلالؔ اپنا ایمان ہے روزِ محشر
نوید شفاعت ہے خاتونِ جنت

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

شانِ لطف و کرم سیدۂ فاطمہ
ہے وفا کا بھرم سیدۂ فاطمہ

تیری نسبت سے عباسؑ کا روز میں
چومتا ہوں علم سیدۂ فاطمہ

تیرے اوصاف مجھ جیسے کم علم سے
کیسے ہوں گے رقم سیدۂ فاطمہ

قتلِ شبیرؑ محشر تلک تیرا بھی
ہم منائیں گے غم سیدۂ فاطمہ

ذکر تیرا ہی کرتے ہیں ہم ہر جگہ
ہو عرب یا عجم سیدۂ فاطمہ

چومتے ہیں تصور میں اہلِ ولاؑ
تیرا نقشِ قدم سیدۂ فاطمہ

ہائے دیکھے بہت بعدِ خیرُ الوریٰ
تو نے رنج و الم سیدۂ فاطمہ

ہم عزادارِ مولا علیؑ کی ثنا
کرتے ہیں دم بہ دم سیدۂ فاطمہ

ہے بلالؔ آلِ احمدؐ پہ دل سے فدا
تیرے در کی قسم سیدۂ فاطمہ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

سادات کی جہاں میں عزت ہے فاطمہ علیہا السلام سے
اور دینِ مصطفےٰ ﷺ کی شوکت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

ضامن وہی ہیں غم کے پیغام معرفت کی
وابستہ اولیاء کی قسمت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

جو رحمت خدا ہے سارے جہاں کے حق میں
اس فضل کبریا کی رحمت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

بعد از غدیر مسلک میں اہل معرفت کی
منسوب ہر بشر کی عظمت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

تو کتنی خوش رہا ہے دارین میں خدیجہ علیہا السلام
تیرے چمن میں پھیلی نکہت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

میرا قلم قصیدے حیدر علیہ السلام کے کیوں نہ لکھے
فضل خدا سے اس کو نسبت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

کم ہے بلالؔ کیا یہ بہت نبی ﷺ کی عظمت؟
محشر تلک نبی ﷺ کی عترت ہے فاطمہ علیہا السلام سے

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

دلِ احمد ﷺ کی راحت فاطمہ زہراء سلام اللہ
ہیں خاتونِ قیامت فاطمہ زہراء سلام اللہ

ترے بارے میں لکھتے ہیں مورخ چودہ صدیوں سے
کتابِ شرم و عصمت فاطمہ زہراء سلام اللہ

بجا تیری حیاتِ پاک کا ہر ایک لمحہ ہے
حدیثوں کی وضاحت فاطمہ زہراء سلام اللہ

سرِ منبر مجالس میں تری عظمت بیاں کرنا
بلاشک ہے سعادت فاطمہ زہراء سلام اللہ

میں دیکھوں کیسے جی بھر کر تری نورانی تربت کو
نہیں مجھ میں یہ جرأت فاطمہ زہراء سلام اللہ

تری تعظیم کرتے تھے سمجھ کر بوذر و سلماں
شہ بطحا ﷺ کی سنت فاطمہ زہراء سلام اللہ

بلالؔ اس پر یقیناً لطفِ حق ہو گا قیامت میں
کریں جس کی شفاعت فاطمہ زہراء سلام اللہ

بلال رشید، اسلام آباد

منقبت

نام لیتا ہے سر جھکا کے ہر انسان فاطمہ علیہا السلام کا
پنجتن ہیں فاطمہ علیہا السلام کے، اور قرآن فاطمہ علیہا السلام کا

بابا ہے سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ علیہا السلام کا
ہے شوہر بتول علیہا السلام ولیوں کا سلطان فاطمہ علیہا السلام کا

قرآن پاک اور دین اسلام کا کرو تحفظ
یاد رکھو! یہ امت پہ ہے احسان فاطمہ علیہا السلام کا

در دولت سے کبھی کوئی خالی نہیں لوٹا
جبرئیل بھی بنا ہے مہمان فاطمہ علیہا السلام کا

"خاتون جنت" کا رتبہ ہے فقط آپ علیہا السلام کو حاصل
ہو سکا نہ اور کوئی شایانِ شان فاطمہ علیہا السلام کا

کھل گیا پھر فیضانِ رحمت "انا اعطینک الکوثر"
مٹانا چاہا جب بھی کسی نے نام ونشان فاطمہ علیہا السلام کا

سارا جہاں کھاتا ہے صدقہ چادر تطہیر کا
گھر گھر میں بچھا ہے دسترخوانِ فاطمہ علیہا السلام کا

میں گناہ گار ہوں مگر نسبت زہرائی پر ہے ناز بہت
نظر ہے مجھ پہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فیضان فاطمہ علیہا السلام کا

اہل جنت گزر رہے تھے مدحتِ پنجتن کرتے کرتے
اور پڑھ رہا تھا قصیدہ در رضوان فاطمہ علیہا السلام کا

بتولؔ کر لی ادا تو نے سنتِ خدا!!
بے شک اللہ تعالیٰ ہے ثنا خوان فاطمہ علیہا السلام کا

غزالہ افضال ماروی بتول

منقبت

گر کھلے قسمت تو میں پنجتن کے در کا طواف کروں
میں جناب سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کے گھر کا طواف کروں

جس جس جگہ بھی لگے آپ سلام اللہ علیہا کے قدموں کے نشان
میں ہر اُس گلی ، ہر شہر کا طواف کروں

جہاں پہ کرتی تھیں سجدہ حضرت حسین علیہ السلام کی اماں
میں اس زمین کے ہر ذرے، ہر گہر کا طواف کروں

اگر خواب میں آ جائیں کبھی آقا حسین علیہ السلام میرے
میں تو جھوم کر خوشی سے دلبر کا طواف کروں

ممکن ہو اگر یہ میری عرصہ حیات میں یارو!
تو میں ساری آل پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طواف کروں

خود فاقہ کشی اور دوسروں پر عطائیں تھی عطائیں
اُس بے داغ ذات کے ہر ہنر کا طواف کروں

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے خون کے ہر ہر قطرے کو سلام
میں کیوں نہ اس طہارت کے سمندر کا طواف کروں

کیا شان اس چوکھٹ کی جسے حاصل ہے تیری نسبت
میں پھر پھر کے اس کے ہر پتھر کا طواف کروں

آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاں قرآن نے خیر کثیر کی عطا
ہو سکے تو میں سورۂ کوثر کا طواف کروں

بتولؔ خوشبو پا کر تیرے سخن میں جب زہرہ سلام اللہ علیہا کی
جی چاہتا ہے تیرے ذوق نظر کا طواف کروں

غزالہ افضال ماروی بتول

منقبت

کل مومن عورتوں کی ہیں شان فاطمہؓ
"لاریب فیہ" ہیں کل ایمان فاطمہؓ

جس کی دہلیز پر خیرات مانگے حیا
وہ نزول قرآن والے تیرے درو بام فاطمہؓ

سر جھکائے کھڑے ہیں انبیاء و اولیاء سبھی
سرِ محشر آرہی ہیں حسینؓ کی اماں جان فاطمہؓ

حد ادب کیا میں ڈھونڈوں چراغ تعظیم لے کر
ادب تیرے خاکِ پا پہ ہے قربان فاطمہؓ

تا قیامت تیرے حسینؓ پر کروڑوں سلام
اسلام پر ہیں تیرے بے پناہ احسان فاطمہؓ

جو مانگنا ہے جا کے آل نبی ﷺ سے مانگو
سخی ہیں یہ مالک دوجہان فاطمہؓ

عطا ہو ہم غلاموں کو تیرے در کی ایسی
تا قیامت بن کر رہیں تیرے دربان فاطمہؓ

رب نے خوب سنوارے ہیں رب کو بے حد پیارے ہیں
پہلے محمد ﷺ اور علیؓ، تیسرا نام فاطمہؓ

اس خطا کار پر بھی اک نگاہ کرم ہو اے بنت محمد ﷺ
مل جائے اسے بھی کوثر کا جام فاطمہؓ

بتول کو حاضری کی سوغات مل جائے اسی سال
سوئے طیبہ ہی رہتا ہے اس کا دھیان فاطمہؓ

غزالہ افضال ماروی بتول

سیدۂ کائنات ؓ کی بارگاہِ مقدسہ میں ہدیۂ سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ نَبِيِّ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ حَبِيْبِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَلِيْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ صَفِيِّ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ اَمِيْنِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ
وَخَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْحَسَنِ
وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الصِّدِّيْقَةُ
الشَّهِيْدَةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الرَّضِيَّةُ الْمَرْضِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ
اَيَّتُهَا الْفَاضِلَةُ الزَّكِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْحَوْرَآءُ الْاِنْسِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ
عَلَيْكِ اَيَّتُهَا التَّقِيَّةُ النَّقِيَّةُ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ الْعَلِيْمَةُ ،
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
عَلَيْكِ وَعَلٰى رُوْحِكِ وَبَدَنِكِ اَشْهَدُ اَنَّكِ مَضَيْتِ عَلٰى بَيِّنَةٍ رَبِّكِ
وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنْ آذَاكِ فَقَدْ آذٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لِاَنَّكِ بَضْعَةٌ مِّنْهُ وَرُوْحُهُ الَّتِيْ بَيْنَ
جَنْبَيْهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ

خاتونِ جنت ؓ کے مزارِ مقدس کی موجودہ تصویر

سلام

یا بتول سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک!!
قرۃ العین محمد ﷺ — جان جانان محمد ﷺ
پیکر عین محمد ﷺ — شان ذی شان محمد ﷺ

یا بتول سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک!!
مادر حسنین تم ہو — آئینہ قوسین تم ہو
فاتح بابین تم ہو — حرمت کعبین تم ہو

یا بتول سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک!!
پنجتن کی جان تم سے — اور نبی کی شان تم سے
حیدری ایمان تم سے — اور حسینی آن تم سے

یا بتول سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک!!
چادر طاسین تم ہو — دختر یاسین تم ہو
لائق تحسین تم ہو — مونس غمگین تم ہو

یا بتول سلام علیک — صلوۃ اللہ علیک!!
قوم مستحکم تم ہی سے — بارور اُمت تم ہی سے
اصلہا ثابت تم ہی سے — فرعہا صامت تم ہی سے

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

سطوت وحدت تم ہی ہو باعث ہمت تم ہی ہو

مادر ملت تم ہی ہو بہتر اُمت تم ہی ہو

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

فاطمہ ؑ زہراء خبر لو اپنی اُمت کی خبر لو

مادرِ مشفق خبر لو ان غلاموں کی خبر لو

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

معنی قرآں عطا ہو حاصل ایماں عطا ہو

قوتِ شیراں عطا ہو شوقِ صدیقاں عطا ہو

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

جوشِ شبیری عطا ہو فقر کراری عطا ہو

حیدری قوت عطا ہو پھر وہی ہمت عطا ہو

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

آپ ایمان و حیا ہیں پیکر صدق و صفا ہیں

آپ ہی نور ولا ہیں نازشِ آلِ عبا ہیں

یا بتول ؑ سلام علیک صلوۃ اللہ علیک !!

آپ ہیں ماہِ نبوت آپ سے جاری ولایت

آپ سے اُمت پہ رحمت آپ کے صدقے شہادت

یا بتول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک!!

جب دُعا حضرت نے کی تھی آپ کی حق نے سنی تھی

پھر سے اے زہراء خبر لو مادرِ مشفق خبر لو!!

یا بتول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک!!

شبر و شبیر صدقے حیدرِ کرار صدقے

اُمتِ بیمار صدقے احمدِ مختار صدقے

یا بتول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک!!

قوتِ شیراں عطا ہو حاصلِ ایماں عطا ہو

جوشِ شبیری عطا ہو پھر وہی ہمت عطا ہو

یا بتول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک!!

آپ ہیں بانوئے حیدر آپ ہم شکلِ پیمبر ﷺ

آپ ہیں رحمت کی چادر آپ ہی اُمت کی مادر

یا بتول سلام علیک صلوۃ اللہ علیک!!

اپنی اُمت کی خبر لو ان غلاموں کی خبر لو

آپ کا سایہ ولیؔ پر آپ کی شفقت سبھی پر

ولیؔ الدین

سلام

فاطمہ بنت محمد مصطفیٰ تجھ پر سلام
زوجۂ مولا علی شیر خدا تجھ پر سلام

ہو جسے معلوم آل مصطفیٰ کی منزلت
بھیجتا ہے وہ مسلماں برملا تجھ پر سلام

سورۂ کوثر کی ہم تفسیر کہتے ہیں تجھے
اے چمن زار محمد کی صبا تجھ پر سلام

صدق احمد کی شہادت تھی تری مادر بجا
اے ولایت کی شہیدہ ہر ادا تجھ پر سلام

با ادب تیرے در دولت پہ دے کر حاضری
بھیجتے ہیں سب امام و اصفیا تجھ پر سلام

دل بلالؔ حق نوا کا کہہ رہا ہے ہر گھڑی
اُمت شاہ اُمم کی محسنہ تجھ پر سلام

بلال رشید، اسلام آباد

السلام اے راحت قلب نبی
السلام اے زوجہ مولا علی
آپ کی سیرت پہ یا خیر النساء
ناز کرتی ہے خدا کی بندگی

سلام

دخترِ خیر الوریٰ خاتونِ جنت السلام
بانوئے شیرِ خدا خاتونِ جنت السلام

پیکرِ شرم و حیا خاتونِ جنت السلام
معنیٔ لطف و عطا خاتونِ جنت السلام

حرمت آلِ ابوطالب تری ہی ذات ہے
آلِ احمد ﷺ کی ردا خاتونِ جنت السلام

تو وقارِ آسیہ ہے تو ہے نازِ ھاجرہ
اے حجابِ اُمّہا خاتونِ جنت السلام ! !

دیکھ کر شبیر و زینب کا شعورِ بندگی
کہہ رہی ہے کربلا خاتونِ جنت السلام ! !

با ادب تیرے درِ دولت پہ دے کر حاضری
کہتے ہیں اہلِ ولا خاتونِ جنت السلام

خالقِ کل کو ترا جود و کرم محبوب ہے
ہے صدائے حل اَتیٰ خاتونِ جنت السلام

مادرِ حسنین و زینب مصطفیٰ ﷺ کی نورِ عین
اے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دُعا خاتونِ جنت السلام

سر جھکا کر روضۂ خیر النساء کے رُوبرو
کہہ بلالِ حق نوا خاتونِ جنت السلام

بلال رشید، اسلام آباد

اِذا فِی مَجلِسٍ نَذکُرُ علیًا
وسِبطَیہِ وَ فاطِمۃَ الزّکِیّۃ

جب کسی مجلس میں ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ، ان کی اولاد اور
حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا (کے فضائل ومحاسن) کا ذکر کرتے ہیں۔

یُقالُ تجاوزُوا یاقومُ ھذا
فھٰذا مِنْ حدیثِ الرّافِضیّۃ

تو کہا جاتا ہے، لوگو! اس ذکر کو چھوڑو، یہ شیعیت کی باتیں ہیں۔

بَرِئتُ اِلَی المُھَیمِنِ مِنْ اُناسٍ
یَرونَ الرّفضَ حُبَّ الفاطمیّۃ

میں اللہ کے لیے ایسے لوگوں سے بری الذمہ ہوں،
جو آل فاطمہ علیہم السلام کی محبت کو تشیع سمجھتے ہیں۔

ماخوذ از دیوان حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

مصنف کتاب هذا
افتخار احمد قادری
کی کتب پر
مقتدر شخصیات
کی طرف سے
موصول ہونے والے
چند تاثرات

کتابیات

مجلات وجرائد، سوشل میڈیا، متعدد ویب سائیٹس کے علاوہ درج ذیل کتب سے بھی بھرپور استفادہ کیا جس کے لئے بندہ ان کتب کے مصنفین کے لئے دُعا گو ہے۔

نام کتاب	مصنف/مرتب/ناشر/مترجم
مناقب علي والحسنين و أمهما فاطمة الزهراء	محمد فؤاد عبدالباقي
اتحاف السائل بما لفاطمة من المناقب	علامه عبدالرؤف المناوي
الابريز	أحمد مبارك السلجماسي
فاطمة الزهراء	عبدالفتاح سعد
أنها فاطمة الزهراء	دكتور محمد عبده اليماني
فضائل مولاتنا فاطمة الزهراء	محمد المعطي الشرقاوي
الثغور الباسمة في مناقب السيدة فاطمة	امام جلال الدين السيوطي
مسند فاطمة الزهراء	امام جلال الدين السيوطي
سیرت فاطمۃ الزہراء البتول	علامہ صائم چشتی
فاطمۃ الزہراء	طالب ہاشمی
عرفان آل محمد ﷺ	تنویر المصطفیٰ قادری اویسی
لسان الحقائق	تنویر المصطفیٰ قادری اویسی
تحقیق فدک	سید احمد شاہ بخاری
تذکرہ خاندان گیلانیہ رزاقیہ حمویہ	سید گل احمد گیلانی قادری رزاقی
فضیلت اہل بیت نبوی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
شان بتول ؓ بزبان رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
شان علی ؓ بزبان نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری
سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری

صاحب تصانیف کثیرہ

محترمی جناب اختار احمد حافظ قادری ایک معروف علمی و ادبی شخصیت ہیں جن کے قلم سے اب تک پچاس سے زائد تصانیف منظر عام پر آ چکی ہیں جن میں بڑی تعداد زیارات مقدسہ اور اُن کے سفرناموں پر مشتمل ہے اس کے علاوہ ہمارے پیرو مرشد عزت مآب جناب پیر سید انور شاہ گیلانی مدظلہ العالی کے احوال اور اُن کے سفرہائے بلادِ اسلامیہ کو بھی تحریر و تصاویر کی صورت میں محفوظ فرما چکے ہیں۔

اہل بیت نبوی کے عظیم گھرانے پر بھی کئی کتب آپ کی نوکِ قلم سے نکل کر منصۂ مشہود پر آ چکی ہیں جن میں فضیلت اہل بیت نبوی، شانِ بتول بزبانِ رسول، شانِ علی بزبانِ نبی، شانِ خلفائے راشدین بزبانِ سید المرسلین سرفہرست ہیں۔

حال ہی اُن کی دو نئی کتابیں منظر عام پر آ گئیں ہیں جو سرکار مدینہ سرورِ قلب و سینہ کے والدین کریمین اور آپ ﷺ کے عظیم چچا، حامی و مددگار سیدنا ابوطالب ؓ کے احوال و آثار اور مناقب پر مشتمل ہیں جو لائق مطالعہ ہیں۔ اسی طرح سید الشہداء سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب ؓ کے احوال و آثار اور مناقب پر ایک اہم کتاب ہے۔

زیرِ نظر کتاب "شہزادیٔ کونین ؓ" ایک گلدستۂ عقیدت ہے جو انہوں نے انتہائی ذوق و شوق اور محبت سے تیار کر کے بارگاہِ سیدۂ کائنات میں پیش کیا ہے، آپ نے قدیم و مستند عربی کتب سے استفادہ کر کے اس بابرکت کتاب کو ترتیب دیا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے قلم میں مزید روانی اور جوش و ولولہ قائم و دائم رکھے اور حیاتِ جاویدانی عطا فرمائے اور آپ کا اپنے محبوبوں میں شمار فرمائے۔ آمین

پیر سید گل احمد گیلانی قادری رزاقی سدوری

انجمن گیلانیہ رزاقیہ، گلشن اقبال، کراچی۔

کتاب سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ

افتخار احمد حافظ قادری صاحب کی تحریر کردہ کتاب "سیدنا ابو طالب رضی اللہ عنہ" جو کہ انہوں نے علامہ پیر سید محمد انور شاہ گیلانی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف کی خواہش پر تالیف کی، بعض سطور کا مطالعہ کیا ہے۔ جس میں حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ثبوت میں بہت بابرکت دلائل دیئے گئے ہیں۔ وہ ہستیاں جن سے حضرت محمد ﷺ نے محبت کی انہیں میں سے ایک ہستی جناب حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کی ہے۔ ان چند مقدس اور محترم ہستیوں میں جناب حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ کا ایک امتیاز یہ ہے کہ جناب حضرت ابو طالب کی رحلت کے برس کو پوری اُمت کے لئے "عام الحزن" قرار دے دینا آپ ﷺ سے محبت کے اظہار کے ساتھ امت مسلمہ کو جناب حضرت ابو طالب کی ذات کی اہمیت کا احساس دلانا بھی ہے اور ان کے ایثار و خلوص کے تقدس کا اعلان بھی ہے۔ پوری تاریخ اسلام میں یہ حیثیت اور وقعت کسی دوسرے مرد کو حاصل نہیں۔

خدائے لم یزل، لایزال کی بارگاہ مجیب الدعوات میں دست بستہ بصد عجز و نیاز دُعا ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی کریم حضرت محمد ﷺ و حضرت جناب سیدۃ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا و حضرت امام علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کے طفیل علامہ پیر سید محمد انور شاہ گیلانی، سجادہ نشین آستانہ عالیہ سدرہ شریف اور مصنف حافظ افتخار احمد قادری صاحب کی اس سعی و کوشش کی قبولیت بخشے اور ان کے لئے سرمایہ آخرت بنائے اور اللہ تعالیٰ ان کے فیض کو جاری رکھے اور ان کے مراتب کو مزید بلند فرمائے۔ آمین

پیر سید ظفر عباس گیلانی، ڈپٹی اٹارنی جنرل آف پاکستان

سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت پیر سید محمد شریف شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (ارائیاں شریف، لاہور)

Brigadier Aamer Amin
Military Secretary to the President
President's Secretariat (Personal)
Aiwan-e-Sadr
Islamabad
DO MS (P)-1/2018

26 September 2018

Mr. Iftikhar Ahmed Hafiz Qadri Shazli
H.No. 599/A-6, St # 9,
Afshan Colony
Rawalpindi Cantt

Dear Mr. Iftikhar Ahmed,

I have been directed by the honourable President Islamic Republic of Pakistan to thank you on his behalf for your letter and sentiments expressed therein. It was indeed very thoughtful of you.

The President appreciates your religious orientation in writing such excellent books.

With regards,

Yours sincerely,

PRIME MINISTER'S OFFICE
ISLAMABAD

Principal Staff Officer
to the Prime Minister
Tele: No. 9207113, 9215034

No.5(2)/PSO(PM)/DS(SPM-79542)/2018 899 Islamabad the 28th September, 2018

Dear Iftikhar Ahmed Hafiz Qadri Shazli Sahib,

I am writing to acknowledge your letter alongwith four books dated 19th September, 2018 addressed to the Prime Minister of Pakistan.

2. It has been desired to convey you the gratitude and regards of the Honorable Prime Minister in response to kind words and wishes expressed in your letter.

Thank you for writing to the Prime Minister.

Sincerely,

(Muhammad Ali)

Mr. Iftikhar Ahmed Hafiz Qadri Shazli
H # 909/ A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi.

بال جبریل میں علامہ اقبال کی ایک نظم ہے جس کا عنوان ہے "روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے" اس کے پہلے ہی بند میں علامہ مرحوم نے انسان کو سفر کی تلقین کی ہے ملاحظہ ہو۔

کھول آنکھ زمیں دیکھ، فلک دیکھ، فضا دیکھ
مشرق سے اُبھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ
اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ
ایام جدائی کے ستم دیکھ جفا دیکھ
بے تاب نہ ہو معرکۂ بیم و رجا دیکھ

زندگی کا سفر بڑا کٹھن اور طویل ہے اس میں قدم قدم پر مشکلات سے واسطہ پڑتا ہے پاؤں فگار ہو جاتے ہیں، ہر گام رکاوٹیں ہر قدم حوادث راستہ روکے کھڑے ہیں عزائم راسخ ہوں اور ارادے اٹل تو کوئی بڑی سے بڑی مشکل ہو آسان ہو جاتی ہے۔ جگر مراد آبادی نے کہا تھا۔

کس کی تلاش، کونسی منزل نظر میں ہے
صدیاں گزر گئیں کہ زمانہ سفر میں ہے

زندگی کے طویل اور کٹھن سفر کے علاوہ انسان طرح طرح کے اسفار سے

دو چار ہوتا رہتا ہے۔ زندگی میں انسان کو سینکڑوں قسم کے سفر کرنے پڑتے ہیں لیکن اس کے لئے عزم، حوصلہ، تڑپ، اور ذوق وشوق لازمی ہے۔ سفر کوئی بھی ہو عزم، حوصلہ، ذوق وشوق اُسے آسان بنا دیتا ہے۔

یہ سعادت اُمت مسلمہ کو ہی حاصل ہے کہ اللہ کی راہ میں طویل اور کٹھن سفر صدیوں سے طے کر رہی ہے یہ سلسلہ ابد الاباد تک جاری رہیگا حج، عمرہ اور مقامات مقدسہ کے طول وطویل سفر، عجیب لذت، کیف وسرور اور قلب ونظر کی بالیدگی اور روح کی آسودگی کا وسیلہ بھی ہے اور مطالعہ ومشاہدہ کا وسیلہ بھی جو ہر ایک کا مقدر نہیں۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزار ہا شجر سایہ دار راہ میں ہے

اہل ایمان کے لئے سفر حج وعمرہ، ایران، عراق، ترکی، مصر، بغداد، اجمیر شریف، دہلی اور ہزاروں ایسے مقامات جو اپنے دامن میں گنجہائے گرانمایہ لئے ہیں، دلدادگان نظارہ کو دعوت نظارگی دیتے رہتے ہیں۔ اور پھر مسافران باذوق واپسی پر اپنے تاثرات کو سفرنامہ کی صورت میں خلق خدا کی نذر کر دیتے ہیں جو اُن کی دلچسپی کا ضامن بنتے ہیں۔

''افتخار احمد حافظ قادری'' بڑے معروف محقق، مصنف ہیں ان کے ابتک دو درجن کے قریب سفرنامے شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی تحریر میں چاشنی، شگفتگی، عقیدت، مودت اور بزرگان دین، صحابہ کرام اور اہل اللہ سے حد سے فزوں ترشیفتگی شامل ہے۔

کچھ عرصہ قبل انہوں نے ''سفرنامہ زیارات ترکی''، ''سفرنامہ زیارت شام و دیار

حبیب ﷺ"، "سفرنامہ زیارات مراکش" اور "سفرنامہ عراق و اُردن" شائع کئے ہیں جن کے لئے وہ جائز طور پر قابل ستائش اور لائق مبارکباد ہیں۔ ان کی تحریریں جامعیت، عقیدت و مودت، تفصیل کے ساتھ ساتھ مقامات مقدسہ کی ایسی جامع تفصیل اور ہو بہو تصویر کشی ہوتی ہے کہ قارئین ایسے محسوس کرتے ہیں کہ وہ خود بھی ان کے ہمراہ مقامات مقدسہ کی زیارت سے مستفید ہو رہے ہیں۔

یہ اُس کی دین ہے جسے پروردگار دے

وہ مقامات مقدسہ اور زیارات کی تفصیل اور جامعیت کو اس خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں کہ اُن کے قارئین کے دل کی گہرائیوں سے ہوک اٹھتی ہے کہ کاش ہمیں بھی ان مقامات جلیلہ اور مقدسہ کی زیارات سے فیضیاب ہونے کی سعادت حاصل ہو۔

خالی باتوں سے تو ہوتی نہیں عزت پیدا
آنکھ کچھ دیکھتی ہے جب تو ادب کرتی ہے

سفرنامہ زیارات ترکی جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے مرتب و مدون کیا ہے۔ ترکی پاکستان کا نہایت معتبر دوست اور ایک اسلامی ملک ہے اس کا سفر انہوں نے سید محمد انور گیلانی مدظلہ العالی کی ہمراہی میں کیا اور وہاں کے مزارات مقدسہ اور عجائبات کو بغور دیکھا اور اس سفر کی بھی روداد اس خوبصورتی اور چابکدستی سے مرتب اور مدون کی کہ بے ساختہ زبان سے سبحان اللہ نکل جاتا ہے۔ کتاب میں لاتعداد تصاویر بھی موجود ہیں جن سے کتاب بڑی جامع اور گراں قدر ہو گئی ہے۔ مثلاً فاتح قسطنطنیہ سلطان محمد، مزار مبارک شمس تبریز، سلطان عبدالمجید خان، تبرکات نبویہ ﷺ،

مساجد استنبول، ادرنہ، برصہ، انقرہ وغیرہ۔

اس کتاب کے آخر میں ان کا انگریزی میں لکھا ہوا مقالہ بھی شامل ہے۔ جس نے اس کتاب کو اور بھی وقیع بنا دیا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں انگریزی زبان پر بھی پورا عبور حاصل ہے۔

سفرنامہ زیارات ترکی میں بہت سی نادر و نایاب تصاویر ہیں جنہوں نے اس کتاب کو چار چاند لگا دیے ہیں۔

اس کے علاوہ "زیارات ایران" اور "زیارات مصر" بھی انہوں نے مرتب کی ہے جس میں لاتعداد تصاویر اور نہایت دلچسپ حالات کو نہایت خوبصورت انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

حال ہی میں اُن کی ایک تازہ تصنیف سیدہ حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آئی ہے جو لائق مطالعہ ہے۔ اس سے قبل اُردو زبان میں اس موضوع پر اتنی جامع کتاب دیکھنے میں نہیں آئی۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک موقع پر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے 1000 اسمائے مبارکہ سے مزیّن درود و سلام کا ایک قابل قدر گلدستہ منظر عام پر آیا ہے۔

ان شاء اللہ اُن کا یہ تصنیفی و تالیفی کام ان کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھے گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اُن کی جملہ کتب اُن کی بخشش و مغفرت کا سبب بن جائیں۔ آمین۔

سرور انبالوی

آستانہ عالیہ
حضرت پیر کرم شاہ ولی

سجادہ نشین
پیر صوفی محمد اطہر قادری
چشتی صابری وارثی قلندری نقشبندی

حوالہ نمبر MAC786-111-18

تاریخ 23-10-2018

تبصرہ بر کتاب مستطاب "حیات انور"

تصنیف لطیف "افتخار احمد حافظ قادری"

زیر نظر کتاب "حیاتِ انور" جناب افتخار احمد حافظ قادری کی تصنیف کا مطالعہ کرنے سے دل کو بہت سکون و اطمینان حاصل ہوا اور اس پر شکر باری تعالیٰ ادا کیا کہ جناب افتخار قادری صاحب نے ایک بہت ہی نادر و نایاب علمی کام سرانجام دے دیا ہے جس کی کافی عرصہ سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ محترمی جناب افتخار صاحب اس لحاظ سے انتہائی خوش قسمت انسان ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انہیں اولیاء اکرام کی عقیدت اور محبت سے مالا مال فرمایا ہے۔

کتاب مذکورہ بالا تین ابواب پر مشتمل ہے جس کے باب اول میں خصوصیت کے ساتھ میرے قبلہ پیر و مرشد حضور شہزادہ غوث الثقلین مدظلہ کے حالات زندگی، خاندانی پس منظر، کارہائے نمایاں، حرمین شریفین اور بلاد اسلامیہ کے سفر، آثار و تبرکات اور حضور قبلہ پیر سید انور شاہ صاحب گیلانی سے جناب افتخار احمد حافظ قادری کی طویل داستان رفاقت پر تذکرہ دلپذیر موجود ہے۔ کتاب کے باب دوئم میں رنگا رنگ، خوبصورت و دلکش، دیدہ زیب چہار رنگہ نادر و نایاب تصاویر کا خزانہ موجود ہے اور باب سوئم میں کثیر تعداد میں ہمارے مرشد کریم کے مناقب کتاب کی زینت بنے ہوئے ہیں۔

نقیب الاشراف سجادہ نشین دربار عالیہ سدرہ شریف کی ذات ستودہ صفات دور حاضر نے مشائخ کرام اور خانقاہی نظام کو بھرپور سہارا دیئے ہوئے ہیں اور اپنے

اخلاقِ عالیہ و بالا سے بندگانِ خدا کو راہِ راست پر لانے میں شبانہ روز مصروف رہتے ہیں۔ حضور قبلہ عالم پیر بغدادی کی زیارت کر کے اولیائے کاملین کی یاد تازہ ہونے کے ساتھ روح و قلب بھی معطر و معنبر ہو جاتے ہیں۔ آپ مدظلہ العالی فیضانِ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے امین ہیں اور اس فیض کو تقسیم کرنے میں فراخدلی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے ہر شاہ و گدا کو نواز رہے ہیں، گو کہ دورِ حاضر میں کسی طور بھی مشائخ کی کمی نہیں ہے لیکن بقول حضرت اعلیٰ، تاجدارِ گولڑہ شریف "کوئی وڈلیاں ہوتی لے تریاں" کے مصداق کم ہی ہیں۔ آج کتنی ایسی شخصیات ہیں جو طریقتِ اصلیہ کا رنگ عطا کرتی ہیں۔ خانوادۂ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے چشم و چراغ سلسلہ رزاقیہ کے وارث مسند سید عفیف الدین حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر جلوہ افروز رہبر کامل، شریعت طریقت کا حسین امتزاج، نور الانوار، سر الاسرار، نقیب الاشراف پیر سید انور شاہ گیلانی مدظلہ ہیں۔

فاضل محترم جناب افتخار احمد حافظ قادری صاحب نے ہم پر اور خصوصاً روحانی سلاسل سے وابستہ حضرات پر بڑا احسان فرمایا ہے، کہ ایسی روحانی کتاب "حیاتِ انور" کو مرتب کر کے لوگوں کے دلوں میں خاندان رزاقیہ کے ظاہری اور باطنی فیوضات کو اجاگر کیا۔

اللہ تعالیٰ افتخار احمد حافظ قادری صاحب کو اجرِ خیر سے نوازے، کتاب کیا، ایک سمندر کو کوزے میں بند کیا ہے اور حضرت مشعل راہ قادریت و گیلانی سید محمد انور شاہ قادری گیلانی مدظلہ کا تفصیلی تذکرہ عوام اور خواص کو پیش فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فاضل مرتب کو اجر و ثواب عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

23-10-18

پیر صوفی محمد اطہر قادری

چشتی صابری نقشبندی قلندری وارثی

سجادہ نشین آستانہ حضرت پیر کرم شاہ وارثی رحمۃ اللہ علیہ، **دربار** 45 جی ٹی روڈ لاہور

آستانہ مکان نمبر 1 گلی نمبر 2 خواجہ حسن بصری سٹریٹ 103، جی ٹی روڈ، لاہور۔

منظوم تبصرہ برکتاب "حیاتِ انور"

کیا عجب شان ہے افتخار آپ کی
آپ ہیں اک گدائے رسول ﷺ و علی

خوب پچپن (55) کتابیں لکھی آپ نے
جن سے ملتی ہے تاریخ کی روشنی

پیرانور کے صاحب بھی، ہیں آپ اک
جن کی نسبت سے آتی ہے بوئے علی رضی اللہ عنہ

شام و ترکی بھی مرشد کے ہمراہ گئے
آپ کو فضلِ حق سے یہ عزت ملی

پیر انور کا شجرہ ہے اس میں رقم
جس سے ملتی ہے سادات سے آگہی

کیوں نہ کرتے پسند اس کو اہلِ نظر
اس قدر دل نشیں ہے کتاب آپ کی

افتخار آپ ہیں اہلِ سنت کا ناز
اجر دے آپ کو اس کا رب جلی

شانِ حمزہ رضی اللہ عنہ بیاں خوب کی آپ نے
جس سے راضی ہوں آقا و غوث جلی

کی ہے سیرت رقم کس قدر ذوق سے
سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ رضی اللہ عنہ کی !!

کہتا ہے جھوم کر بس بلالِ حزیں
افتخار آپ سے شاد ہیں پیر جی

بلال رشید، اسلام آباد

اختتام کتاب بر درود نسب شریف

مصر کے ولی کامل، عاشق رسول ﷺ حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "راحۃ الارواح" میں فرماتے ہیں کہ مجھے زندگی میں بے شمار مصائب و آلام درپیش ہوئے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل وکرم کہ مجھے ہمیشہ صبر واستقامت اور قوت ایمانی جیسی نعمتوں سے نوازتا رہا۔

ایک مرتبہ مجھ پر ایک ایسی مصیبت کا نزول ہوا جس کی وجہ سے قریب تھا کہ میں صبر واستقامت جیسی نعمتوں سے محروم ہو جاتا۔ اس مصیبت کی مدت طویل ہوئی اور پریشانی میں دن گزرتے رہے۔

انہی ایام میں ایک وحشت ناک خواب بھی دیکھی لیکن اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری مدد فرماتے ہوئے مجھے القاء فرمایا کہ میں یہ پڑھوں۔ "**اللھم بحق نبینا و سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ....** نسب شریف کے آخر تک" اس کے بعد پڑھوں "**اللھم ارفع عنا ھذا البلاء**" اے اللہ مجھ سے یہ پریشانی دور فرما۔

ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ظہر کی نماز قاہرہ کی جامع مسجد حضرت امام حسین علیہ السلام میں پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ کے نسب مبارک کے درود شریف کو کئی بار پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

حضرت شیخ عبدالمقصود محمد سالم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد میں نے ہمیشہ کیلئے اپنا معمول بنالیا کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل یا پریشانی پیش آتی تو نسب شریف کے درود مبارک کا ورد شروع کر دیتا تھی کہ اس کی برکت سے میری ساری مشکلیں اور پریشانیاں دور ہو جاتیں اور مجھے فتح وکامیابی نصیب ہوتی۔

پریشانیوں اور مشکلوں سے نجات کیلئے کثرت سے اس درود پاک کا ورد کیا جائے۔ ان شاء اللہ العزیز حضور پُرنور ﷺ کے صدقے تمام پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

درود نسب شریف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا عَظِیْمِ الْاٰبَاءِ مِنْ سَیِّدِنَا آدَمَ اِلٰی سَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ * اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ابْنِ ھَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مُنَافِ ابْنِ قُصَیِّ ابْنِ حَکِیْمِ ابْنِ مُرَّۃَ ابْنِ کَعْبِ ابْنِ لُؤَیِّ ابْنِ غَالِبِ ابْنِ فِھْرِ ابْنِ مَالِکِ ابْنِ النَّضْرِ ابْنِ کِنَانَۃَ ابْنِ خُزَیْمَۃَ ابْنِ مُدْرِکَۃِ ابْنِ اِلْیَاسِ ابْنِ مُضَرِ ابْنِ نِزَارِ ابْنِ مُعِدِّ ابْنِ عَدْنَانَ صَلَاۃً تَمْلَأُ جَمِیْعَ الْاَکْوَانِ عَدَدَ مَایَکُوْنُ وَمَا قَدْ کَانَ * اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَرِیْمِ الْاُمَّھَاتِ مِنْ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ حَوَّاءِ اِلٰی سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ آمِنَۃُ بِنْتِ وَھْبِ ابْنِ عَبْدِ مُنَافِ ابْنِ زُھْرَۃَ ابْنِ حَکِیْمِ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا عَلِیْمُ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اُوْلِی الشَّرْفِ وَالتَّکْرِیْمِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَاَتَمُّ التَّسْلِیْمِ *

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدِنَا الْقَاسِمْ وَسَیِّدِنَا عَبْدُ اللّٰہِ وَسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا عَلِیْمُ *

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَوْلَادِہٖ سَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ زَیْنَبُ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ رُقَیَّۃُ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ اُمِّ کُلْثُوْمٍ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ فَاطِمَۃُ الزَّهْرَاءِ اُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحَسَنِ وَاُمِّ مَوْلَانَا الْاِمَامِ الْحُسَیْنِ وَسَیِّدَتِنَا السَّیِّدَۃُ زَیْنَبُ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ عَدَدَ مَا وَسِعَہٗ عِلْمُ اللّٰہِ *

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَعَلٰی عَمَّیْہِ خَیْرِ النَّاسِ سَیِّدِنَا حَمْزَۃُ وَسَیِّدِنَا الْعَبَّاسُ وَعَلٰی اِبْنِ عَمِّہٖ سَیِّدِنَا عَلِیُّ الْکَرَّارِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ *

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ آلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا *

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ *

No.F.5-6/2013-DBNB
GOVERNMENT OF PAKISTAN
NATIONAL HISTORY & LITERARY HERITAGE DIVISION
NATIONAL LIBRARY OF PAKISTAN

Islamabad 03, April, 2019

Subject:- **ACKNOWLEDGE RECEIPT.**

Dear Sir,

I acknowledge with thanks the receipt of the following books/brochures delivered to National Library of Pakistan under Copyright Law:
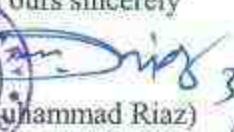
تعداد کتب	سال اشاعت	نام مصنف	نام کتاب	نمبر شمار
01	1999	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ مقدسہ (تحریر و تصاویر)	-1
01	2000	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ ایران و افغانستان (تحریر و تصاویر)	-2
02	2000	افتخار احمد حافظ قادری	زیارتِ حبیب ﷺ	-3
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	ارشاداتِ مرشد	-4
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	خزانۂ درود و سلام	-5
01	2001	افتخار احمد حافظ قادری	دیارِ حبیب ﷺ (تحریر و تصاویر)	-6
02	2001	افتخار احمد حافظ قادری	گلدستۂ قصائدِ مبارکہ	-7
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	قصائدِ غوثیہ	-8
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرزمینِ انبیاء و اولیاء (تصویری البم)	-9
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ اولیائے پاکستان (تصویری البم)	-10
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ غوث الثقلین ؓ	-11
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	سرکار غوث اعظم ؓ	-12
01	2002	افتخار احمد حافظ قادری	مقاماتِ مبارکہ آل واصحابِ رسول ﷺ	-13
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ شام (تصویری البم)	-14
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ شہرِ رسول ﷺ (تصویری البم)	-15
01	2003	افتخار احمد حافظ قادری	اولیائے ڈھوک قاضیاں شریف	-16
02	2005	افتخار احمد حافظ قادری	فضیلتِ اہلِ بیتِ نبوی ﷺ	-17
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	زیاراتِ مصر (تحریر و تصاویر)	-18
01	2006	افتخار احمد حافظ قادری	بارگاہِ پیرِ رومی میں (تحریر و تصاویر)	-19

-20	سفرنامہ زیارات مراکش (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-21	زیارات مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-22	زیارات ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2008	01
-23	زیارات اولیائے کشمیر (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-24	گلدستہ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2009	01
-25	تکمیل الحسنات	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-26	انوار الحق	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-27	خزینۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-28	فرمودات حضرت داتا گنج بخش ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-29	التفکر والاعتبار	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-30	70 صیغہ ہائے دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2010	01
-31	ورفعنا لک ذکرک (92 صیغہ ہائے دُرود و سلام)	افتخار احمد حافظ قادری	2011	01
-32	زیارات ایران (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2012	01
-33	سفرنامہ زیارت ترکی (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-34	کتابچہ حضرت دادا پیر لاس ؒ	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-35	ہدیۂ دُرود و سلام	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-36	سفرنامہ زیارات عراق و اُردن (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-37	دُرود و سلام کا نادر و انمول انسائیکلوپیڈیا (جلد اول و جلد دوم)	افتخار احمد حافظ قادری	2013	01
-38	سدرۃ شریف تا مدینہ منورہ (تحریر و تصاویر)	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-39	شانِ بتول ؓ بزبانِ رسول ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2014	01
-40	الصلوات الالفیۃ/صلوات النبویۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2015	01
-41	شانِ علی ؓ بزبانِ نبی ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-42	عظائم الصلوات والتسلیمات	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-43	شانِ خلفائے راشدین ؓ بزبانِ سید المرسلین ﷺ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-44	سیدنا حمزہ بن عبد المطلب ؓ	افتخار احمد حافظ قادری	2016	01
-45	الصلوات الالفیۃ باسماء خیر البریۃ	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01
-46	سفرنامہ زیارات ازبکستان	افتخار احمد حافظ قادری	2017	01

01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	شاہ حبشہ حضرت اصحمۃ النجاشی ؓ	-47
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت ترکی	-48
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	صلاۃ وسلام برائے زیارت خیر الانام ﷺ	-49
01	2017	افتخار احمد حافظ قادری	سفرنامہ زیارت شام	-50
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	سیدنا ابو طالب ؓ	-51
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	الفية الصلوات على فخر الموجودات	-52
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	مناقب والدین مصطفیٰ کریم ﷺ	-53
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	حیات النور	-54
01	2018	افتخار احمد حافظ قادری	شہزادی کونین ؑ	-55
01	2019	افتخار احمد حافظ قادری	مومنین کی مائیں	-56

2. These valuable books have been added in the National Library Collection. The readers of the Library will get Knowledge and information from these books. I hope that National Library of Pakistan will receive all forthcoming publications in future.

With regards,

Yours sincerely

3/4/2019

(Muhammad Riaz)
Assistant Director/Delivery of Books &
Newspapers Branch

Iftakhar Ahmad Hafiz Qadri,
House 999/A-6, Street No.9,
Afshan Colony,
Rawalpindi Cantt.
Cell: 0344-5009536

مختصر تعارف

افتخار احمد حافظ قادری شاذلی، راولپنڈی

ملازمت

- پاکستان میں موجود غیر ملکی سفارت خانوں (شام، لبنان، قطر، سعودی ملٹری اتاشی) میں تقریباً 20 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔
- سعودی عرب (وزارت دفاع، ابواب الروضۃ، تیمورک العربیۃ السعودیۃ) میں تقریباً 10 سال بطور معاون عربی زبان واکاؤنٹس میں خدمات سرانجام دیں۔

فوجی اعزازات (ایوارڈز)

- سعودی وزارت دفاع، ریاض میں بطور سعودی یونیفارم پرسن خدمات سرانجام دیں اور دوران ملازمت حکومت سعودیہ کی طرف سے 2 فوجی ایوارڈز سے نوازا گیا۔

لسانیات

- پاکستان میں سعودی عرب کے ثقافتی سنٹر "مركز تعليم اللغة العربية" سے عربی زبان کا دو سالہ کورس مکمل کیا۔
- سفارت خانہ ایران کے زیر انتظام ثقافتی سنٹر خانہ فرہنگ ایران سے فارسی زبان کا ایک سالہ ایڈوانس کورس مکمل کیا۔

زیارت مقدسہ کے اسفار

- وطن عزیز میں موجود زیارت مقدسہ کے علاوہ 11 بلادِ اسلامیہ (حجاز مقدس / شام / مصر / مراکش / ایران / عراق / اردن / لبنان / افغانستان / ترکی) میں کئی کئی بار زیارت مقدسہ پر حاضری کے لئے طویل ترین سفر طے کئے اور ان سفروں کے نتیجے میں کئی سفرنامے منظر عام پر آئے۔

تحریری کاوشیں

- الحمدللہ! اب تک 60 کے قریب کتب شائع ہو چکی ہیں جن میں بلادِ اسلامیہ میں زیارت مقدسہ کے سفرنامے، شخصیات (خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا، سیدنا علی کرم اللہ وجہہ، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، خلفائے اربعہ، شاہ حبشہ) اور درود و سلام کی کتب سرفہرست ہیں۔

مضامین و مقالات

- روزنامہ نوائے وقت، الاخبار، اوصاف، دی نیشن، مجلہ ضیائے حرم، فیضان سدرۃ، پیغام آشنا، نور الحبیب، کاروان قمر، طلوع مہر اور آئینہ کرم کے علاوہ دیگر کئی رسائل و جرائد میں 100 سے زائد مضامین و مقالات شائع ہو چکے ہیں۔

عالمی کانفرنسز میں شرکت

- سال 1983 اور سال 1984 میں وزارت سائنس و ٹیکنالوجی کی طرف سے OIC کے زیر انتظام دو بین الاقوامی کانفرنسز میں بطور معاون عربی زبان شرکت کی۔
- اکتوبر 2007 میں سرزمین ایران میں حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ پر منعقدہ عالمی رومی کانفرنس میں راولپنڈی ڈویژن کی طرف سے شرکت اور مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مارچ 2008 میں یونیورسٹی آف سرگودھا میں انٹرنیشنل رومی کانفرنس میں شرکت اور مقالہ پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔

روحانی سعادتیں اور اعزازات کا حصول

- ستمبر 1996 میں 2 بار بیت اللہ شریف کے اندر حاضری کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی۔
- مرکزی مسجد حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ میں 16 اکتوبر 2001 نماز فجر کی اذان دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔
- مفتی اعظم عراق حضرت الشیخ السید عبدالکریم بیارہ رحمۃ اللہ علیہ کی 2 بار زیارت کا شرف حاصل ہوا، یہ وہ خوش نصیب شخصیت تھیں جنھیں سال 1932ء میں 2 صحابہ اکرام کے مزارات مبارکہ کی منتقلی کے موقع پر ان کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا۔

25/09/2019

التماسِ دُعا
معزز قارئین کرام سے درخواست ہے
کہ حضورِ پُرنور خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
اُمتِ مرحومہ کی بخشش و مغفرت اور بلندی
درجات کیلئے دُعا فرمائیں اور بالخصوص
مصنف کتاب ہذا اور اُس کے مرحوم والدین
کریمین کے لئے بھی دُعاؤں کی درخواست
ہے۔ شکریہ
افتخار احمد حافظ قادری

منقبت بر کتاب

”شہزادیِ کونین“

آتے ہی جو سند داد کی پا گئی
افتخار آپ کی وہ کتاب آ گئی

ذکر بنت نبی ﷺ کا اُجالا لیے
آ گئی ہے وِلا اک خزانہ لیے

ذکرِ خیر النساء کی مہک سے بھری
اس میں ہے عشق سرکار ﷺ کی روشنی

اس کا آغاز بھی ذکر خیر النساء
اور اسی ذکر پر اس کی ہے انتہاء

اس کے ابواب حیدر رضی اللہ عنہ و حسنین رضی اللہ عنہما بھی
دے رہے ہیں وفا کی ہمیں روشنی

افتخار آپ کو دے رہے ہیں دُعا
خادمانِ بتول علیہا السلام و علی مرتضیٰ علیہ السلام

یہ شفاعت کا مژدہ سنائے ہمیں
باغ جنت میں لا کر بسائے ہمیں

افتخار اور بلال آلِ سرکار ﷺ کا
واسطہ دے کے کرتے ہیں رب سے دُعا

ہو دُعا یہ قبول اے خدائے جہاں
یہ بنے روزِ محشر مرا سائباں

بلال رشید، اسلام آباد